حل ترکیب بوستان

باب اول

مع ترجمہ اردو با محاورہ

جسکو

منشی محمد بلال صاحب مدرس مدرسۂ قصبۂ کاندھلہ ضلع مظفرنگر نے

برائے استفادہ

طلبائے جماعت اوّل مڈل سکول سنہ ۱۸۸۰ء میں تالیف کیا

اب چھٹی دفعہ بعد نظر ثانی نہایت صحت و صفائی کے ساتھ

سنہ ۱۸۹۰ء مطابق سنہ ۱۳۰۷ ہجری نبوی

مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم صاحب کے اہتمام سے چھپوایا

دفعہ ششم {قیمت فی جلد ۵/ } محصول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منتخب بوستاں (باب اول)

حکایت

یکے دیدم از عرصۂ رودبار — کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار

چناں ہول از آں حال بر من نشست — کہ ترسیدم از پائے رفتن ببست

تبسم کناں دست بر لب گرفت — کہ سعدی مدار آنچہ دیدی شگفت

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نپیچد ز حکم تو ہیچ

بوستاں کا انتخاب (پہلا باب)

کہانی

میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ رودبار کے میدان میں تیندوے پر چڑھا ہوا میرے سامنے آیا۔

اس حال سے مجھ پر ایسا خوف چھایا کہ اس خوف نے میرے پاؤں چلنے سے روک لیے۔

اس نے مسکرا کر ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیا (اور کہا) کہ اے سعدی اس حال سے جو تو نے دیکھا ہے تعجب مت کر۔

کہ تو بھی خدا کے حکم سے گردن نہ پھیر تاکہ تیرے حکم سے بھی کوئی گردن نہ پھیرے۔



چو خسرو بفرمانِ داور بود | خدایش نگہبان و یاور بود
محالست چون دوست دارد ترا | کہ در دستِ دشمن گزارد ترا
رہ اینست و از حقیقت متاب | بنہ گام و کامے کہ خواہی بیاب
نصیحت کسے سودمند آیدش | کہ گفتارِ سعدی پسند آیدش

پند دادن کسرےٰ ہرمز را

شنیدم کہ در وقتِ نزعِ روان | بہرمز چنین گفت نوشیروان
کہ خاطر نگہدارِ درویش باش | نہ در بندِ آسائشِ خویش باش

۱ جب بادشاہ خدا کے حکم پر ثابت قدم ہوتا ہے۔ تو خدا اُسکا نگہبان اور مددگار رہتا ہے
۲ جب خدا تجھ کو دوست رکھے تو ناممکن ہے۔ کہ تجھ کو دشمن کے حوالے کر دے +
۳ (اچھا) رستہ یہی ہے تو اس رستے سے منہ نہ پھیر اس رستہ میں قدم رکھ اور جو تیرا مطلب ہے اسکو حاصل کر
۴ نصیحت اُس شخص کو فائدہ دیتی ہے۔ جسکو سعدی کی بات پسند آتی ہے +

نوشیرواں کا ہرمز کو نصیحت کرنا

۵ میں نے سُنا کہ جان کنی کے وقت۔ نوشیرواں نے ہرمز سے یہ بات کہی +
۶ کہ درویش کی خاطرداری کرتے رہنا۔ اپنے ہی آرام کے فکر میں نہ رہنا +

ہو کر فعل شد ہوا نیست فعل ناقص تو ہے مضاف آسودگی مضاف الیہ مضاف و مضاف الیہ ملکر اسم ہوا تو بوی خبر محذوف در جار آں کشور اسم اشارہ و مشار الیہ ملکر مجرور ہوا

نیاید[1] بنزدیکِ دانا پسند	شبان خفتہ و گرگ در گوسپند
برو[2] پاسِ درویش محتاج دار	کہ شاہ از رعیت بود تاجدار
رعیت[3] چو بیخ است و سلطان درخت	درخت اے پسر باشد از بیخ سخت
مکن[4] تا توانی دلِ خلق ریش	وگر میکنی میکنی بیخ خویش
اگر[5] جادۂ بایدت مستقیم	رہِ پارسایان اُمید ست و بیم
گزندِ[6] کسانش نیاید پسند	کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند
وگر[7] در سرشت وے این خوی نیست	دراں کشور آسودگی بوی نیست

سلہ عقلمند کو یہ بات پسند نہیں آتی۔ کہ چرواہا سوتا رہے اور بھیڑیا بکریوں میں ہو

سلہ جا محتاج فقیر کی نگہبانی کر۔ کیونکہ بادشاہ تو رعیت ہی سے تاجدار ہوتا ہے

سلہ رعیت جڑ اور بادشاہ درخت کی مانند ہے۔ اے لڑکے درخت جڑ ہی سے مضبوط ہوتا ہے

سلہ جہانتک تجھ سے ہوسکے خلقت کو دلگیر مت کر۔ اور اگر تو کرتا ہے تو اپنی جڑیں اُکھاڑتا ہے

سلہ اگر تجھے سیدھا رستہ درکار ہے۔ تو فقیروں کا رستہ اختیار کر کہ اُمید اور خوف کا ہے

سلہ آدمیوں کی تکلیف اُسکو پسند نہیں آتی۔ جو کوئی ڈرتا ہے کہ اُسکے ملک کو صدمہ نہ پہنچے

سلہ اور اگر اُسکی طبیعت میں یہ خو نہیں تو اُس ولایت میں آرام کی بو نہیں +

۳

اگر پای بندی رضا پیش گیر — وگر یکہ سواری رہِ خویش گیر

فراخی دراں مرز و کشور مخواہ — کہ دلتنگ بینی رعیت ز شاہ

ز مستکبرانِ دلاور بترس — ازاں کو نترسد ز داور بترس

دگر کشور آباد بیند بخواب — کہ دارد دلِ اہلِ کشور خراب

خرابی و بدنامی آید ز جور — بزرگاں رسند این سخن را بغور

رعیت نشاید بہ بیداد کشت — کہ مر سلطنت را پناہند و پشت

مراعاتِ دہقان کن از بہرِ خویش — کہ مزدورِ خوشدل کند کار بیش

٥١ اگر تو پابند ہے تو (سب کی) خوشی اختیار کر اور اگر اکیلا ہے تو جو جی چاہے سو کر +

٥٢ اس زمین اور ولایت میں آسودگی مت چاہ جہاں تو رعیت کو بادشاہ سے ناخوش دیکھے

٥٣ تکبر کرنیوالے بہادروں سے ڈر (کیونکہ وہ خدا سے نہیں ڈرتے) اور جو کوئی خدا سے نہ ڈرتا ہو اس سے ڈر

٥٤ پھر وہ اپنے ملک کو خواب میں آباد دیکھیگا جو رعیت کا دل دکھی رکھتا ہے +

٥٥ خرابی اور بدنامی ظلم ہی سے ہوتی ہے بزرگ لوگ اس بات کی تہ کو پہنچتے ہیں +

٥٦ رعیت کو ظلم سے نہ مارنا چاہئے کیونکہ رعیت بادشاہت کی پشت و پناہ ہوتی ہے

٥٧ کسانوں کی مدد اپنے لئے کر کیونکہ خوشدل مزدور زیادہ کام کرتا ہے +

مروت نباشد بدی با کسے	کزو نیکوئی دیده باشی بسے

حکایت

شنیدم که خسرو بشیرویه گفت	در آندم که چشمش ز دیدن بخفت
بر آن باش تا هرچه نیت کنی	نظر در صلاح رعیت کنی
مپیچ اے پسر گردن از عقل و رائے	که مردم ز دستت نپیچند پائے
گریزد رعیت ز بیدادگر	کند نامِ زشتش بہ گیتی سمر
بسے بر نیاید که بنیاد خود	بکند آنکه بنهاد بنیاد بد

۵۱ اُس شخص کے ساتھ بدی کرنی جوانمردی نہیں ہے جس سے تو نے بہت دفعہ نیکی دیکھی ہو

کہانی

۵۲ میں نے سنا کہ خسرو نے شیرویہ سے کہا جب اُسکی آنکھیں دیکھنے سے رہ گئیں

۵۳ اس بات پر قائم رہ کہ تو جو کچھ نیت کرے اُس سے رعیت کی بھلائی میں تیری نظر ہو

۵۴ اے لڑکے عقل اور دانائی سے گردن نہ پھیر تاکہ لوگ تیرے ہاتھ سے ناراض ہو کر نہ بھاگیں

۵۵ رعیت ظالم (بادشاہ) سے بھاگتی ہے (اور) اُسکا برا نام جہان میں مشہور کرتی ہے

۵۶ بہت مدت نہیں گزرتی کہ وہ (یعنی) بنیاد اُکھاڑ لیتا ہے جو بُری بنیاد رکھتا ہے

۵

خرابی کند مرد شمشیر زن — نه چندانکه دود دل پیرزن

چراغیکه بیوه زنی برفروخت — بسی دیده باشی که شهری بسوخت

ازآن بهره ورتر در آفاق کیست — که در ملکرانی بانصاف زیست

چو نوبت رسد زین جهان غربتش — ترحم فرستند بر تربتش

بد و نیک مردم چو می بگذرند — همان به که نامت به نیکی برند

خداترس را بر رعیت گمار — که معمار ملکست پرهیزگار

بداندیش تست آن و خونخوار خلق — که نفع تو جوید در آزار خلق

۱ بہادر آدمی تباہی تو کرتا ہے پر اتنی نہیں جتنی بڑھیا عورت کی دل کی آہ کا دھواں کرتا ہے
۲ جو آہ کا چراغ بیوہ عورت نے روشن کیا۔ تو نے اکثر دیکھا ہوگا کہ اس نے ایک شہر کو جلا دیا
۳ اس سے زیادہ نصیبے والا دنیا میں کون ہے جس نے بادشاہی میں انصاف سے زندگانی کی
۴ جب اس جہان سے اسکے سفر کی نوبت آتی ہے۔ اسکی قبر پر سب لوگ فاتحہ درود بھیجیں
۵ جبکہ بد اور نیک آدمی سب گزر جاتے ہیں۔ تو بہتر یہی ہے کہ تیرا نام نیکی سے لیں
۶ خدا سے ڈرنیوالے کو رعیت کے اوپر مقرر کر۔ کیونکہ پرہیزگار آدمی ملک کا آباد کرنیوالا ہے
۷ وہ شخص تیرا دشمن اور خلقت کا خونخوار ہے جو کوئی خلقت کے ستانے میں تیرا نفع ڈھونڈے

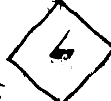
ریاست بدست کسانی خطاست | که از دستشان دستها بر خداست

نکوکار پرور نه بیند بدی | چو بد پروری خصم جان خودی

مکافاتِ دشمن بمالش مکن | که بیخش بر آورده باید زبن

مکن صبر بر عاملِ ظلم دوست | که از فربہی بایدش کند پوست

سرِ گرگ باید ہم اول برید | نہ چون گوسفندان مردم درید



حکایت

چہ خوش گفت بازارگانِ اسیر | چو گردش گرفتند دزدان بتیر

لہ اُن لوگوں کے ہاتھ میں حکومت دینی خطا ہے جنکے ہاتھ سے خدا کے سامنے ہاتھ اُٹھتے ہوں
ٹہ نیک آدمی کا پالنے والا کبھی بدی نہیں دیکھتا۔ جب تو بد کو پالے تو تو اپنی جان کا دشمن ہے
سہ دشمن کا بدلا اُسکے مال سے مت لے۔ بلکہ اُسکی جڑ بنیاد سے اُکھاڑنی چاہیے
ٹہ ظالم حاکم پر کبھی صبر مت کر۔ بلکہ موٹا ہونے سے پہلے ہی اُسکا چمڑا اُتارنا چاہیے
ہہ بھیڑیے کا سر پہلے ہی کاٹنا چاہیئے۔ نہ اُسوقت جبکہ اُسنے لوگوں کی بھیڑیں پھاڑ ڈالیں

کہانی

لہ گھرے ہوئے سوداگر نے کیا اچھی بات کہی۔ جب جنگل میں چوروں نے اُسے تیروں سے گھیر لیا

۵۱ چو مردانگی آید از رہزناں	چہ مردانِ لشکر چہ خیلِ زناں
۵۲ شہنشہ کہ بازارگان را بخست	درِ خیر بر شہر و لشکر ببست
۵۳ کے آنجا دگر ہوشمنداں روند	چو آوازۂ رسمِ بد بشنوند
۵۴ اگر بایدت نامِ نیک و قبول	نکودار بازارگان و رسول
۵۵ بزرگاں مسافر بجاں پرورند	کہ نامِ نکوشاں بعالم برند
۵۶ تبہ گردد آں مملکت عنقریب	کزو خاطر آزردہ آید غریب
۵۷ غریب آشنا باش و سیاح دوست	کہ سیاح جلّابِ نامِ نکوست

۵۱ جب ڈاکوؤں سے جوانمردی ہوتی ہے تو لشکر کے جوانمرد اور عورتوں کی گروہ برابر ہے

۵۲ جس بادشاہ نے سوداگروں کو ستایا اُسنے نیکی کا دروازہ شہر اور لشکر پر بند کیا

۵۳ اور عقلمند وہاں پر کب جائیں جب بُری رسم کا شہرہ سُنیں +

۵۴ اگر تجھکو نیک اور مقبول نام درکار ہے تو قاصد اور سوداگروں کو خوش رکھ

۵۵ بزرگ لوگ مسافروں کو جان کی برابر پالتے ہیں کیونکہ مسافر انکی نیکنامی جہان میں پھیلاتے ہیں

۵۶ وہ بادشاہی بہت جلد برباد ہو جاتی ہے جس سے مسافر رنجیدہ دل ہو کر آئے

۵۷ تو مسافر کا آشنا اور سیاح کا دوست ہو کیونکہ سیاح نیکنام کا مشہور کرنیوالا ہے

نکو دار ضیف و مسافر عزیز | وز آسیب شان بر حذر باش نیز
ز بیگانه پرهیز کردن نکوست | که دشمن توان بود در زی دوست
قدیمان خود را بیفزای قدر | که هرگز نیاید ز پرورده غدر
چو خدمت گزاریت گردد کهن | حق سالیانش فراموش مکن
گر او را هرم دست خدمت ببست | ترا بر کرم همچنان دست هست

حکایت

شنیدم که شاپور دم در کشید | چو خسرو برسمش قلم در کشید

۱ مہمان کو خوش اور مسافر کو عزیز رکھ۔ اور انکے فساد سے بھی پرہیز کر +
۲ بیگانہ سے پرہیز کرنا ہی اچھا ہے۔ کیونکہ دشمن دوست کے بھیس میں ہوسکتا ہے
۳ اپنے قدیمی نوکروں کی قدر بڑھا کیونکہ پروردہ کبھی بیوفائی نہیں کرتا +
۴ جب کوئی تیرا خدمتگار بوڑھا ہو جائے تو اسکے برسوں کے حق مت بھول +
۵ اگر بڑھاپے نے اسکی خدمت کا ہاتھ باندھ دیا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ تجھ کو بخشش میں ویسی ہی قدرت ہے +

کہانی

۶ میں نے سنا کہ شاپور چپ ہو رہا۔ جب خسرو نے اسکی تنخواہ پر قلم پھیرا +

چو شد حالش از بینوائی تباہ ۱ — نبشت این حکایت بنزدیک شاہ

کہ اے شاہِ آفاق گستر بعدل ۲ — اگر من نماندم تو مانی بفضل

چو بذلِ تو کردم جوانی خویش ۳ — بہنگام پیری مرانم ز پیش

غریبے کہ پر فتنہ باشد سرش ۴ — میازار و بیروں کن از کشورش

تو گر خشم بروے نگیری رواست ۵ — کہ خوی بدش دشمنے در قفاست

و گر پارسی باشدش زاد و بوم ۶ — بصنعاش مفرست سقلاب و روم

هم آنجا امانش بدہ تا بچاشت ۷ — نشاید بلا بر دگر کس گماشت

۱ جب اُسکا حال تنگی سے خستہ ہوگیا۔ تو اُس نے بادشاہ کے پاس یہ عرضی لکھی +
۲ کہ اے بادشاہ انصاف سے جہان کو آباد کرنیوالے۔ اگر میں نہ رہا تو تو خدا کے فضل سے رہ +
۳ جب میں نے اپنی جوانی تیرے ہاں خرچ کردی تو بڑھاپے کے وقت میں مجھکو اپنے دروازہ سے مت نکال +
۴ جس مسافر کا سر فتنہ سے بھرا ہوا ہو۔ اُسکو مت ستا اور ولایت سے نکال دے +
۵ اگر تو اُسکے اوپر خفا ہو تو روا ہے کیونکہ بُری خو ہی اُسکے پیچھے دشمن لگا ہوا ہے +
۶ اگر اُسکی پیدائش کی جگہ پارس ہے تو اُسے صنعا سقلاب و روم میں نہ بھیج
۷ (اور) وہاں بھی اُسے دوپہر تک (چاشت تک بھی) امن نہ دے کیونکہ اپنی بلا دوسرے پر ڈالنی نہ چاہئے

که گویند برگشته باد آن زمین	کز و مردم آیند بیرون چنین
عمل گر دهی مرد منعم شناس	که مفلس ندارد ز سلطان هراس
چو مفلس فرو برد گردن بدوش	ازو بر نیاید دگر جز خروش
چو مشرف دو دستانه امانت بداشت	بباید برو ناظرے برگماشت
ورا و نیز در ساخت با خاطرش	ز مشرف عمل برکن و ناظرش
خدا ترس باید امانت گزار	امین کز تو ترسد امینش مدار
امین باید از داور اندیشه ناک	نه از رفع دیوان و زجر و هلاک

۱؎ اسواسطے کہ لوگ کہینگے وہ زمین برباد ہو جس سے ایسے آدمی آتے ہیں +
۲؎ اگر تو کام دیتا ہے دولتمند آدمی کو دے - کیونکہ مفلس بادشاہ سے نہیں ڈرتا
۳؎ جب مفلس نے اپنا سر نیچے کو جھکا لیا - تو اس سے شور کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا +
۴؎ جب مشرف نے دونوں ہاتھ امانت سے اُٹھائے تو اُسپر ایک ناظر مقرر کرنا چاہیے +
۵؎ اور اگر اُس نے بھی اُسکے ساتھ موافقت کر لی تو مشرف اور ناظر دونو کو موقوف کر +
۶؎ خدا سے ڈرنیوالا امین چاہیے - جو امین فقط تیرے ہی سے ڈرے اُسکو امین مت کہ
۷؎ امین خدا سے ڈرنیوالا چاہیے - نہ کچہری کے محاسبہ اور جھڑکنے اور مار ڈالنے سے

جملہ فعل و متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر مبتدا ہوا ندارد فعل با فاعل ش ضمیر مفعول بہ امین مفعول

بیفشان و بشمار و فارغ نشین	کہ از صد یکے را نہ بینی امین
دو ہمجنس دیرینہ و ہم قلم	نباید فرستاد یکجا بہم
چہ دانی کہ ہمدست گردند و یار	یکے دزد باشد یکے پردہ دار
چو دزدان ز ہم باک دارند و بیم	رود در میان کاروانے سلیم
یکے را کہ معزول کردی ز جاہ	چو چندے برآید ببخشش گناہ
برآوردن کام امیدوار	بہ از قید بندی شکستن ہزار
نویسندہ را گر ستون عمل	بیفتد نبرّد طناب امل

۱ (اچھی طرح) جھاڑ اور گن اور فارغ ہوکر بیٹھ کیونکہ سو میں سے ایک شخص کو بھی امانتدار نہ دیکھیگا
۲ دو پرانے ہمجنس ہم قلم ایک جگہ اکٹھے نہ بھیجے جائیں +
۳ تو کیا جانے کہ وہ آپس میں ساجھی اور یار ہو جائیں ایک چور اور دوسرا اُسکا پردہ پوش ہو
۴ جب چور آپس کا ڈر اور خوف رکھتے ہیں تو قافلہ اُنکے بیچ میں سے سلامت چلا جاتا ہے
۵ تو نے جس شخص کو مرتبے سے موقوف کیا جب کچھ مدت گزر جائے تو اُسکے گناہ معاف کردے
۶ ایک امیدوار کے مطلب کا پورا کرنا۔ ہزار قیدیوں کی قید توڑنے سے اچھا ہے
۷ اگر منشی کے کام کا ستون گر جائے (تو اُسکے ساتھ کر کہ) وہ اُمید کی رسی نہ کاٹے

بقہر ماتبراں بر شہ دادگر	پدروار خشم آورد بر پسر
گہش میزند تا شود دردناک	گہے میکند آبش از دیده پاک
چو نرمی کنی خصم گردد دلیر	وگر خشم گیری شوند از تو سیر
درشتی و نرمی بہم در بہ است	چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ است
جوانمرد و خوش خلق و بخشندہ باش	چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش
نیاید کسے در جہاں کو بماند	مگر آں کزو نام نیکو بماند
نمرد آنکہ ماند پس از وے بجا	پل و مسجد و چاہ و مہمانسرائے

۱ منصف بادشاہ نوکروں پر ایسا خفا ہوتا ہے جیسا باپ بیٹے پر +
۲ کبھی اُسے مارتا ہے تاکہ وہ ڈرے (اور) کبھی اُسکی آنکھوں سے آنسو صاف کرتا ہے
۳ جب تو نرمی کرے تو دشمن دلیر ہو جائے۔ اور اگر تو غصہ کرے تو لوگ تجھ سے بیزار ہو جائیں
۴ سختی اور نرمی دونوں ملی ہوئی اچھی ہیں جراح کی طرح کہ وہ چیرا دینیوالا اور مرہم لگانیوالا ہے
۵ جوانمرد اور خوش خلق اور بخشنیوالا ہو۔ جب خدا تجھ کو دیتا ہے تو خلقت کو دے
۶ دنیا میں کوئی ایسا پیدا نہیں ہوا جو ہمیشہ رہا مگر وہ جس کا نیک نام دنیا میں قائم رہا
۷ (مگر) وہ شخص مرا ہی نہیں جس کے بعد پل اور مسجد اور کنواں اور مہمانسرا باقی رہتی ہے

هر آن کو نماند از پسش یادگار
درخت وجودش نیاورد بار

وگر رفت و آثار خیرش نماند
نشاید پس مرگش الحمد خواند

چو خواهی کہ نامت بود در جہان
مکن نام نیک بزرگان نہان

ہمین نقش برخوان پس از عہد خویش
کہ دیدی پس از عہد شاہان پیش

ہمین کام و ناز و طرب داشتند
بآخر برفتند و بگذاشتند

یکے نام نیکو ببرد از جہان
یکے رسم بد ماند ازو جاودان

بسمع رضا مشنو ایذای کس
وگر گفتہ آید بغورش برس

۱ جسکے بعد کوئی یادگار نہ رہے اُسکے وجود کے درخت میں گویا پھل ہی نہیں لگا
۲ اور اگر وہ مرگیا اور اُسکی نیکی کی نشانیاں نہ رہیں اُسکے مرنے کے بعد اُسکے واسطے الحمد پڑھنی نہیں چاہیے
۳ جب تجھے یہ مطلب ہے کہ تیرا نام دنیا میں ہمیشہ قایم رہے تو بزرگوں کے نیک نام کو مت چھپا
۴ کسی بھی نے زمانہ کے عہد نیاں کر جیسا تو نے پہلے بادشاہوں کے زمانہ کا دیکھا
۵ وہ بھی ایسے ناز اور خوشی کے سامان رکھتے تھے آخر سامان چھوڑ کر چلے گئے
۶ ایک شخص نے نیک نامی کما لیا اور ایک ہمیشہ کے لئے بُری رسم چھوڑ گیا
۷ خوشی کے کان سے کسی کی غیبت مت سن اور اگر کہی جائے تو اسکی تہ کو پہنچ +

گنہگار را عذر نسیاں بنہ	چو زنہار خواہد تو زنہار دہ
گر آید گنہگارے اندر پناہ	نہ شرط است کشتن باوّل گناہ
چو بارے بگفتی و نشنید پند	بدہ گوشمالش بزندان و بند
وگر پند و بندش نیاید بکار	درخت خبیث است بیخش برآر
چو خشم آیدت بر گناہ کسے	تأمل کند در عقوبت بسے
کہ سہل است لعل بدخشاں شکست	شکستہ نیاید دگر بارہ بست
صواب است پیش از کشش بند کرد	کہ نتواں سر کشتہ پیوند کرد

۱ گنہگار کی بھول کا عذر سماعت کر جب وہ پناہ چاہے تو اسکو پناہ دے
۲ اور اگر کوئی گنہگار پناہ میں آوے تو اسکو پہلے ہی گناہ میں مار ڈالنا ضرور نہیں
۳ جب تو نے ایکدفعہ سمجھایا اور اس نے نصیحت نہ مانی تب اسکو قید خانے اور قید کی سزا دے
۴ اور اگر نصیحت اور قید سے اسے اثر نہ ہو تو وہ خبیث درخت ہے اسکی جڑ اکھاڑ
۵ جب تجھے کسی کے گناہ پر غصہ آجائے تو اسکے سزا دینے میں بہت غور کر
۶ اس واسطے کہ لعل بدخشاں کا توڑ ڈالنا تو آسان ہے لیکن ٹوٹے ہوؤں کو پھر کوئی جوڑ نہیں سکتا
۷ مار ڈالنے سے پہلے قید کرنا اچھا ہے کیونکہ قتل کیے ہوئے سر کو کوئی جوڑ نہیں سکتا

گفتار اندر بخشایش بر ضعیفان

بے حکمِ شرع آب خوردن خطاست | وگر خوں بفتوی بریزی رواست
کرا شرع فتوی دہد بر ہلاک | الا تا نداری ز کشتنش باک
وگر دانی اندر تبارش کسان | برایشان ببخشای و راحت رسان
گنہ بود مردِ ستمگارہ را | چہ تاوان زن و طفلِ بیچارہ را
تنت زورمند است لشکر گراں | ولیکن در اقلیمِ دشمن مراں
کہ وے بر حصارے گریزد بلند | رسد کشورِ بیگنہ را گزند

کمزوروں پر بخشش کرنے کے بیان میں کہانی

۱ شرع کے حکم کے بغیر پانی پینا بھی گناہ ہے اور اگر شرع کے حکم سے تو کسی کو قتل کرے تو روا ہے
۲ شرع جسکے قتل کا حکم دے خبردار اسکے مارنے سے خوف نہ کرنا
۳ اور اگر تو جانتا ہے کہ اسکے قبیلے میں اور لوگ ہیں۔ تو ان پر رحم کر اور آرام پہنچا
۴ کیونکہ اس ظالم آدمی کی خطا تھی۔ بیچاری عورت اور لڑکوں کا کیا قصور
۵ تیرا بدن طاقتور اور لشکر بہت ہے لیکن دشمن کے ملک میں مت جا
۶ اسواسطے کہ وہ تو بلند قلعے پر بھاگ جائیگا (اور) بیگناہ ملک کو تکلیف پہنچیگی +

۱۷

نظر کن درِ احوال زندانیاں	کہ ممکن بود بیگنہ در میاں
چو بازارگانی در دیارت بمرد	بمالش خیانت بود دست برد
کزاں پس کہ بروے بگریند زار	بہم باز گویند خویش و تبار
کہ مسکین در اقلیم غربت بمرد	متاعے کزو ماند ظالم ببرد
بیندیش ازاں طفلک بے پدر	وز آہِ دلِ دردمندش حذر
بسا نامِ نیکوے پنجاہ سال	کہ یک نامِ زشتش کند پایمال
پسندیدہ کاراں جاوید نام	تطاول نکردند بر مالِ عام

۱ قیدیوں کے حال پر نظر کر۔ کیونکہ ممکن ہے کہ اُن میں کوئی بیگناہ ہو +
۲ جب کوئی سوداگر تیری ولایت میں مرگیا اُسکے مال کو ہاتھ لگانا خیانت ہے
۳ کیونکہ اُسکے پیچھے جب آپس زار زار روئینگے تو اُسکے کنبے کے اور رشتہ دار لوگ کہینگے
۴ کہ مسکین پردیس میں مرگیا اور اُسکی جو پونجی باقی بچی تھی وہ ظالم نے لے لی +
۵ اُس یتیم لڑکے پر غور کر۔ اور اُسکے دردمند دل کی آہ سے بھی ڈر +
۶ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پچاس سال کی نیکنامی کو ایک بدنامی خراب کر دیتی ہے
۷ ہمیشہ کی نیکنامی چاہنے والے بھلے لوگوں نے رعیت کے مال پر زبردستی نہیں کی

نکردند فعل پسندیدہ کاراں موصوف جاوید نام صفت موصوف وصفت مکر فاعل ہوا تطاول مفعول ہوا بر جار مال عام مضاف ومضاف الیہ

برآفاق گر سر بسر پادشاہ است — چو مال از توانگر ستاند گداست

بمرد از تہیدستی آزاد مرد — ز پہلوے مسکیں شکم پُر نکرد

حکایت در معنیٔ شفقت بر رعیت

شنیدم کہ فرماندہِ دادگر — قبا داشتے ہر دو روی آستر

یکے گفتش اے خسروِ نیک روز — قبائے ز دیبائے چینی بدوز

بگفت ایں قدر ستر و آسائش است — وزیں بگذری زیب و آرائش است

نہ از بہر آں میستانم خراج — کہ زینت کنم بر خود و تخت و تاج

۵۱ اگر کوئی سارے جہان کا بادشاہ ہے (یعنی دولت دنیا کا مالک) اگر مال چھینتا ہے تو وہ فقیر ہے

۵۲ جوانمرد تہیدستی سے مرگیا (لیکن) غریب کے مال سے (کبھی اپنا) پیٹ نہ بھرا

رعیت پر مہربانی کرنے کے بیان میں کہانی

۵۳ میں نے سُنا کہ ایک منصف بادشاہ دونوں طرف استر والی قبا رکھتا تھا۔

۵۴ ایک شخص نے اُس سے کہا اے نیک بخت بادشاہ! تو چینی دیبا کی قبا سلا +

۵۵ بادشاہ نے کہا کہ اسقدر تو پردہ اور آرام ہے۔ اور اگر تو اُس سے بڑھ جائے تو زیب و زینت ہے

۵۶ میں رعیت سے کچھ اسواسطے محصول نہیں لیتا کہ اپنے اوپر اور تخت و تاج پر زینت کروں

اگر چون زنان حلہ بر تن کنم ۔ بمردی کجا دفع دشمن کنم

مرا ہم ز صد گونہ آز و ہواست ۔ ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست

خزائن پر از بہر لشکر بود ۔ نہ از بہر آئین و زیور بود

سپاہی کہ خوشدل نباشد ز شاہ ۔ ندارد حدود ولایت نگاہ

چو دشمن خر روستائی برد ۔ ملک باج و دہ یک چرا میخورد

مخالف خرش برد و سلطان خراج ۔ چہ اقبال بینی در آن تخت و تاج

مروت نباشد بر افتادہ زور ۔ برد مرغ دون دانہ از پیش مور

١ اگر میں عورتوں کی طرح اچھے کپڑے پہنوں تو پھر جوانمردی سے دشمن کو کس طرح نکالونگا

٢ مجھے بھی سو طرح کی حرص و آرزو ہے لیکن خزانہ فقط میرے لئے نہیں ہے

٣ خزانے لشکر کے واسطے بھرے جاتے ہیں نہ آرائش و زیور کے لئے +

٤ جو سپاہی بادشاہ سے خوش نہیں تو وہ سلطنت کی حدوں کی حفاظت نہیں کرتا

٥ جب دشمن زمیندار کا گدھا چھین کر لیجائے ۔ تو پھر بادشاہ سو میں کا محصول کیوں کھاتا

٦ جب دشمن اسکا گدھا چھین لیگیا اور بادشاہ نے محصول لیلیا تو تو اس بادشاہی میں کیا اقبال دیکھیگا

٧ غریب پر زبردستی کرنی جوانمردی نہیں ۔ کیونکہ چیونٹی کے آگے سے کم ہمت جانور دانہ لیجاتا

و مجرور متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معلول ہوا برد فعل مرغ دون موصوف و صفت ملکر فاعل ہوا دانہ مفعول از جار پیش مور مضاف

رعیت درخت است اگر پروری[۱] بکام دل دوستان برخوری

بہ بیرحمی از بیخ و بارش مکن[۲] کہ ناداں کند حیف بر خویشتن

کساں برخورند از جوانی و بخت[۳] کہ بر زیر دستاں نگیرند سخت

اگر زیر دستے برآید ز پاے[۴] حذر کن ز نالیدنش بر خداے

چو شاید گرفتن بنرمی دیار[۵] بہ پیکار خون از مسامے میار

بمردی کہ ملک سراسر زمیں[۶] نیرزد کہ خونے چکد بر زمیں

حکایت

۱ رعیت درخت کی مانند ہے اگر تو اسکو پالیگا تو دوستوں کے دل کے مقصد کے موافق اُسکا پھل کھائیگا

۲ ظلم سے اُسکو جڑ پیڑ سے مت اُکھاڑ کیونکہ اپنے اوپر نادان ظلم کرتا ہے +

۳ وہ لوگ جوانی اور نصیبے سے پھل کھاتے ہیں جو غریبوں پر ظلم نہیں کرتے ہیں +

۴ اگر کوئی کمزور عاجز ہو جاوے۔ تو اُسکے خدا کے سامنے رونے سے خوف کر +

۵ جب تو نرمی سے ملک کو لے سکے تو لڑائی کر کے ایک رونگٹے سے بھی خون مت نکال

۶ جوانمردی کی قسم ہے کہ ساری زمین کے ملک اسکے برابر نہیں کہ اسکے لیے ایک آدمی کا قطرہ زمین پر ٹپکے

کہانی

شنیدم که جمشید فرخ سرشت	بسر چشمه بر به سنگے نوشت
برین چشمه چون ما بسے دم زدند	برفتند چون چشم برهم زدند
گرفتند عالم بمردی و زور	و لیکن نبردند با خود بگور
چو بر دشمنے باشدت دسترس	مرنجانش کورا همین غصه بس
عدو زنده سرگشته پیرامنت	به از خون او کشته در دامنت

حکایت در شناختن ملوک دوست و دشمن را

شنیدم که دارائے فرخ تبار	ز لشکر جدا ماند روزے شکار

لـه میں نے سنا کہ مبارک طبیعت جمشید نے۔ کسی چشمے کے کنارے ایک پتھر پر یہ لکھا +

ـلـه ہمارے جیسے بہتیروں نے اس چشمے پر دعوی کیا (اور) آنکھ جھپکنے کے اندر ہی گزر گئے

ـلـه جوانمردی و زور سے جہانکو فتح کیا۔ لیکن اپنے ساتھ قبر میں نہ لیگئے +

ـلـه جب کسی دشمن پر تجھے غلبہ ہو تو اُسکو مت ستا۔ کیونکہ اُسکو یہی رنج کافی ہے۔

ـلـه دشمن زندہ اور تیرے آس پاس پریشان اس سے بہتر ہے کہ اُسکے خون کا چھینٹا تیرے دامن میں لگا ہو

بادشاہوں کے دوست اور دشمن کے پہچاننے کے بیان میں گفتگو

میں نے سنا کہ مبارک خاندان دارا شکار کے دن لشکر سے جدا ہو گیا +

دوان آمدش گله بانی به پیش — بدل گفت دارای فرخنده کیش

مگر دشمن است این که آمد بجنگ — ز دورش بدوزم به تیر خدنگ

بصحرا در از دشمنان را باک — که در خانه باشد گل از خار پاک

کمان کیانی بزه راست کرد — بیکدم وجودش عدم خواست کرد

برآورد چوپان بیدل خروش — که دشمن نیم در هلاکم مکوش

من آنم که اسپان شه پرورم — بخدمت درین مرغزار اندرم

ملک را دل رفته آمد بجاے — بخندید و گفت اے نکوهیده راے

سلہ ایک چرواہا اُسکے پاس دوڑا آیا۔ مبارک مذہب دارا نے یہ بات اپنے دلمیں کہی
شاید یہ شخص جو لڑائی کے واسطے آیا دشمن ہے۔ میں اسکو دور ہی سے تیر خدنگ سے ہلاک کردوں
جنگل میں دشمنوں سے خوف کر۔ کیونکہ اپنے گھر میں پھول کانٹے سے پاک ہوتا ہے
سگہ بادشاہ نے کیانی کمان کا چلہ چڑھایا۔ اور ایکدم میں اُسکے وجود کو نابود کرنا چاہا
شہ ڈرپوک چرواہے نے شور مچایا۔ کہ میں دشمن نہیں ہوں مجھے مارنے میں کوشش مت کر
ہے میں تو وہی ہوں جو حضور کے گھوڑے چراتا ہوں اور خدمت کے واسطے اس مرغزار میں رہتا ہوں
شہ بادشاہ کا گیا ہوا دل ٹھکانے آیا۔ یہ سنکر کہا اے بیوقوف!

ترا یاوری کرد فرخ سروش | وگرنه زه آورده بودم بگوش

نگهبان مرعی بخندید و گفت | نصیحت ز منعم نباید نهفت

نه تدبیر محمود و رای نکوست | که دشمن نداند شهنشه ز دوست

چنانست در مهتری شرط زیست | که هر کهتری را بدانی که کیست

مرا بارها در حضر دیده‌ای | ز خیل و چراگاه پرسیده‌ای

کنونت بمهر آمدم پیش باز | نمیدانیم از بداندیش باز

توانم من ای نامور شهریار | که اسپی برون آرم از صد هزار

۱ مبارک فرشتے نے (آج) تیری مدد کی ورنہ تیر میں چلّے کو کان تک کھینچ چکا تھا
۲ پیشہ کے نگہبان نے ہنس کر کہا کہ بادشاہ سے نصیحت نہ چھپانی چاہیے +
۳ یہ اچھی تدبیر اور نیک عقل نہیں ہے کہ بادشاہ دوست اور دشمن میں تمیز نہ کرے
۴ سرداری میں زندگی کی یہ شرط ہے کہ بادشاہ ہر ایک غریب کو جانے کہ یہ فلاں ہے
۵ تو نے تو مجھے بہت دفعہ کچہری میں دیکھا ہے اور گھوڑوں اور ریوڑ کا (حال) پوچھا ہے
۶ اب (جو) میں محبت سے تیرے پاس آیا تو تو مجھ میں اور دشمن میں تمیز نہ کر سکا
۷ اے نامور بادشاہ میں کر سکتا ہوں کہ لاکھ میں سے ایک گھوڑا نکال لاؤں +

مرا گلہ بانی بعقل است و رای
تو ہم گلہ خویش داری بپای

چو دارا شنید این حکایت ز مرد
نکوییش گفت و نکویش بکرد

ہمی رفت و میگفت در خود خجل
بباید نوشت این نصیحت بدل

در آن تخت و ملک از خلل غم بود
کہ تدبیر شاہ از شبان کم بود

گفتار اندر نظر پادشاہان در حق رعیت

تو کی بشنوی نالۂ دادخواہ
بکیوان برت کلۂ خوابگاہ

چنان خسپ کاید فغانت بگوش
اگر دادخواہی برآرد خروش

۱ میری گلہ بانی عقل اور تدبیر سے ہے۔ تو بھی اپنے ریوڑ کو سنبھال کر رکھ۔
۲ جب دارا نے اُس مرد سے یہ بات سنی اُسکی بہت تعریف کی اور بُرا نہ کہا۔
۳ دارا اپنے دل میں شرمندہ ہو کر کہتا جاتا تھا کہ یہ نصیحت تو دل پر لکھنی چاہیے۔
۴ اس تخت اور ملک میں ضرور ابتری کا اندیشہ ہوتا ہے جہاں بادشاہ کی تدبیر چرواہے سے بھی کم ہو۔

رعیت کے حق میں بادشاہوں کی نظر کرنے کے بیان میں گفتگو

۵ تو فریادی کی فریاد کب سنے جبکہ تیرے سونے کی مسہری زحل (یعنی ساتویں آسمان پر) ہو
۶ ایسا سو کر فریادی کا شور تیرے کان میں پہنچے۔ اگر کوئی فریادی غل مچائے

کرنالد ز ظالم کہ در دور تست | کہ ہر جور کو میکند جور تست
نہ سگ دامنِ کاروانی درید | کہ دہقانِ نادان کہ سگ پرورید
دلیر آمدی سعدیا در سخن | چو تیغت بدست است فتحے بکن
بگو آنچہ دانی کہ حق گفتہ بہ | نہ رشوت ستانی و نہ عشوہ دہ
طمع بند و دفتر ز حکمت بشوے | طمع بگسل و ہرچہ دانی بگوے
طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی | ازاں نیست مر طامعاں را بہی

حکایت در تحریص بر کام برآری مسکینان

۱ اُس ظالم حاکم سے جو تیرے زمانہ میں ہے کون روتا ہے (بلکہ تیرے ظلم کی شکایت ہے) کیونکہ جو ظلم وہ کرتا ہے
۲ کتے نے قافلہ والے کا دامن نہیں پھاڑا۔ بلکہ نادان کسان نے کہ جس نے کتا پالا +
۳ اے سعدی تو نصیحت کرنے میں بڑا دلیر ہے جب تلوار تیرے ہاتھ میں ہے تو فتح کر
۴ جو کچھ تو جانتا ہے اُسکو بیان کر کیونکہ سچ کہنا اچھا ہے نہ تو رشوت لینے والا ہے نہ دھوکا دینے والا
۵ طمع اپنے ساتھ نہ لگا اور حکمت کے دفتر کو دھو ڈال۔ طمع چھوڑ پھر جو کچھ تو جانتا ہے کہہ
۶ طمع کے تین حرف ہیں اور تینوں خالی۔ اِسواسطے طمع کرنیوالوں کو کچھ فائدہ نہیں

مسکینوں کی حاجت روائی کرنیکے لئے رغبت دلانیکے بیان میں حکایت

۲۵

خواہی فعل با فاعل اور امر مفعول مجرور متعلق ہے فاعل مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوا موصول و صلہ ملکر مقولہ

خبر یافت گردنکشے در عراق	کہ میگفت مسکینے از زیر طاق
تو ہم بر درے ہستی امیدوار	پس امید بر در نشیناں برآر
دل دردمنداں برآور ز بند	کہ ہرگز نباشد دلت دردمند
پریشانی خاطر دادخواہ	براندازد از مملکت پادشاہ
تو خفتہ خنک در حرم نیمروز	غریب از بروں گو بگرما بسوز
ستانندۂ داد آنکس خداست	کہ نتواند از پادشہ داد خواست

حکایت در معنی شفقت ملوک متقیین بر مسکینان

یکے از بزرگان اہل تمیز	حکایت کند از ابن عبدالعزیز

۱ عراق کے ملک میں ایک مغرور بادشاہ نے سنا کہ ایک مسکین اسکے محل کے نیچے کھڑا کہتا تھا
۲ تو بھی تو ایک دروازہ کا امیدوار ہے پس تو اپنے دروازہ پر بیٹھنے والوں کی مراد پوری کر
۳ دردمندوں کا دل فکر سے نکال تاکہ تیرا دل بھی کبھی دردمند نہو +
۴ فریادی کے دل کی پریشانی بادشاہ کو بادشاہی سے گرا دیتی ہے +
۵ تو محلوں میں دوپہر کو چین سے سوتا ہے مظلوم سے کہہ کہ تو باہر دھوپ میں جل +
۶ اس شخص کا انصاف کرنیوالا خدا ہے جو بادشاہ سے انصاف کو نہ پہنچے +
مسکینوں پر اگلے بادشاہوں کی مہربانی کرنے کے بیان میں حکایت
۷ تمیز والے بزرگوں میں سے ایک شخص عبدالعزیز کے بیٹے کا ذکر کرتا ہے +

که بودش نگینے بر انگشتری	فرو مانده در قیمتش جوہری
بشب گفتے آن جرم گیتی فروز	درے بود در روشنائی چو روز
قضارا درآمد یکے خشک سال	که شد بدر سیمائے مردم ہلال
چو در مردم آرام و قوت ندید	خود آسوده بودن مروت ندید
چو بیند کسے زہر در کام خلق	کیش بگذرد آب نوشین بحلق
بفرمود بفروختندش بسیم	که رحم آمدش بر غریب و یتیم

لہ کہ اسکی انگوٹھی میں ایک ایسا نگینہ تھا کہ جوہری بھی اسکی قیمت میں عاجز تھے

٢ه رات کو وہ جہان کا روشنی کرنیوالا گوہر گویا روشنی میں دن کی مانند ایک موتی تھا

٣ه اتفاق سے ایک ایسا کال پڑا کہ لوگوں کی پیشانی کا بدر (سوکھکر) ہلال (جیسا) ہوگیا

٤ه بادشاہ نے جب لوگوں میں آرام اور طاقت نہ دیکھی تو آپ آرام رہنا جوانمردی نہ سمجھی

٥ه جب کوئی شخص لوگوں کے حلق میں زہر دیکھے تو میٹھا پانی اسکے حلق میں کب گزر سکتا ہے

٦ه (بادشاہ نے) فرمایا تو وہ نگینہ روپے کے بدلے بیچ ڈالا کیونکہ اسکو مسافروں اور یتیموں پر رحم آیا

رہا ہوا پس جملہ شرطیہ معلول ہوا کاف علت آمد فعل رحم مضاف ش ضمیر مضاف الیہ کے ساتھ مل کر فاعل ہوا بر جار غریب و یتیم معطوف علیہ

بیک هفته نقدش بتاراج داد	بدرویش و مسکین و محتاج داد
فتادند در وی ملامت کنان	که دیگر بدستت نیاید چنان
شنیدم که میگفت و باران دمع	بعارض فرو میدویدش چو شمع
گزشت است پیرایه بر شهریار	دل شهری از ناتوانی فگار
مرا شاید انگشتری بی نگیں	نشاید دل خلق اندوهگیں
خنک آنکه آسایش مرد و زن	گزیند بر آسایش خویشتن
نکردند رغبت هنرپروران	بشادی خویش از غم دیگران

۱ ایک ہفتہ میں اسکا روپیہ لٹا دیا۔ درویشوں اور مسکینوں اور محتاجوں کو دیدیا +
۲ ملامت کرنیوالے اسکے پیچھے پڑے۔ کہ ایسا نگینہ اور تیرے ہاتھ نہ آئیگا +
۳ میں نے سنا کہ بادشاہ کہتا تھا اور آنسوؤں کا مینہ اسکے رخساروں پر شمع کی طرح بہتا تھا
۴ کہ بادشاہ پر زینت حرام ہے جبکہ شہر والوں کا دل ناتوانی سے رنجیدہ ہو +
۵ میری انگوٹھی بے نگینہ ہی اچھی ہے لیکن خلقت کا دل دکھی نہیں چاہیے +
۶ وہ شخص بہت اچھا ہے جو لوگوں کا آرام اپنے آرام پر اختیار کرتا ہے +
۷ دانا لوگوں نے اوروں کے غم سے اپنی خوشی کی طرف رغبت نہ کی +

اگر خوش بخسپد ملک بر سریر | نہ پندارم آسودہ خسپد فقیر
وگر زندہ دارد شب دیر باز | بخسپند مردم بآرام و ناز
بحمد اللہ این سیرت راہ راست | اتابک ابوبکر بن سعد راست

حکایت اتابک مرحوم تکلہ بن زنگی رحمۃ اللہ علیہ

در اخبار شاہان پیشینہ ہست | کہ چون تکلہ بر تخت زنگی نشست
بدورانش از کس نیازرد کس | سبق برد گر خود ہمین بود و بس
چنین گفت یکرہ بصاحبدلے | کہ عمرم بسر رفت بیحاصلے

ل اگر بادشاہ تخت پر آرام سے سوئے۔ تو میں نہیں گمان کرتا کہ فقیر بھی آرام سے سوئیگا
ل2 اور اگر بادشاہ راتوں جاگے۔ تو اور لوگ آرام اور چین سے سوئیں +
ل3 اللہ کا شکر ہے کہ یہ خصلت اور سیدھا رستہ۔ سعد کے بیٹے اتابک ابوبکر کا ہے +

زنگی تکلہ اتابک مرحوم کی کہانی اُس پر اللہ کی رحمت ہو

ل4 اگلے بادشاہوں کی تاریخ میں ہے کہ جب تکلہ زنگی کے تخت پر بیٹھا +
ل5 اُسکے زمانہ میں کوئی شخص کسی سے رنجیدہ نہوا سبقت لیگیا اگرچہ اسمیں صرف یہی خصلت تھی
ل6 تکلہ نے ایکدفعہ ایک صاحبدل سے کہا کہ میری ساری عمر بیفائدہ گزر گئی +

۱ چو می بگذرد ملک و جاه و سریر | بنرد از جهان دولت الا فقیر
۲ بخواهم بکنج عبادت نشست | کہ دریابم این پنج روزے کہ ہست
۳ چو بشنید دانائے روشن نفس | بہ تندی برآشفت کاے تکلہ بس
۴ طریقت بجز خدمتِ خلق نیست | بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست
۵ تو بر تخت سلطانی خویش باش | با خلاق پاکیزہ درویش باش
۶ بصدق و ارادت میان بستہ دار | ز طاماتِ و دعوی زبان بستہ دار
۷ قدم باید اندر طریقت نہ دم | کہ اصلے ندارد دمِ بے قدم

۱ جبکہ ملک و مرتبہ اور تخت نہیں رہتا۔ تو جہان سے فقیر کے سوا کوئی دولت کما گیا
۲ میں عبادت کے کونے میں بیٹھنا چاہتا ہوں تاکہ عمر کے ان چند دنوں میں جو باقی رہ گئے ہیں کچھ کما لوں
۳ جب روشن دل دانا نے یہ بات سنی تو سختی سے گھبرا کر کہا۔ اے تکلہ بس چپ رہ!
۴ خلقت کی خدمت کرنا طریقت ہے۔ تسبیح اور مصلے اور گدڑی نہیں +
۵ تو اپنے بادشاہت کے تخت پر رہ۔ اور پاکیزہ اخلاق کے سبب درویش رہ
۶ صدق اور ارادے کی کمر باندھ رکھ بیہودہ باتوں اور جھوٹے دعووں سے زبان بند رکھ
۷ طریقت میں قدم رکھنا چاہئے نہ شیخی کیونکہ دعوے عمل کے بغیر کچھ اصل نہیں رکھتا

بزرگاں[1] کہ نقدِ صفا داشتند	چنیں خرقہ زیرِ قبا داشتند

حکایت

شنیدم[2] کہ بگریست سلطانِ روم	برِ نیکمردے زاہلِ علوم
کہ[3] پایم از دستِ دشمن نماند	جز ایں قلعہ و شہر با من نماند
بسے[4] جہد کردم کہ فرزندِ من	پس از من شود سرورِ انجمن
کنوں[5] دشمنِ بدگہر دست یافت	سرِ دستِ مردی و جہدم بتافت
چہ[6] تدبیر سازم چہ درماں کنم	کہ از غم بفرسود جان و تنم

لہ جو بزرگ کہ صفائی کی نقدی رکھتے تھے۔ وہ ایسا ہی جبہ قبا کے نیچے رکھتے تھے

کہانی

۲ے میں نے سنا کہ روم کے بادشاہ نے ایک نیک مرد عالم کے پاس رو کر کہا +

۳ے کہ دشمن کے ہاتھ سے میری طاقت (قیام) نہ رہی اس قلعے اور شہر کے سوا میرے پاس کچھ نہیں بچا

۴ے میں نے بہت کوشش کی کہ میرا بیٹا میرے بعد مجلس کا سردار بنے

۵ے اب جو بدذات دشمن نے غلبہ پایا میری جوانمردی اور کوشش کا پنجہ مروڑ ڈالا

۶ے میں کیا تدبیر اور کیا علاج کروں۔ کیونکہ اس غم سے میرا تن اور جان خستہ ہو گیا

برآشفت دانا که این گریه چیست ۔ برین عقل و همت بباید گریست

ولایت چه باشد غم خویش خور ۔ که از عمر بهتر شد و بیشتر

ترا این قدر تا بمانی بس است ۔ چو رفتی جهان جای دیگر کس است

اگر هوشمند است گر بے خرد ۔ غم او مخور کو غم خود خورد

مشقت نیرزد جهان داشتن ۔ گرفتن بشمشیر و بگذاشتن

بدین پنج روزه اقامت مناز ۔ باندیشه تدبیر رفتن بساز

کرا دانی از خسروان عجم ۔ ز عهد فریدون و ضحاک و جم

۱ دانا خفا ہوا کہ یہ کیسا رونا ہے۔ تیری اس عقل اور ارادہ پر رونا چاہئے +

۲ ولایت کیا ہے تو اپنا غم کھا کیونکہ تیری عمدہ اور بہتر عمر گزر چکی +

۳ جبتک تو جئے تجکو اسیقدر کافی ہے جب تو گزر گیا تو جہان دوسرے کی جگہ ہے

۴ اگر (وہ تیرا لڑکا) عقلمند ہے یا بےعقل۔ تو اسکا غم مت کھا کیونکہ وہ اپنا فکر آپ کرلیگا

۵ بادشاہی اس محنت کی برابر نہیں (کہ اسکو) تلوار سے لینا اور مفت چھوڑ دینا ہے

۶ اس پانچ دن کی زندگی پر ناز مت کر۔ فکر کے ساتھ چلنے کی تدبیر کر +

۷ عجم کے بادشاہوں میں سے تو کسکو ایسا جانتا ہے۔ فریدوں و ضحاک و جمشید کے زمانہ سے آجتک

کہ در تخت ملکش بیامد زوال — نماند بجز ملک ایزد تعال
کرا جاودان ماندن امید نیست — کہ گیتی ہمیں جاے جاوید نیست
کرا سیم و زر ماند و گنج و مال — پس از وے بچندے شود پایمال
وز آنکس کہ خیرے بماند روان — دمادم رسد رحمتش بر روان
بزرگی کزو نام نیکو نماند — توان گفت با اہل دل کو نماند
الا تا درخت کرم پروری — کہ مینیک بر کامرانی خوری
کرم کن کہ فردا چو دیوان نہند — منازل بمقدار احسان دہند

لہ کہ اسکے تخت اور ملک میں زوال نہ آیا۔ خدا تعالی کے ملک کے سوا کسیکا قائم نہ رہیگا
لہ کسیکو ہمیشہ رہنے کی امید نہیں کیونکہ یہ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے
سہ جس کیکا روپیہ اور چاندی اور خزانہ اور مال رہجاتا ہے اسکے بعد چند روز میں برباد ہو جاتا ہے
کہ اور جس شخص کی نیکی جاری رہے اسکی جان پر ہر دم رحمت پہنچے
شہ جس بزرگ کا نیکنام باقی رہا۔ صاحبدل سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ (دنیا میں) رہا
لہ خبردار بخشش کے درخت کی ضرور پرورش کر۔ کہ یقیناً تو اس سے مقصد وری کا میوہ کھائیگا
کہ بخشش کر کیونکہ جب قیامت میں عدالت قائم کرینگے تو نیکی کے اندازہ کے موافق مرتبہ دیوینگے

یکے را بسعیش قدم بیشتر	بدرگاہِ حق منزلت بیشتر
یکے باز پس خائن و شرمسار	نیا یدہمے مزد ناکردہ کار
بہل تا بدنداں گزد پشت دست	تنور چنیں گرم و نانے نہ بست
ندانی کہ غلہ برداشتن	کہ سستی بود تخم ناکاشتن

حکایتِ بادشاہِ بیدادگر و زاہد

خردمند مردے ز اقصاے شام	گرفت از جہاں کنج غارے مقام
بصبرش در آں کنج تاریک جاے	بگنج قناعت فرو رفتہ پاے

لہ جس شخص کا قدم کوشش میں آگے ہے۔ خدا کی درگاہ میں اسکا مرتبہ زیادہ ہوگا
ٹہ اور جسکا قدم پیچھے ہے وہ آنکھ چرانیوالا اور شرمندہ ہوگا کیونکہ ناکردہ کار آدمی مزدوری نہیں پاسکتا
ٹہ اسکو چھوڑ تا کہ وہ قیامت میں دانتوں سے ہاتھوں کی پیٹھ کاٹے کہ تنور ایسا گرم تھا اور اُسنے روٹی نہ لگائی
ٹہ دکیا) تو اناج اٹھانے کے وقت نہیں جانیگا کہ بیج نہ بونا سستی ہے +

عالم بادشاہ اور زاہد کی حکایت

ھہ ایک عقلمند آدمی نے شام کے ملک میں کسی غار کے کونے میں جگہ اختیار کی +
لتہ اُس صبر کی بدولت وہ پہر کونے میں۔ قناعت کے خزانہ میں اسکا پاؤں اُتر گیا تھا

۳۵

شنیدم که نامش خدادوست بود ۱ | ملک سیرت آدمی پوست بود
بزرگاں نہادند سر بر درش ۲ | که در مے نیاید بدر ہا سرش
تمنا کند عارف پاکباز ۳ | بدریوزہ از خویشتن ترک آز
چو ہر ساعتش نفس گوید بده ۴ | بخواری بگرداندش دہ بدہ
درآں مرز کیں پیر ہشیار بود ۵ | یکے مرزبان ستمگار بود
که ہر ناتواں را که دریافتے ۶ | بسرپنجگی پنجه برتافتے
جہانسوز و بیرحمت و خیرہ کش ۷ | ز تلخیش روئے جہانے ترش

۱ میں نے سنا کہ اسکا نام خدادوست تہا۔ خصلت میں فرشتہ اور صورت میں انسان تھا
۲ امیروں نے اسکے دروازے پر سر جھکایا۔ کیونکہ اسکا سر لوگوں کے دروازوں پر نہیں آتا تہا
۳ پاکباز درویش بھیک کے سبب اپنے سے حرص چھوڑنے کی آرزو کرتا ہے +
۴ جب ہر گھڑی اسکا نفس کہے (یہ چیز) دے اسے بے غیرتی کے ساتھ گاؤں گاؤں پھرائے
۵ جس ملک میں یہ عقلمند بوڑھا تھا وہاں ایک ظالم بادشاہ تہا +
۶ کہ جس ناتواں کو وہ پاتا تہا ظلم سے اسکا پنجہ مروڑ دیتا تہا
۷ ظالم اور بیرحم اور بےقصور کا مار ڈالنے والا تہا اسکے ظلم سے ایک جہان کا منہ ترش تہا

گروہے برفتند ازان ظلم و عار | ببردند نامِ بدش در دیار
گروہے بماندند مسکین و ریش | پس چرخہ نفرین گرفتند پیش
یدِ ظلم جائیکہ گردد دراز | نہ بینی لب مردم از خندہ باز
بدیدار شیخ آمدی گاہ گاہ | نکردے خدادوست دروے نگاہ
ملک نوبتے گفتش اے نیک بخت | بہ نفرت ز من در مکش روے سخت
مرا با تو دانی سرِ دوستی است | ترا دشمنی با من از بہر چیست
گرفتم کہ سالارِ کشور نیم + | بعزت ز درویش کمتر نیم

۱ ایک گروہ اُس ظلم اور غیرت سے وطن چھوڑ گئی اور اُسکا بُرا نام جہان مین مشہور کر دیا
۲ اور محتاجوں و رزخمیوں کی ایک گروہ رہ گئی اُنہوں نے چرخہ لے کے پیچھے بُرا کہنا شروع کیا
۳ جس جگہ ظلم کا ہاتھ دراز ہوگا تو وہاں لوگوں کے ہونٹ ہنسی سے کھلے نہ دیکھیگا
۴ (وہ بادشاہ) شیخ کی زیارت کو کبھی کبھی آتا تھا (لیکن) خدا دوست اُسکی طرف نگاہ نہ کرتا تھا
۵ ایک دفعہ بادشاہ نے اُس سے کہا کہ اے نیک بخت تو نفرت سے میری طرف سے منہ نہ پھیر
۶ مجھے تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے ساتھ دوستی کا خیال ہے (لیکن مین نہین جانتا) تجھکو مجھ سے کیوں عداوت ہے
۷ میں نے فرض کیا کہ میں ملک کا بادشاہ نہیں لیکن عزت میں فقیر سے کمتر نہیں ہوں

نگویم[1] فضیلت نهم بر کسی ۔ چنان باش با من که با هر کسی

شنید این سخن[2] عابد هوشیار ۔ برآشفت و گفت ای ملک گوش دار

وجودت[3] پریشانی خلق ازوست ۔ ندارم پریشانی خلق دوست

تو با دوستداران[4] من دشمنی ۔ نه پندارمت دوستدار منی

گر افتد[5] همه دوستی با منت ۔ مکن آنکه دارد خدا دشمنت

خدا[6] دوست را گر بدرند پوست ۔ نخواهد شدن دشمن دوست دوست

عجب[7] دارم از خواب آن سنگدل ۔ که خلقی بخسپند ازو تنگدل +

---

[1] میں یہ نہیں کہتا کہ تو مجھے کسی پر بزرگی دے۔ میرے ساتھ ایسا رہ جیسا ہر ایک کے ساتھ رہتا ہے

[2] ہوشیار عابد نے یہ بات سنی۔ خفا ہوکر کہا کہ اے بادشاہ سُن!

[3] تیرے وجود سے خلقت کی پریشانی ہے۔ میں خلقت کی پریشانی کو دوست نہیں رکھتا

[4] تو میرے دوستوں کا دشمن ہے۔ میں تجھ کو گمان نہیں کرتا کہ تو میرا دوست ہے

[5] اگر میرے ساتھ تیری دوستی ہوجائے (تو کیا فائدہ) تو ایسا مت کر جس سے خدا تجھے دشمن رکھے

[6] اگر خدا دوست کی کھال بھی اتار ڈالینگے تب بھی دوست کے دشمن کا دوست نہ ہوگا +

[7] میں اُس بے رحم کے سونے سے تعجب کرتا ہوں کہ جس سے ایک خلقت تنگدل ہوکر سوتی ہے

الا گر هنر داری و عقل و هوش | بفضل و ترحم میان بند و کوش

گفتار در نگاه داشتن خاطر درویشان

مها زورمندی مکن بر کهان	که بر یک نمط مے نماند جهاں
سر پنجهٔ ناتواں بر مپیچ	که گر دست یابد برآید بهیچ
مبر گفتمت پاے مردم ز جاے	که عاجز شوی گر درآئی ز پا
دل دوستاں جمع بهتر که گنج	خزینه تهی به که مردم برنج
مینداز در پاے کار کسے	که افتد که در پایش افتی بسے

٥١ خبردار اگر تو ہنر اور عقل اور ہوش رکھتا ہے تو بخشش اور رحم پر کمر باندھ اور کوشش کر

درویشوں کی نگہبانی کرنے کے بیان میں گفتگو

٥٢ اے سردار غریبوں پر ظلم مت کر کیونکہ جہان ہمیشہ ایکسا ہی روش پر نہیں رہتا

٥٣ کمزور کا پنجہ مت مروڑ کیونکہ اگر اسکا قابو لگ گیا تو وہ دنیٔ چیز میں غالب آ جائیگا

٥٤ میں نے تجھے کہدیا کہ لوگونکو مرتبہ سے نہ گرا اسواسطے کہ تو ہی عاجز ہو جائیگا اگر مرتبہ سے گر جائیگا

٥٥ خزانے سے دوستوں کی دلجمعی اچھی ہے لوگوں کے تکلیف میں ہونے سے خزانہ خالی رہنا اچھا ہے

٥٦ تو کسی کے کام کو پاؤں میں مت ڈال یعنی خراب نکر کیونکہ کبھی ایسا اتفاق ہوگا کہ تجھ اس کام سے پڑیگا

تحمل کن اے ناتوان از قوی ۱ — کہ روزے تواناتر از وی شوی

بہمت برآر از ستیزندہ شور ۲ — کہ بازوے ہمت بہ از دست زور

لب خشک مظلوم را گو بخند ۳ — کہ دندان ظالم بخواہند کند

ببانگ دہل خواجہ بیدار گشت ۴ — چہ داند شب پاسبان چون گذشت

خورد کاروانی غم بار خویش ۵ — نسوزد دلش بر خر پشت ریش

گرفتم کز افتادگان نیستی ۶ — چو افتادہ بینی چرا نیستی

برینت بگویم یکے سرگذشت ۷ — کہ سستی بود زین سخن درگذشت

۱ اے کمزور زبردست کی سختی کی برداشت کر کیونکہ تو کبھی کسی دن اس سے زیادہ طاقتور ہو جائیگا

۲ دشمن کی بربادی ہمت سے کر دے کیونکہ دعا کا بازو زور کے ہاتھ سے اچھا ہے

۳ مظلوم کے خشک ہونٹوں سے کہہ کر ہنسو اسلئے کہ ظالم کے دانت اُکھاڑے جائینگے

۴ جب بادشاہ ڈھول کی آواز سے جاگا تو وہ کیا جانے کہ پاسبان کی رات کیونکر گزری ہے

۵ قافلہ والا اپنے بوجھ کا غم کھاتا ہے اُسکا دل زخمی پیٹھ والے گدھے پر ترس نہیں کھاتا

۶ میں نے فرض کیا کہ تو گرا ہوا (یا عاجز) نہیں ہے لیکن جب تو کسی گرے ہوئے کو دیکھے تو کیوں نہیں ٹھہرتا ہے

۷ میں تجھکو اسپر ایک کہانی سناتا ہوں کیونکہ اس سے درگزر کرنی سستی ہے +

حکایت

چناں قحط سالی شد اندر دمشق	کہ یاراں فراموش کردند عشق
چناں آسماں بر زمیں شد بخیل	کہ لب تر نکردند زرع و نخیل
بخوشید سرچشمہاے قدیم	نماند آب جز آب چشم یتیم
نبودے بجز آہ بیوہ زنے	اگر برشدے دودے از روزنے
چو درویش بے برگ دیدم درخت	قوی بازواں سست و درماندہ سخت
نہ بر کوہ سبزی نہ در باغ شخ	ملخ بوستاں خورد و مردم ملخ

کہانی

۵۱ ایک سال دمشق میں ایسا کال پڑا کہ یار عشق (یا سلام علیک) بھول گئے
۵۲ زمین آسمان ایسا بخیل ہوا کہ کھیتی اور پودوں نے اپنے لب تر نہ کئے +
۵۳ پرانے پرانے چشمے خشک ہو گئے یتیم کے آنسوؤں کے سوا کہیں پانی نہ رہا
۵۴ بیوہ عورت کی آہ کے سوا نہ ہوتا تھا اگر کسی روزن سے دہواں نکلتا تھا +
۵۵ بےسامان درویش کی مانند میں نے درختوں کو دیکھا ۔ پہلوان لوگ سست اور بہت عاجز ہو گئے تھے
۵۶ نہ پہاڑ پر سبزی تھی نہ باغ میں ٹہنیاں کیونکہ ٹڈیوں نے باغ اور لوگوں نے ٹڈیاں کھالی تہیں

درآن حال پیش آمدم دوستے
ازو ماندہ بر استخواں پوستے

شگفت آمدم کو قوی حال بود
خداوند جاہ و زر و مال بود

بدو گفتم اے یار فرخندہ خو
چہ درماندگی پیشت آمد بگوے

بخندید بر من کہ عقلت کجاست
چو دانی و پرسی سوالت خطاست

نہ بینی کہ سختی بغایت رسید
مشقت بحدِ نہایت رسید

نہ باراں ہمی آید از آسماں
نہ بر میرود دودِ فریاد خواں

بدو گفتم آخر ترا باک نیست
کشد زہر جائیکہ تریاک نیست

۵۱ اُس حال میں ایک دوست میرے پاس آیا - کہ اُسکی ہڈیوں پر چمڑا ہی باقی رہگیا تھا +
۵۲ مجھے تعجب ہوا کہ یہ آسودہ حال تھا - مرتبہ اور روپیہ اور مال والا تھا +
۵۳ میں نے اُس سے کہا کہ اے مبارک خو یار! تجھے کیا مصیبت پیش آئی بیان تو کر
۵۴ اُسنے مجھپر ہنسکر کہا تیری عقل کہاں ہے - جب تو جان کے پوچھتا ہے تو تیرا پوچھنا بیجا ہے
۵۵ تو نہیں دیکھتا کہ سختی انتہا کو پہنچگئی - اور محنت - انتہا کی حد کو جا ملی ہے +
۵۶ نہ تو آسمان سے مینہ برستا ہے - نہ فریادیوں کی آہ اُوپر جاتی ہے +
۵۷ میں نے اُس سے کہا کہ تجھے تو کچھ خوف نہیں - زہر وہاں اثر کرتا ہے جہاں تریاق نہیں ہوتا

فعل فاعل و متعلق کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا ۵۷ گفتم فعل با فاعل بدو مفعول بحیثیت فعل ناقص بلکہ اسم ترا بمعنی برائے تو

گر از نیستی دیگرے شد ہلاک ۔۔۔ ترا ہست بط را ز طوفاں چہ باک

نگہ کرد رنجیدہ در من فقیہ ۔۔۔ نگہ کردنِ عالم اندر سفیہ

کہ مردار چہ بر ساحل ست اے رفیق ۔۔۔ نیاساید و دوستانش غریق

من از بینوائی نیم روے زرد ۔۔۔ غمِ بینوایاں دلم خستہ کرد

نخواہم کہ بیند خردمند ریش ۔۔۔ نہ بر عضوِ مردم نہ بر عضوِ خویش

بحمد اللہ ار چہ ز ریش ایمنم ۔۔۔ چو ریشے ببینم بلرزد تنم

منغص بود عیش آں تندرست ۔۔۔ کہ باشد بہ پہلوے بیمار سست

۵۱ اگر بے سامانی سے اور کوئی ہلاک ہو گیا ہو تو ہو جانے دے (تو ڈرنہ) کیونکہ تیری بطخ کو طوفان کا کیا ڈر ہے۔

۵۲ اُس عقلمند نے رنجیدہ ہو کر میری طرف دیکھا جیسے عالم احمق کی طرف دیکھتا ہے

۵۳ (اور کہا) کہ اے یار مرد اگرچہ کنارے پر ہو لیکن چین نہیں پاتا جبکہ اُس کے یار ڈوبے ہوں

۵۴ کہ میں اپنی بے سامانی سے رنجیدہ نہیں ہوں بلکہ بے سامانوں کے غم نے میرا دل دکھایا ہے

۵۵ میں پسند کرتا ہوں کہ عقلمند آدمی لوگوں کے بدن پر زخم نہ دیکھے- بلکہ اپنے بدن پر خیال کرے

۵۶ اللہ کا شکر ہے کہ میں زخم سے تو بچا ہوا ہوں لیکن جب کوئی زخم دیکھتا ہوں تو میرا بدن کانپ جاتا ہے

۵۷ اُس تندرست کا عیش گدلا ہوتا ہے جو سست بیمار کے پاس بیٹھا ہو +

چو بینم که درویش مسکین نخورد	بکام اندرم لقمه زهر است و درد
یکی را بزندان درش دوستان	کجا ماندش عیش در بوستان

حکایت

شبی دود خلق آتشی برفروخت	شنیدم که بغداد نیمی بسوخت
یکی شکر گفت اندران خاک و دود	که دکان ما را گزندی نبود
جهاندیدهٔ گفتش ای بوالهوس	ترا خود غم خویشتن بود و بس
پسندی که شهری بسوزد بنار	وگرچه سرایت بود بر کنار

۱ جب میں دیکھتا ہوں کہ مسکین فقیر نے (کھانا) نہیں کھایا تو میرے حلق میں کھانا زہر اور تکلیف ہے
۲ جس شخص کے دوست قید خانہ میں قید ہوں اُسکو باغ میں کہاں عیش ہوتا ہے +

کہانی

۳ ایک رات خلقت کی آہوں کے دھوئیں نے آگ لگائی۔ میں نے سنا کہ آدھے سے بغداد آدھا جل گیا
۴ ایک شخص نے اُس خاک اور دھوئیں میں کہا شکر ہے کہ ہماری دکان کو تو کچھ ایذا نہ پہنچی
۵ ایک جہاندیدہ نے اُس سے کہا اے حریص! کیا تجھ کو فقط اپنا ہی غم تھا
۶ کیا تو پسند کرتا ہے کہ سارا شہر آگ میں جل جائے۔ اگر تیرا گھر کنارہ پر ہو +

بجز سنگدل کے کند معدہ تنگ ¹
چو بیند کساں بر شکم بستہ سنگ

توانگر خود آں لقمہ چوں میخورد ²
چو بیند کہ درویش خوں میخورد

مگو تندرست است رنجور دار ³
کہ مے پیچد از غصہ رنجور وار

سبکبار چو یاراں بمنزل رسند ⁴
نخسپند کہ واماندگان در پس اند

دل پادشاہاں شود بارکش ⁵
چو بینند در گل خرِ خارکش

اگر در سرا سعادت کس است
ز گفتار سعدیش حرفے بس است

ہمینت بسندست اگر بشنوی ⁶
کہ گر خار کاری سمن ندروی

ف¹ بے رحم کے سوا کون پیٹ بھر جب لوگوں کو (بھوک کے مارے) پیٹ پر پتھر باندھے دیکھے
ف² دولتمند کس طرح کھانا کھاتا ہے جب دیکھتا ہے کہ فقیر خون کھاتا ہے +
ف³ مت کہہ کہ بیمار دار تندرست ہے۔ کیونکہ وہ رنج سے بیمار کی طرح پیچ و تاب کھاتا ہے
ف⁴ جب یار منزل پر پہنچ جاتے ہیں تو تیز رفتار نہیں سوتا اس خیال سے کہ تھکے ماندے پیچھے ہیں
ف⁵ بادشاہوں کا دل اسوقت بڑا رنجیدہ ہوتا ہے جب لکڑہارے کے گدھے کو کیچڑ میں پھنسا دیکھتے ہیں
ف⁶ اگر کوئی شخص نیکبختی کے گھر میں ہو تو اسکو سعدی کی بات کا ایک حرف ہی کافی ہے
ف⁷ اگر تو دل سے سنے تو تجھ کو یہی کافی ہے کہ اگر تو کانٹے بوئیگا تو چنبیلی کے پھول نہ چنیگا

نصیحت

خبرداری از خسروانِ عجم	کہ کردند بر زیردستاں ستم
نہ آں شوکت و پادشائی بماند	نہ آں ظلم بر روستائی بماند
خطا بیں کہ بر دستِ ظالم برفت	جہاں ماند و او با مظالم برفت
خنک روزِ محشر تنِ دادگر	کہ در سایۂ عرش دارد مقر
بقومے کہ نیکی پسندد خدائے	دہد خسرو عادل و نیک رائے
چو خواہد کہ ویراں کند عالمے	نہد ملک بر پنجۂ ظالمے

نصیحت

۱ کیا تجھ کو عجم کے اُن بادشاہوں کی خبر ہے جنہوں نے زبردستوں پر ظلم کیا تھا
۲ نہ وہ دبدبہ اور بادشاہی رہی نہ زمینداروں پر وہ ظلم رہا
۳ وہ خطا دیکھ جو ظالم کے ہاتھ سے ہوئی۔ جہان قایم رہا اور وہ (ظلموں کے) ساتھ گیا
۴ قیامت کے دن منصف بادشاہ کا بدن آرام سے ہوگا۔ کیونکہ عرش کے سایہ میں اُسکا مقام ہوگا
۵ جس قوم پر خدا نیکی پسند کرتا ہے اُس پر عادل اور نیک رائے بادشاہ بھیجتا ہے
۶ اور جب چاہتا ہے کہ جہان کو اُجاڑے تو ملک کو ظالم کے پنجے میں پھنسا دیتا ہے

سگالند از و نیکمرداں خدر — کہ خشم خدا لیست بیداد گر

بزرگی از و داں و منت شناس — کہ زائل شود نعمت ناسپاس

نہ خود خواندۂ در کتاب مجید — کہ در شکر نعمت شود بر مزید

اگر شکر کردی بریں ملک و مال — بمالے و ملکے رسی بے زوال

وگر جور در پادشاہی کنی — پس از پادشاہی گدائی کنی

حرام ست بر بادشہ خواب خوش — چو باشد ضعیف از قوی بارکش

میازار عامی بیک خردلہ — کہ سلطان بنسبت عامی گلہ

۱ بھلے مانس اُس سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ ظالم (بادشاہ) خدا کا قہر ہے +

۲ بزرگی اُسی کی طرف سے سمجھ اور احسان پہچان۔ کیونکہ ناشکر کی نعمت برباد ہو جاتی ہے،

۳ کیا تو نے قرآن شریف میں نہیں پڑھا ہے۔ کہ شکر کرنے سے دولت بڑھتی ہے +

۴ اگر تو نے اس ملک و مال پر شکر کیا تو تو بیزوال مال و ملک پر پہنچ جائیگا

۵ اگر تو بادشاہی میں ظلم کریگا تو اس بادشاہی کے بعد فقیری کریگا +

۶ بادشاہ کو میٹھی نیند سونا حرام ہے جبکہ کمزور زور آور سے تکلیف اُٹھا رہا ہو

۷ غریب کو رائی کے دانے کے بھی برابر تکلیف نہ دے کیونکہ بادشاہ چرواہا ہے اور رعیت ریوڑ

چو پرخاش بینند بیداد زو — شبان نیست گرگ است فریاد ازو

بدانجام رفت و بداندیشہ کرد — کہ بازیر دستان جفا پیشہ کرد

نخواہی کہ نفرین کنند از پست — نکو باش تا بد نگوید کست

حکایت دو برادر عادل و ظالم

شنیدم کہ در مرزے از باختر — برادر دو بودند از یک پدر

سپہ دار و گردنکش و پیلتن — نکوروے و دانا و شمشیر زن

پدر ہر دو را سہمگیں مرد یافت — طلبگار جولان و ناورد یافت

۵۱ جب اس سے (خلقت) لڑائی اور ظلم دیکھے تو وہ چرواہا نہیں بھیڑیا ہے اس سے فریاد ہے

۵۲ وہ بدانجام مرا اور اسنے بری سوچ سوچی جسنے غریبوں پر ظلم کیا +

۵۳ جب تو نہیں چاہتا کہ لوگ تیرے بعد تجھے برا کہیں تو (سب کے ساتھ) اچھا رہ کہ کوئی تجھے برا نہ کہہ سکے

دو ظالم اور منصف بھائیوں کی کہانی

۵۴ میں نے سنا کہ مغرب کے کسی ملک میں۔ دو بھائی ایک باپ سے تھے

۵۵ سپاہ سالار اور لشکر اور ہاتھی کے سے موٹے تازے بدن۔ خوبصورت اور عقلمند اور بہادر

۵۶ باپ نے دونوں کو خوفناک مرد معلوم کیا۔ میدان اور لڑائی کا طلبگار جانچا +

در آں ملک قارون رفتے دلیر	که شه دادگر بود و درویش سیر
نیامد در ایام او بر دلے	نه گویم که خارے که برگ گلے
سر آمد شائید ملک از سراں	نهادند سر بر خطش سروراں
دگر خواست کافزوں کند تخت و تاج	بیفزود بر مرد دهقاں خراج
طمع کرد در مال بازارگاں	بلا ریخت بر جان بیچارگاں
نگویم که بدخواه درویش بود	حقیقت که او دشمن خویش بود
بامید بیشی نداد و نخورد	خردمند داند که ناخوب کرد

اُس ملک میں قارون بے کھٹکے جاتا - کیونکہ بادشاہ منصف اور فقیر سیر ہوتے تھے

میں نہیں کہتا اُسکے زمانہ میں کسی کے دل پر ایک کانٹے کا بلکہ ایک پھول کے پتے کا بھی صدمہ نہیں پہنچا

رعیت کی مدد کرنے سے سرداروں پر چڑھ آیا - اور سب سردار اُسکے مطیع بن گئے

دوسرے نے چاہا کہ تخت و تاج کو بڑھائے اسلئے زمینداروں پر محصول بڑھا دیا

سوداگروں کے مال میں طمع کی اور اُن بیچاروں کی جان پر بلا ڈالی

میں نہیں کہتا وہ غریبوں کا دشمن تھا - بلکہ حقیقت میں وہ اپنا ہی دشمن تھا

تھوڑے تری کی آس پر نہ تو کسی کو دیا اور نہ آپ کھایا دانا سمجھتا ہے کہ اُسنے برا کیا

که تا جمع کرد آن زر از گربزی	پراگنده شد لشکر از عاجزی
شنیدند بازارگانان خبر	که ظلمت در آن بوم آن بی‌هنر
بریدند از آنجا خرید و فروخت	زراعت نیامد رعیت بسوخت
چو اقبالش از دوستی سر بتافت	بناکام دشمن بر او دست یافت
ستیز فلک بیخ و بارش بکند	سم اسپ دشمن دیارش بکند
وفا در که جوید چو پیمان گسیخت	خراج از که خواهد چو دهقان گریخت
چه نیکی طمع دارد آن بی‌صفا	که باشد دعای بدش در قفا

۵۱ کیونکہ وہ اتنی حیلہ گری سے مال جمع کرتا رہا لشکر تنگدستی کے سبب پریشان ہو گیا

۵۲ اور سوداگروں نے بھی یہ خبر سنی - کہ اس بے ہنر کے ملک میں ظلم ہے +

۵۳ وہاں سے سوداگری کا سلسلہ موقوف کر دیا - محصول کا روپیہ آیا جب رعیت بھاگ گئی

۵۴ جب اقبال نے اسکی دوستی سے سر پھیرا تو ناچار دشمن اس پر غالب آ گیا +

۵۵ آسمان کی لڑائی نے اسکی جڑ اور بنیاد اکھیڑ دی دشمن کے گھوڑوں کے سم نے اسکا ملک تباہ کر دیا

۵۶ وفا کس میں ڈھونڈے جب اس نے خود ہی پیمان توڑ دیا اور محصول کس سے مانگے جب کسان بھاگ گئے

۵۷ وہ بے صفا نیکی کی کیا امید رکھے جسکے پیچھے (خلقت کی) بری دعا لگی ہوئی ہو +

چو بختش نگوں بود در کاف کن	نکرد آنچه نیکانش گفتند کن
چه گفتند نیکاں بر آں نیک مرد	تو برخور که بیدادگر برنخورد
گمانش خطا بود و تدبیر سست	که در عدل بود آنچه در ظلم جست

حکایت

یکے بر سر شاخ و بن می برید	خداوند بستاں نگه کرد و دید
بگفتا گر ایں شخص بد میکند	نه با من که با نفس خود میکند
نصیحت نجات است اگر بشنوی	ضعیفاں میفگن بکتف قوی

۵۱ جب اُسکا نصیب ازل ہی سے اُلٹا تہا تو جو کچھ اُسکو نیکوں نے کہا کہ یہ کر اُسنے نہ کیا +

۵۲ نیکوں نے اُس بھلے مانس سے کیا کہا کہ تو (اپنے کیئے کا) پھل کھا کیونکہ ظالم نے کبھی پھل نہ کھایا

۵۳ اُسکا گمان بیجا اور تدبیر سست تھی کیونکہ جو کچھ اُسنے ظلم میں تلاش کیا وہ انصاف میں تھا

کہانی

۵۴ ایک شخص ٹہنی پر بیٹھا جڑ کاٹ رہا تہا باغ کے مالک نے (اُسکی طرف) نگہ کی اور دیکہا

۵۵ کہا کہ اگر یہ شخص بُرا کرتا ہے تو مجھ سے نہیں بلکہ اپنے نفس کے ساتھ کرتا ہے

۵۶ نصیحت چھٹکارا ہے اگر تو سُنے - عاجزوں کو اپنے زور آور بازوؤں سے مت گرا +

۵۳

کہ فردا بداور برد خسروے	گدائے کہ پشتش نیرزد جوے
چو خواہی کہ فردا شوی مہترے	مکن دشمن خویشتن کہترے
کہ چوں بگزرد بر تو ایں سلطنت	بگیرد بکیں آں گدا دامنت
مکن پنجہ از ناتواناں بداے	کہ گر بفگنندت شوی شرمسار
کہ زشت است در چشم آزادگاں	بیفتادن از دست افتادگاں
بزرگاں کہ روشندل و نیکبخت	بفرزانگی تاج بردند و تخت
بدنبالۂ راستاں کج مرو	وگر راست خواہی ز سعدی شنو

۱؎ کیونکہ قیامت کو خدا کے پاس بادشاہ کو لیجائیگا وہ فقیر جو تیرے آگے جَو کے برابر قیمت نہیں رکھتا
۲؎ جب تو چاہتا ہے کہ قیامت میں سردار بنے تو کسی غریب کو بھی اپنا دشمن نہ بنا
۳؎ کیونکہ جب تیرے سے یہ بادشاہی جاتی رہیگی تو وہ فقیر اُس دشمنی کے سبب تیرا دامن پکڑیگا
۴؎ غریبوں سے ہاتھ اٹھا اور ایسا مت کر کہ اگر وہ تجھے گرادیں تو تو شرمندہ بنے +
۵؎ کیونکہ آزادوں کی نظروں میں عاجزوں کے ہاتھ سے گرنا بُرا ہے +
۶؎ روشندل اور نیکبخت بزرگوں نے ۔ دانائی سے تاج وتخت حاصل کیا +
۷؎ بزرگوں کے پیچھے ٹیڑھا نہ چل اور اگر تو سیدھا چاہتا ہے تو سعدی سے سُن +

صفت جمعیت اوقات درویش راضی

مگو جاہے از سلطنت بیش نیست | کہ ایمن تر از ملک درویش نیست

سبکبار مردم سبکتر روند | حق اینست صاحبدلان بشنوند

تہیدست تشویش نانے خورد | ملک غم بقدر جہانے خورد

گدارا چو حاصل شود نانِ شام | چناں خوش بخسپد کہ سلطانِ شام

غم و شادمانی بسر میرود - | بمرگ این دو از سر بدر میرود

چہ ایں را کہ بر سر نہادند تاج | چہ آنرا کہ بر گردن آمد خراج

رضائے الٰہی پر خوش رہنے والے درویش کے دلجمعی و وقت گذارنے کی تعریف

۱ یہ مت کہہ کہ کوئی مرتبہ بادشاہی سے زیادہ نہیں بلکہ فقیر کے ملک سے زیادہ کوئی ملک امن میں نہیں

۲ ہلکے بوجھ والے لوگ تیز چلتے ہیں۔ حق بات یہی ہے اور صاحبدل اسی کو سنتے ہیں

۳ خالی ہاتھ آدمی تو ایک روٹی ہی کا فکر کرتا ہے بادشاہ جہان کے اندازہ کے موافق غم کھاتا ہے

۴ فقیر کو جب شام کی روٹی حاصل ہو جاتی ہے تو وہ ایسا خوش سوتا ہے جیسا کہ شام کا بادشاہ

۵ غم اور خوشی گزر جاتی ہے۔ موت کے وقت دونو سر سے الگ ہو جاتے ہیں +

۶ یہ شخص جسکے سر پر تاج رکھا۔ اور وہ شخص جسکی گردن پر محصول آیا دونو برابر

اگر سر فرازے بکیواں برست	وگر تنگدستے بزندان درست
در آندم کاجل بسر برش تاخت	نمی شاید از یکدگرشان شناخت

حکایت عابد وکلۂ پوسیدہ

شنیدم کہ یکبار در دجلۂ	سخن گفت با عابدے کلۂ
کہ من فرّ فرماندہی داشتم	بسر بر کلاہ مہی داشتم
سپہرم مدد کرد و نصرت وفاق	گرفتم بہ بازوی دولت عراق
طمع کردہ بودم کہ کرماں خورم	کہ ناگہ بخوردند کرماں سرم

۵۱ اگر کوئی بادشاہ زحل پر ہو۔ یا کوئی تنگدست جیلخانے میں ہو ٭

۵۲ جسوقت ان دونوں کے سر پر موت پہنچیگی پہر کوئی انہیں سے ایک دوسرے سے پہچان نہیں سکیگا

عابد اور بوسیدہ کھوپری کی حکایت

۵۳ میں نے سنا کہ ایک دفعہ دریا میں۔ ایک کھوپری نے عابد سے کہا ٭

۵۴ کہ میں ہی بادشاہی کا دبدبہ رکھتی تھی۔ اور بادشاہی تاج سر پر رکھتی تھی ٭

۵۵ (جب) آسمان نے میری مدد کی اور مدد نے موافقت تو میں نے دبدبے کی مدد سے عراق فتح کر لیا

۵۶ میں نے یہ خواہش کی تھی کہ کرمان کو فتح کروں یکایک قبر میں کیڑوں نے میرا سر کھا لیا

۵۵

بکن پنبهٔ غفلت از گوش هوش	که از مردگان پندت آید بگوش

گفتار در نکوکاری و بدکاری و انجام آں

نکوکار مردم نباشد بدش	نورزد کسے بد که نیک آیدش
شرانگیز مردم سوے شر رود	چو کژدم که در خانه کمتر رود
اگر نفع کس در نهاد تو نیست	چنیں جوهر و سنگ خارا یکیست
غلط گفتم اے یار شایسته خوے	که نفعست در آهن و سنگ و روے
چنیں آدمی مرده به ننگ را	که بر وے فضیلت بود سنگ را

۵۱ غفلت کی روئی ہوش کے کانوں میں سے نکال تاکہ مردوں سے نصیحت تیرے کان میں آئے

نیکی اور بدی اور اسکے انجام کے بیان میں گفتگو

۵۲ نیک آدمی کا بُرا نہیں ہوتا اور جو کوئی بدی کرتا ہے اسکو نیکی نہیں ملتی +

۵۳ شریر آدمی شرارت کی طرف جاتا ہے۔ بچھو کی طرح کروہ اپنے گھر میں بہت کم جاتا ہے

۵۴ اگر کسیکا نفع تیری ذات میں نہیں ایسا جوہر اور سخت پتھر یکساں ہے +

۵۵ اے مبارک خو یار میں نے تو غلطی کی کیونکہ لوہے اور پتھر اور کانسی میں تو نفع ہے

۵۶ ایسے آدمی کا شرم کے مارے مرنا اچھا ہے جسپر پتھر کو بھی بزرگی ہو +

نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است ۱ | کہ دد ز آدمی زادۂ بد بہ است
بہ است ۲ از دد انسان صاحب خرد | نہ انسان کہ در مردم افتد چو دد
چو انسان ۳ نداند بجز خورد و خواب | کدامش فضیلت بود بر دواب
سوار ۴ نگوں بخت بیراہ رو | پیادہ برو زود برفتن گرو
کسے ۵ دانۂ نیکمردی نکاشت | کز و خرمن کام دل برنداشت
نہ ہرگز ۶ شنیدیم در عمر خویش | کہ بدمرد را نیکی آید بہ پیش

حکایت سرہنگ مردم آزار

لہ ہر آدمی درندہ جانور سے اچھا نہیں بلکہ بُرے آدمی سے تو درندہ ہی اچھا ہے

ٹہ عقلمند آدمی تو درندہ جانور سے اچھا ہے وہ نہیں جو لوگوں میں درندوں کی طرح پڑے

سٹہ جب آدمی کھانے اور سونے کے سوا کچھ نہ جانے۔ تو اُسکو چوپایوں پر کونسی بزرگی ہے

کہ بدبخت بے راہ چلنے والے سوار سے تو چلنے میں پیدل سبقت لیجاتا ہے +

شہ ایسا کسی نے نیکمردی کا بیج نہ بویا کہ اُس سے دل کے مقصد کا کھلیان نہ اُٹھایا ہو

تہ ہم نے اپنی عمر میں کبھی نہیں سُنا کہ بدآدمی کو نیکی پیش آئی +

لوگوں کو تکلیف دینے والے سپاہی کی کہانی

گرانے بچاہے درافتادہ بود	کہ از ہول او شیر نر مادہ بود
بد اندیش مردم بجز بد ندید	بیفتاد و عاجز تر از خود ندید
ہمہ شب ز فریاد و زاری نخفت	یکے بر سرش کوفت سنگے و گفت
تو ہرگز رسیدی بفریاد کس	کہ میخواہی امروز فریادرس
ہمہ تخم نامردمی کاشتی	ببیں لاجرم بر کہ برداشتی
کہ بر جان ریشت نہد مرہمے	کہ دلہا ز ریشت بنالد ہمے
تو ما را ہمے چاہ کندی براہ	بسر لاجرم درفتادی بچاہ

۵۱ ایک بہادر کنوئیں میں گر پڑا تھا کہ جسکے خوف سے شیر نر بھی مادہ تھا +
۵۲ لوگوں کے برا چاہنے والے نے بدی کے سوا کچھ نہ دیکھا۔ کنوئیں میں گرا اور اپنے سے زیادہ عاجز کسیکو نہ دیکھا
۵۳ فریاد اور زاری سے ساری رات نہ سویا۔ ایک شخص نے اُسکے سر پر پتھر مار کر کہا
۵۴ کہ تو کبھی کسی کی فریاد کو پہنچا ہے۔ جو تو آج فریادرس کو پکار رہا ہے +
۵۵ تو نے تمام بیمروتی کے بیج بوئے ہیں۔ دیکھ کہ آخر کو تو نے کیا پھل اُٹھایا
۵۶ تیری زخمی جان پر کون مرہم لگائے۔ اسواسطے کہ سینکڑوں لوگ تیرے زخمی کئے ہوئے رو رہے ہیں
۵۷ تو ہمارے واسطے رستے میں کنواں کھودتا تھا۔ ناچار تو ہی سر کے بل کنوئیں میں گرا +

دو کس چہ کنند از پے خاص و عام
یکے نیک محضر دگر زشت نام

یکے تا کند تشنہ را تازہ حلق
دگر تا بگردن در افتند خلق

اگر بد کنی چشم نیکی مدار
کہ ہرگز نیارد گز انگور بار

نپندارم اے در خزاں کشتہ جو
کہ گندم ستانی بوقتِ درو

درختِ زقوم ار بجاں پروری
مپندار ہرگز کزو برخوری

رطب ناورد چوب خرزہرہ بار
چو تخم افگنی بر ہماں چشم دار

حکایت حجاج بن یوسف و مرد حق گوے

۱ دو آدمی خاص و عام کے واسطے کنواں کھودتے ہیں ایک تو نیک خصلت اور دوسرا بدذات

۲ ایک تو اسلیے کہ پیاسوں کے حلق کو تر کرے دوسرا اسواسطے کہ اسمیں لوگ گر پڑیں

۳ اگر تو بدی کرتا ہے تو نیکی کی امید نہ رکھ کیونکہ جھاؤ کے درخت میں کبھی انگور کا پھل نہیں لگتا

۴ اے خزاں کے موسم میں جو بونیوالے میں خیال نہیں کرتا کہ تو کاٹنے کے وقت گیہوں کاٹیگا

۵ اگر تو تھوہر کے درخت کو جان کی برابر پالے تو کبھی یہ خیال نہ کرنا کہ تو اس سے پھل کھائیگا

۶ کنیر کے درخت میں کھجور کا پھل نہیں لگتا۔ پس تو جس کا بیج بوتا ہے اسی کی امید رکھ

یوسف کے بیٹے حجاج اور سچ بولنے والے آدمی کی کہانی

حکایت[۱] کنند از یکے نیکمرد — کہ اکرام حجاج یوسف نکرد

بسودا[۲] چناں بروافتاند دست — کہ حجاج را دست حجت ببست

بسرہنگ[۳] دیواں نگہ کرد تیز — کہ نطعش بینداز و خونش بریز

چو حجت[۴] نماند جفا جوے را — بپیکار درہم کشند روے را

بخندید[۵] و بگریست مرد خداے — عجب داشت سنگین دل تیرہ راے

چو دیدش[۶] کہ خندید و دیگر گریست — بپرسید کین خندہ و گریہ چیست

بگفتا[۷] ہمے گریم از روزگار — کہ طفلان بیچارہ دارم چہار

۱ ایک نیکمرد کا ذکر کرتے ہیں کہ اُس نے یوسف کے بیٹے حجاج کی تعظیم نہ کی +

۲ دیوانے پن سے اُس پر ایسا خفا ہوا کہ حجاج کی حجت کا ہاتھ باندھ دیا

۳ بادشاہ نے کچہری کے جمعدار کی طرف تیز نگاہ کی (اور کہا) کہ اُسکے واسطے زیرانداز بچھا اور خون گرا

۴ جب ظالم کو دلیل نہیں رہتی تو لڑائی کے واسطے تیوری چڑھاتا ہے +

۵ وہ خدا کا مرد ہنسا اور پھر رویا۔ بے رحم و بے عقل تعجب میں ! +

۶ جب بادشاہ نے اُسکو دیکھا کہ وہ ہنسا اور پھر رویا تو پوچھا کہ یہ ہنسنا اور رونا کیسا ہے ؟

۷ اُسنے کہا کہ میں زمانہ کی گردش سے روتا ہوں اسواسطے کہ میں بیچارے چار بچے رکھتا ہوں

ہمے خندم از لطفِ یزدانِ پاک | کہ مظلوم رفتم نہ ظالم بخاک
یکے گفتش اے نامور شہریار | چہ خواہی ازین پیر ازو دست دار
کہ خلقے بدو ہیچ دارند پشت | روا نیست خلقے بیکبار کشت
بزرگی و عفو و کرم پیشہ کن | ز خردانِ اطفالش اندیشہ کن
مگر دشمنِ خاندانِ خودی | کہ بر خاندانہا پسندی بدی
مپندار دلہا بداغِ تو ریش | کہ روزِ پسین آیدت خیر پیش
نہ خفتست مظلوم آہش بترس | ز دودِ دلِ صبحگاہش بترس

۱ اور خدائے پاک کی مہربانی سے ہنستا ہوں اسلئے کہ مظلوم ہوکر خاک میں گیا ہوں نہ ظالم
۲ ایک شخص نے اُس سے کہا اے نامور بادشاہ تو اس بڈھے سے کیا لیتا ہے اس سے ہاتھ اُٹھا
۳ اسواسطے کہ ایک خلقت اُسیر پشت و پناہ رکھتی ہے اور ایک خلقت کو ایکدفعہ ہی ڈالنا بہتر نہیں
۴ بزرگی اور بخشش کا پیشہ اختیار کر۔ اور اُسکے چھوٹے چھوٹے لڑکوں کا بھی خیال کر
۵ شاید تو اپنے خاندان کا دشمن ہے جو اور خاندانوں پر بدی پسند کرتا ہے
۶ جب بہت دل تیرے داغ سے زخمی ہوں تو گمان مت کر کہ قیامت کو تیرے آگے بھلائی آئیگی
۷ مظلوم نہیں سویا اُسکی آہ سے ڈر اور اُسکے دل کے صبح کے وقت کی آہ کے دھوئیں سے ڈر

جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ ہوا و عاطفہ بترس فعل با فاعل ز دبار دودِ دلِ صبحگاہش بہر جار۔ مضاف و مضاف الیہ ملکر با صفات متوالی مجرور

نترسی کہ پاک اندرونے شبے	برآرد ز سوز جگر یاربے
نہ ابلیس بدکرد و نیکی ندید	بر پاک ناید ز تخم پلید
مدر پردۂ کس بہنگامِ جنگ	کہ باشد ترا نیز در پردہ ننگ
مزن بانگ بر شیر مردان درشت	چو با کودکاں بر نیائی بمشت
شنیدم کہ نشنید و خونش بریخت	ز فرمانِ داور کہ داند گریخت
بزرگے در آں فکرت آں شب بخفت	بخواب اندروں دید درویش گفت
دمے بیش بر من سیاست نراند	عقوبت بر او تا قیامت بماند

لہ تو نہیں ڈرتا کہ کوئی نیک دل کسی روز رات کو۔ جگر کی جلن سے یا رب نکالے (یعنی بد دعا کر سکے)

لہ کیا شیطان نے بُرا کیا نیکی دیکھی۔ ناپاک بیج میں پاک پھل نہیں لگتا +

لہ لڑائی کے وقت کسی کا پردہ نہ پھاڑ۔ کیونکہ تیرے پردے میں بھی شرم ہوگی

لہ بہادروں پر سخت آواز نہ مار۔ جب تو لڑکوں کے ساتھ مکے میں غالب نہیں آتا +

لہ میں نے سنا کہ بادشاہ نے کہنا نہ مانا اور اسکو قتل کر ڈالا۔ خدا کے حکم سے کون بھاگ سکتا ہے

لہ ایک بزرگ اس فکر میں اس رات سو یا۔ اُسنے خواب میں درویش کو دیکھا وہ بولا

لہ کہ اسنے مجھکو ایکدم سے زیادہ تکلیف نہ دی۔ اُس پر قیامت تک تکلیف رہی +

حکایت

یکے پند میداد فرزند را	نگہدار پند خردمند را
مکن جور بر خوردکاں اے پسر	کہ یکروز افتد بزرگی ز سر
نمے ترسی اے گرگِ ناقص خرد	کہ روزے پلنگیت برہم درد
بخردی درم زورِ سر پنجہ بود	دلِ زیر دستان ز من رنجہ بود
بخوردم یکے مشت زورآوران	دگر نبرم دست بر لاغراں

گفتار اندر نواختن رعیت رحمت بر افتادگاں

کہانی

۱ ایک شخص اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا۔ کہ عالم کی نصیحت کو یاد رکھ
۲ اے بیٹا غریبوں پر ظلم مت کر۔ کیونکہ ایکدن یہ بزرگی تیرے سر سے جاتی رہیگی
۳ اے بیوقوف بھیڑیے تو نہیں ڈرتا۔ کہ کسی دن کوئی تیندوا تجھے بھی پھاڑ ڈالیگا
۴ لڑکپن میں میرے پنجے میں بھی طاقت تھی۔ کمزوروں کا دل مجھ سے بھی دکھی تھا
۵ ایک دفعہ میں نے زور آوروں کا مکا کھایا۔ تو پھر کبھی کمزوروں پر زبردستی کی

رعیت کو نوازنے اور محتاجوں پر رحم کرنے کے بیان میں گفتگو

٦٣

الا تا بغفلت نخسپی که نوم	حرامست بر چشم سالار قوم
غم زیردستان بخور زینهار	بترس از زبردستی روزگار
نصیحت که خالی بود از غرض	چو داروی تلخست دفع مرض

حکایت هم درین معنی

یکی را حکایت کنند از ملوک	که بیماری رشته گردش چو دوک
چنانش در انداخت ضعف جسد	که میبرد بر زیردستان حسد
که شاه ارچه بر عرصه نام آورست	چو ضعف آید از بیدقی کمترست

۱ خبردار تو کبھی غفلت میں سونا - کیونکہ قوم کے سردار کی آنکھ پر نیند حرام ہے

۲ کمزوروں کا غم ضرور رکھا - اور زمانہ کی زبردستی سے ڈر +

۳ جو نصیحت غرض سے خالی ہوتی ہے وہ کڑوی دارو کی طرح بیماری کھونیوالی ہے

اسی بیان میں کہانی

۴ ایک بادشاہ کا ذکر کرتے ہیں کہ تاگے کی بیماری نے اسکو تکلے کی مانند کر دیا تھا

۵ بدن کی کمزوری نے اسکو ایسا عاجز کر دیا تھا کہ وہ ادنی لوگوں کی تندرستی پر حسد کرتا تھا

۶ کیونکہ اگرچہ بادشاہ شطرنج کے میدان میں نامور ہے لیکن جب اسکو ضعف آیا تو پیدل سے بھی کمتر ہے

ندیمی زمین ملک بوسه داد | که عمر خداوند جاوید باد
درین شهر مردی مبارک دم است | که در پارسایان چنوی کم است
نبردند پیشش مهمات کس | که مقصود حاصل نشد در نفس
نرفت است هرگز بر ناصواب | دل روشن و دعوتش مستجاب
بخوان تا بخواند دعایی برین | که رحمت بسازد آسمان بر زمین
بفرمود تا مهتران خدم | بخوانند پیر مبارک قدم
بگفتا دعایی کن ای هوشمند | که در رشته چون سوزنم پای بند

۱ ایک ہمنشین نے بادشاہ کی زمین چومی - کہ خدا کرے حضور ہمیشہ سلامت رہیں
۲ اس شہر میں ایک مبارک دم بزرگ ہے کہ درویشوں میں اُس جیسا کوئی نہیں +
۳ اُسکے پاس ایسی مہمّیں کوئی نہیں لیگیا کہ اُسیوقت اُنکا مطلب حاصل نہ ہوگیا ہو
۴ اُس سے کبھی برا کام سرزد نہیں ہوا - اُسکا دل روشن اور اُسکی دعا مقبول ہے +
۵ اُسکو بلا کہ وہ اُسپر کوئی دعا پڑھے - تاکہ آسمان سے زمین پر رحمت نازل ہو +
۶ بادشاہ نے فرمایا تو سپاہیوں نے مبارک قدم بڈھے کو بلایا +
۷ بادشاہ نے کہا اے عقلمند (میرے واسطے) دعا کر کہ میں رسّے کی بیماری میں ایسا پھنسا ہوا ہوں

شنید این سخن پیر خم کردہ پشت	بہ تندی برآورد بانگِ درشت
کہ حق مہربانست بر دادگر	ببخشا و بخشایش حق نگر
دعاے منت کے شود سودمند	اسیرانِ مظلوم در چاہ بند
تو ناکردہ بر خلق بخشایشے	کجا بینی از دولت آسایشے
ببایست عذر خطا خواستن	پس از شیخ صالح دعا خواستن
کجا دستگیرد دعاے ویت	دعاے ستمدیدگاں در پیت
شنید این سخن شہریار عجم	ز خشم و خجالت برآمد بہم

٥١ جب بڑے بوڑھے نے یہ بات سنی تو جھنجھلا کر ایک سخت آواز ماری ۔

٥٢ کہ خدا منصف پر مہربان ہے ۔ تو بخشش کر اور پھر خدا کی بخشش دیکھ ۔

٥٣ میری دعا تجھے کب فائدہ مند ہو ۔ جب مظلوم قیدی کنوئیں میں قید ہوں

٥٤ تو خلقت پر رحم کئے بغیر دولت سے کہاں آرام دیکھ سکتا ہے ۔

٥٥ پہلے خطا کا عذر کرنا چاہئے ۔ پھر شیخ صالح سے دعا کرانی چاہئے ۔

٥٦ اسکی دعا تیری مدد کہاں کرے ۔ جب مظلوموں کی بددعا تیرے پیچھے لگی ہو ۔

٥٧ فارس کے بادشاہ نے جب یہ بات سنی ۔ غصہ اور شرم کے سبب ناراض ہوا ۔

برنجید و بین با دل خویش گفت | چه رنجم حق است اینکه درویش گفت
بفرمود تا هر که در بند بود | بفرمانش آزاد کردند زود
جهاندیده بگزارد رکعت نماز | بداور برآورد دست نیاز
کہ اے بر فرازندهٔ آسمان | بجنگش گرفتی بصلحش بمان
ولی همچنان بر دعا داشت دست | که رنجور افتاده بر پای جست
تو گفتی ز شادی بخواهد پرید | چو طاؤس کو رشته بر پا ندید
بفرمود گنجینهٔ گوهرش | فشاندند در پای و زیر سرش

۱ رنجیدہ ہوا اور پھر اپنے دل میں کہا میں کیوں رنجیدہ ہوں یہ بات جو درویش نے کہی سچ ہے
۲ بادشاہ نے حکم دیا (کہ قیدیوں کو آزاد کردو) تو جو قید تھے اُسکے حکم سے جلد چھوڑ دیے
۳ جہاندیدہ درویش نے دو رکعت نماز کے بعد خدا کے سامنے دعا کا ہاتھ پھیلایا +
۴ (اور کہا) کہ اے آسمان کے بلند کرنے والے تو نے اسکو لڑائی کے سبب پکڑا اب اسکو صلح کے سبب چھوڑ دے
۵ ولی ابھی دعا مانگ ہی رہا تھا کہ پڑا ہوا بیمار تندرست ہوگیا +
۶ گویا خوشی سے مور کی طرح اُڑ جائیگا جب اُسنے اپنے پاؤں میں تاگا نہ دیکھا +
۷ بادشاہ نے فرمایا تو غلاموں نے موتیوں کے خزانے اسکے پاؤں میں ملے اور اسکے سر پر سے بھی نچھاور کیے

حق از بہر باطل نشاید نہفت	از انجملہ دامن بیفشاند و گفت
مرو بر سر رشتہ بار دگر	مبادا کہ دیگر کشند رشتہ سر
چو یکبار افتادی نگہدار پای	کہ تا بار دیگر نلغزد ز جای
ز سعدی شنو کین سخن راست است	نہ ہر بار افتادہ برخاست است

گفتار در بیوفائی ملک و نعمت دنیا کہ بقا ندارد

جہان ای پسر ملک جاوید نیست	ز دنیا وفاداری امید نیست
نہ بر باد رفتے سحرگاہ و شام	سریر سلیمان علیہ السلام

١ جھوٹ کے واسطے سچ نہ چھپانا چاہیئے۔ اسنے سب سے دامن جھاڑ کر کہا +

٢ پھر بار دیگر ہو کر نہ چلنا (یعنی خلقت کو نہ ستانا) ایسا نہو کہ پھر ناروا ظاہر ہو جائے +

٣ جب ایک دفعہ گر پڑا پھر اپنے پاؤں کو سنبھال تاکہ تیرا پاؤں دوبارہ جگہ سے نہ پھسلے

٤ سعدی سے سن کہ یہ بات سچ ہے - ہر بار گرا ہوا ہر دفعہ نہیں اٹھتا +

دنیا کے ملک و دولت کی بیوفائی کے بیان میں جسے بقا نہیں گفتگو

٥ اے لڑکے یہ جہان ہمیشہ کو رہنے کا ملک نہیں ٦ اور دنیا سے وفاداری کی امید نہیں ہے

٧ کیا صبح اور شام سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا پر نہیں چلتا تھا +

باخر ندیدی که بر باد رفت / خنک آنکه با دانش و داد رفت

کسے زین میان گوی دولت ربود / که در بند آسایش خلق بود

بکار آمد آنها که برداشتند / نه گرد آوریدند و بگذاشتند

حکایت در تغیر روزگار و انتقال دولت

شنیدم که در مصر میر اجل / سپه تاخت بر روزگارش اجل

جمالش برفت از رخ دلفروز / چو خور زرد شد بس نماند ز روز

گزیدند فرزانگان دست فوت / که در طب ندیدند دارو ے موت

سلہ آخر تونے دیکھا نہیں کہ برباد ہوگیا۔ آرام سے وہ شخص ہے جو عقل و انصاف ساتھ لیگیا

سلہ یہاں سے تو وہ شخص دولت کی گیند لیگیا جو خلقت کے آرام کی فکر میں رہا +

سلہ وہ چیزیں کام آئیں جو اپنے ساتھ لیگیا - نہ وہ جو جمع کیں اور چھوڑ کر مرگئے

زمانے کے بدلنے اور دولت کے جاتے رہنے کی بابت کہانی

سلہ میں نے سنا کہ مصر میں ایک بڑا امیر تھا۔ موت نے اپنی فوج اسکے زمانے پر دوڑائی

سلہ اسکے دلفروز چہرے سے جمال جاتا رہا کیونکہ جب سورج زرد ہوجاتا ہے تو پہر دن نہیں رہتا

سلہ طبیب افسوس کرنے لگے - کیونکہ طب میں موت کا علاج نہ ملا +

همه تخت و ملکے پذیرد زوال | بجز ملک فرماندهٔ لایزال
چو نزدیک شد روز عمرش بشب | شنیدم که میگفت در زیر لب
که در مصر چون من عزیزے نبود | چو حاصل همین بود چیزے نبود
جهاں گرد کردم نخوردم برش | برفتم چو بیچارگاں از سرش
پسندیده رایے که بخشید و خورد | جهاں از پے خویشتن گرد کرد
دراں کوش تا با تو ماند مقیم | که هرچه از تو آید دریغست و بیم
کند خواجه بر بستر جاں گداز | یکے دست کوتاه دیگر دراز

لہ تمام تخت اور ملک زوال قبول کرتے ہیں۔ ہمیشہ رہنیوالے حاکم (یعنی خدا) کے ملک کے سوا
لہ جب اسکی عمر کا دن رات کے نزدیک ہوا (یعنے مرنے لگا) تو میں نے سنا کہ وہ (آہستہ آہستہ) ہونٹوں میں کہتا تھا
کہ کہ مصر میں مجھ سا کوئی وزیر نہ تھا۔ جب انجام یہی تھا تو کچھ بھی نہیں تھا +
کہ میں نے جہان کی دولت جمع کی اور اسکا پھل نہ کھایا اور بیچاروں کی طرح اُسکے سر سے گزر گیا
شہ جس پسندیدہ عقل نے (اوروں کو) بانٹا اور (آپ) کھایا۔ اُسنے جہان کی دولت اپنے لئے جمع کی
لہ اسمیں کوشش کر کہ تیرے ساتھ ہمیشہ کو قایم رہے۔ کیونکہ جو کچھ تجھسے رہجائیگا اُس سے افسوس و حسرت آئیگا
شہ امیر آدمی (جان کنی کے وقت) جانگداز بستر پر ایک ہاتھ سکیڑتا اور دوسرے کو پھیلاتا ہے

در آندم ترا مینماید بدست | که دهشت زبانش بگفتن ببست
که دستے بجود و کرم کن دراز | دگر دست کوته کن از ظلم و آز
کنونت که دستست خارے بکن | دگر کے بر آری تو دست از کفن
بتابد بسے ماه و پروین و هور | که سر بر نداری ز بالین گور

حکایت قزل ارسلان با دانشمند

قزل ارسلان قلعهٔ سخت داشت | که گردن بالوند بر میفراشت
نه اندیشه از کس نه حاجت بهیچ | چو زلف عروسان رهش پیچ پیچ

۱ اسوقت تجھے ہاتھ سے بتلاتا ہے کہ دہشت نے اُسکی زبان بولنے سے بند کر دی
۲ کہ ایک ہاتھ تو سخاوت اور بخشش کے واسطے بڑھا۔ دوسرا ظلم اور حرص سے کوتاہ کر
۳ اب جو تجھ کو قدرت ہے تو کسی کام کا کانٹا نکال۔ پھر تو کفن سے کیونکر ہاتھ نکال سکیگا
۴ چاند اور ستارا اور سورج بہت مدت تک چمکینگے اور تو قبر کے سرہانے سے سر نہیں اُٹھائیگا

قزل ارسلان سے دانشمند کی کہانی

۵ قزل ارسلان ایک مضبوط قلعہ رکھتا تھا جو الوند کی برابری کرتا تھا +
۶ کسیکا اندیشہ اور نہ کسی چیز کی ضرورت۔ معشوقوں کی زلفوں کی طرح اُسکا رستہ پیچ در پیچ تھا

چنان نادر افتاد در روضۂ — که در لاجوردی طبق بیضۂ

شنیدم کہ مردے مبارک حضور — بنزدیک شاہ آمد از راہ دور

حقایق شناسے جہاندیدۂ — ہنرمند آفاق گردیدۂ

بزرگے زبان آورے کاردان — حکیمے سخنگوئے بسیاردان

قزل گفت چندیں کہ گردیدۂ — چنیں جائے محکم کجا دیدۂ

بخندید کیں قلعہ خرم است — ولیکن نپندارمش محکم است

نہ پیش از تو گردنکشاں داشتند — دمے چند بودند و بگذاشتند

۱ باغ میں ایسا خوبصورت بنا ہوا تھا۔ جیسے سبز طباق میں انڈا (دھرا ہوتا ہے)

۲ میں نے سنا کہ ایک مبارک حضور مرد۔ بادشاہ کے پاس دور کے رستے سے آیا +

۳ حقیقتوں کا پہچاننے والا جہان کے نیک بد کو دیکھے ہوئے ہنر والا جہان کی سیر کئے ہوئے

۴ بزرگ اور شاعر اور کام جاننے والا۔ بات کہنے والا اور بہت جاننے والا حکیم +

۵ قزل نے کہا تو جہان میں اتنا پھرا ہے۔ ایسا مضبوط قلعہ بھی کہیں دیکھا ہے +

۶ درویش نے ہنس کر کہا کہ یہ قلعہ بہت اچھا ہے۔ لیکن میں اسکو مضبوط نہیں سمجھتا

۷ کیا تجھ سے پہلے اور بادشاہ اس پر قابض نہیں تھے۔ وہ بھی چند روز رہے اور چھوڑ گئے

نہ بعد از تو شاہان دیگر برند	درخت اُمید ترا بر خورند
ز دورانِ ملکِ پدر یاد کن	دل از بندِ اندیشہ آزاد کن
چنان روزگارش بکنجے نشاند	کہ بر یک پشیزش تصرف نماند
چو نومید ماند از ہمہ چیز و کس	اُمیدش بفضلِ خدا ماند و بس
برِ مردِ ہشیار دنیا خس است	کہ ہر مدتے جائے دیگر کس است

حکایت

چنین گفت شوریدۂ در عجم	بکسریٰ کہ اے وارثِ ملکِ جم

۵۱ کیا تیرے بعد اور بادشاہ نہ لینگے۔ تیری اُمید کے درخت کا پھل کھائینگے +

۵۲ (اپنے) باپ کے بادشاہی زمانہ کو یاد کر (اور طولِ امل کے) فکر کی قید سے دل کو آزاد کر

۵۳ زمانہ نے اُسکو ایک کونہ میں ایسا بٹھلایا ہے کہ دمڑی پر اُسکا قبضہ نہیں رہا +

۵۴ جب وہ سب چیزوں اور آدمیوں سے نا اُمید ہوگیا۔ تو اُسکے اُمید فقط خدا ہی کے فضل پر رہگئی

۵۵ ہشیار آدمی کے نزدیک دنیا ہیچ ہے کیونکہ ہر زمانے میں نئے آدمی کی جگہ ہے +

کہانی

۵۶ فارس کے ملک میں ایک دیوانہ نے نوشیرواں سے کہا کہ اے جمشید کے ملک کے وارث!

اگر ملک بر جم بماندے و بخت	ترا کے میسر شدے تاج و تخت
اگر گنج قارون بدست آوری	نماند مگر آنچہ بخشی بری

حکایت

چو الپ ارسلان جان بجان بخش داد	پسر تاج شاہی بسر بر نہاد
بتربت سپردندش از تاجگاہ	نہ جائے نشستن بد آماجگاہ
چنیں گفت دیوانہ ہوشیار	چو دیدش پسر روز دیگر سوار
زہے ملک و دوران سر در نشیب	پدر رفتہ و پائے پسر در رکیب

لہ اگر یہ بادشاہی اور نصیبہ جمشید ہی کے ساتھ رہتا - تو یہ تاج اور تخت تجھے کب میسر ہوتا
کہ اگر تو قارون کا خزانہ بھی حاصل کرلے - تو وہ تیرے پاس قایم نہ رہیگا لیکن جو کچھ تو

کہانی

سہ جب الپ ارسلان نے خدا کو جان دی (تو مر گئے) بیٹے نے بادشاہی کا تاج سر پر رکھا +
کہ اسکو تختگاہ سے قبر میں دفن کیا (کہ قبر) بیٹھنے اور آرام کی جگہ نہیں ہے +
شہ ایک ہوشیار دیوانے نے ایسا کہا جب بیٹے سر کے دن اسکا بیٹا تخت پر بیٹھا تھا
شہ نیچائی میں سر رکھنے والے زمانے کا عجب ملک ہے - باپ مرا اور بیٹے کا پاؤں رکاب میں ہے +



چنین است گردیدن روزگار	سبک سیر بدعہد ناپایدار
چو دیرینہ روزی سر آورد عہد	جوان دولتی سر بر آورد مہد
منہ بر جہان دل کہ بیگانہ ایست	چو مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست
نکوئی کن امسال چون دہ تراست	کہ سال دگر دیگری دہ خداست

حکایت بادشاہ ظالم کہ خر را بسخرہ میگرفت

شنیدم کہ از بادشاہان غور	یکی بادشہ خر گرفتی بزور
خران زیر بار گران بی علف	بروزی دو مسکین شدندی تلف

۵۱ زمانے کی گردش ایسی - تیز رفتار اور بدعہد اور ناپائدار ہے +
۵۲ کہ جب کوئی پرانا اپنا عہد پورا کر چکتا ہے - تو ایک جوان دولت پالنے سے سر نکالتا ہے
۵۳ اس جہان پر دل مت لگا کیونکہ یہ بیگانہ ہے - ڈوم کی طرح کہ ہر روز نئے گھر میں ہے
۵۴ امسال نیکی کر جب گاؤں تیرا ہے - کیونکہ دوسرے برس کوئی شخص گاؤں کا مالک ہوگا
ظالم بادشاہ کی حکایت جو گدھوں کو بیگار میں پکڑا کرتا تھا +
۵۵ میں نے سنا کہ غور کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ غریبوں کے گدھے زبردستی پکڑ لیتا تھا
۵۶ گدھے بھاری بوجھ کے نیچے بغیر گھاس کے چند روز میں ہلاک ہو جاتے تھے

۵۱ چو منعم کند سفله را روزگار — نهد بر دل تنگ درویش بار

۵۲ چو بام بلندش بود خود پرست — کند بول و خاشاک بر بام پست

۵۳ شنیدم که یارے بعزم شکار — برون رفت بیدادگر شهریار

۵۴ تگاور بدنبال صیدے براند — شبش در گرفت از حشم دور ماند

۵۵ به تنها ندانست روے و رہے — بینداخت ناکام شب در دہے

۵۶ خرے دید پوینده کارگر — توانا و زور و باربر

۵۷ یکے مرد کرد استخوانے بدست — چنان میزدش کاستخوان می شکست

۵۱ جب زمانہ کمینہ کو مالدار بنا دیتا ہے تو وہ مفلس کے دکھیا دل پر بوجھ رکھتا ہے

۵۲ جب مغرور کی چھت بلند ہوتی ہے تو نیچے چھت کے کوٹھوں پر پیشاب اور کوڑا ڈالتا ہے

۵۳ میں نے سُنا کہ ایک دفعہ شکار کے ارادہ سے ظالم بادشاہ باہر گیا +

۵۴ (اور) ایک شکار کے پیچھے گھوڑا دوڑایا اور اسکو رات ہوگئی اور وہ لشکر سے دور رہا

۵۵ وہ اکیلا رستہ نہ پہچان سکا ۔ ناچار رات کو ایک گاؤں میں آ پڑا +

۵۶ (وہاں) گدھے ایک دوڑنیوالا اور کام کرنیوالا ۔ زور آور اور بوجھ اٹھانیوالا گدھا دیکھا

۵۷ ایک دیہاتی آدمی استخوان ہاتھ میں لئے ہوئے اسکو ایسا مارتا تھا کہ اسکی ہڈیاں ٹوٹتی تھیں

۱ شہنشہ برآشفت و گفت ای جہول	ز حد رفت جور تو ای بے زبان
۲ چو زور آوری خودنمائی مکن	بر افتادہ زور آزمائی مکن
۳ پسندش نیامد فرو مایہ قول	یکی بانگ بر پادشہ زد دہول
۴ کہ بیہودہ نگرفتم این کار پیش	برو چون ندانی بس کار خویش
۵ بسا کس کہ پیش تو معذور نیست	چو وابینی از مصلحت دور نیست
۶ ملک را درشت آمد از وی خطاب	بگفتا بگو تا چہ دانی صواب
۷ کہ پندارم از عقل بیگانۂ	نہ مستی ہمانا کہ دیوانۂ

۱ بادشاہ نے خفا ہو کر کہا اے جوان اس بے زبان پر تیرا ظلم حد سے گزر گیا
۲ جب تو زور آور ہے تو شیخی مت کر - عاجز پر زور آزمائی مت کر +
۳ اس کو کمینی بات پسند نہ آئی - بادشاہ پر خفگی سے ایک آواز ماری +
۴ کہ میں نے یہ کام بیہودہ نہیں اختیار کیا - جب تو نہیں جانتا ہے تو جا اپنا کام کر
۵ بہت سے آدمی جو تیرے نزدیک معذور نہیں جب تو اچھی طرح دیکھے تو ان کا کام مصلحت سے خالی نہیں ہے
۶ بادشاہ کو اس کا کہنا برا معلوم ہوا - کہا کہ تو اس میں کیا بھلائی سمجھتا ہے بتلا +
۷ کیونکہ میں تجھ کو جانتا ہوں کہ تو عقل سے خالی ہے مست نہیں بلکہ بیشک دیوانہ ہے

بخندید کاے ترکِ ناداں خموش — مگر حالِ خضرت نیاید بگوش
نہ دیوانہ خواند کسے را نہ مست — چرا کشتی ناتواناں شکست
جہانجوے گفت اے ستمگارہ مرد — چہ دانی کہ خضر آں برائے چہ کرد
دراں بحر مرد جفا پیشہ بود — کہ دلہا ازو بحر اندیشہ بود
جزائر ز گرداب او پُر خروش — جہانے ز دستش چو دریا بجوش
پس آں راز بہرِ مصالح شکست — کہ سالارِ ظالم نگیرد بدست
شکستہ متاعے کہ در حرزِ تست — ازاں بہ کہ در دستِ دشمن درست

۱ گنوار نے ہنسکر کہا کہ اے ناداں ترک چپ رہ۔ شاید خضر کا حال تہیں سمجھنا +
۲ نہ کوئی اُسکو دیوانہ کہتا ہے اور نہ مست۔ اُس نے غریبوں کی کشتی کیوں توڑ ڈالی تھی +
۳ بادشاہ نے کہا اے ظالم آدمی۔ تو کیا جانے کہ خضر نے وہ کام کیوں کیا تہا +
۴ اُس سمندر میں ایک ظالم بادشاہ تہا۔ کہ سب لوگ اُسکے ظلم سے خوفناک تھے
۵ تمام ٹاپو اُسکے ظلم سے شور کرتے تہے۔ ایک جہان اُسکے ہاتھ سے دریا کی طرح جوش میں تھا
۶ پس اُسکو اس مصلحت کے واسطے توڑا تھا۔ کہ ظالم بادشاہ چھین نہ لیجاسے +
۷ جو ٹوٹی ہوئی چیز کہ تیرے قبضے میں ہے۔ اُس سے بہتر ہے کہ دشمن کے ہاتھ میں درست ہو

بجز جار مصدر بمعنی کاف بیانیہ کیر فعل ظالم موصوف وصفت ملکر فاعل ہوا آنرا مفعول محذوف

۷۹

بخندید دہقانِ روشن ضمیر[1]	کہ پس حق بدست من است اے امیر
نہ از جہل من بشکنم پائے خر[2]	کہ از جورِ سلطانِ بیدادگر
خر ایں جایگہ لنگ و تیمار کش[3]	ازاں بہ کہ پیشِ ملک بارکش
تو آنرا نکوئی کہ کشتی گرفت[4]	کہ چوں تا ابد نامِ زشتی گرفت
تفو بر چنیاں ملک و دولت کہ راند[5]	کہ شنعت برو تا قیامت بماند
ستمگر جفا بر تنِ خویش کرد[6]	نہ بر زیر دستانِ درویش کرد
کہ فردا درآں محفل نام و ننگ[7]	بگیرد گریبانِ ریشش بچنگ

[1] روشندل گنوار نے ہنسکر کہا۔ کہ اے امیر جب تو حق میری طرف ہے +

[2] میں گدھے کے پاؤں جہالت سے نہیں توڑتا۔ بلکہ ظالم بادشاہ کے ظلم کے سبب سے

[3] گدھا یہاں لنگڑا اور تکلیف اٹھانیوالا۔ اس سے اچھا ہے کہ بادشاہ کے ہاں بوجھ اٹھانیوالا ہو

[4] تو اسکو فقط یہی مت کہہ کہ اسنے کشتی پکڑ لی۔ بلکہ یہ کہ اسنے کس طرح ہمیشہ کیلئے بدنامی حاصل کی

[5] ایسی بادشاہی پر تھوک ہے جیسے اس نے کی۔ کیونکہ اُس پر قیامت تک بدگوئی رہی

[6] ظالم نے ظلم اپنے اوپر کیا۔ بیچارے محتاج زیر دستوں پر نہیں کیا +

[7] کیونکہ کل کو اُس قیامت کی کچھ خبر نہیں ۔۔۔ وہ بیچارہ غریب مظلوم اُسکی داڑھی ور

نهد بار او زار بر گردنش | نیارد سر از عار بر کردنش
گرفتم که خر بارش اکنون کشد | دران وزن بار خران چون کشد
گر انصاف پرسی بد اختر کسست | که در راحتش رنج دیگر کسست
همین پنج روزش تنعم بود | که شادیش در رنج مردم بود
اگر بر نخیزد دیہ آں مرده دل | که خسپند ازو مردم آزرده دل
شه این جمله بشنید و چیزی نگفت | به بست اسپ و سر بر نمد زین نخفت
همه شب ز بیداری اختر شمرد | ز سودا و اندیشه خوابش نبرد

۱ اور گناہوں کا بوجھ اُسکی گردن پر لادیگا - اُسوقت وہ ظالم شرم سے سر نہیں اُٹھا سکیگا
۲ میں نے مانا کہ گدہا ابتو اُسکا بوجھ اُٹھاتا ہے - قیامت میں وہ گدہوں کا بوجھ کسطرح اُٹھائیگا
۳ اُسکے عیش و عشرت کے یہی پانچ دن ہیں جس کا آرام لوگوں کی تکلیف میں ہو +
۴ اگر تو انصاف سے پوچھتا ہے تو وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جسکے آرام میں اور لوگوں کو تکلیف ہو
۵ اگر وہ مردہ دل نہ اُٹھے تو بہتر ہے جس سے لوگ آزردہ دل سوتے ہوں +
۶ بادشاہ نے یہ سب باتیں سُنیں اور کچھ نہ کہا - گھوڑا باندھا اور خوگیر پر سر رکھکر سو گیا
۷ ساری رات جاگتے جاگتے ستارے گنے فکر اور سوچ کے سبب سے نیند نہ آئی +

چو آواز مرغ سحر گوش کرد — پریشانی شب فراموش کرد

سواراں ہمہ شب یزک تاختند — سحرگہ پے اسپ بشناختند

دراں عرصہ بر اسپ دیدند شاہ — پیادہ دویدند یکسر سپاہ

بخدمت نہادند سر بر زمیں — چو دریا شد از موج لشکر زمیں

بزرگاں نشستند و خواں خواستند — بخوردند و مجلس بیاراستند

چو شور طرب در نہاد آمدش — ز دہقان و گنجینہ یاد آمدش

بفرمود جستند و بستند سخت — بخواری فگندند در پای تخت

٥١ جب اُس نے صبح کے مرغ کی آواز سنی تو رات کی پریشانی بھول گیا +

٥٢ سواروں نے ساری رات بگٹٹ دوڑ لگائے۔ صبح کو گھوڑے کے قدم پہچانے

٥٣ اُس میدان میں بادشاہ کو گھوڑے پر دیکھا۔ تو ساری فوج پیدل ہو کر دوڑی

٥٤ سب نے خدمت کی زمین پر سر رکھ دیا۔ اُس وقت میں لشکر کی موج دریا کی مثال ہو گئی

٥٥ امیر لوگ بیٹھے اور دسترخوان منگایا۔ کھانا کھایا اور محفل آراستہ کی +

٥٦ جب اُسے خوشی کا شور سنائی دیا تو اُسے کل والا کسان یاد آیا +

٥٧ حکم دیا تو سپاہیوں نے اُسے تلاش کیا اور سخت باندھ کر خواری سے تخت کے نیچے ڈال دیا

سیہ دل برآہیخت شمشیر تیز ۔ ندانست بیچارہ روی گریز

شمرد آندم از زندگی آخرش ۔ بگفت آنچہ گردید در خاطرش

نہ بینی کہ چون کارد بر سر بود ۔ قلم را زبانش روان تر بود

چو دانست کز خصم نتوان گریخت ۔ بہ بیباکی و تیر و ترکش بریخت

سر ناامیدی برآورد و گفت ۔ شب گور در دہ محالست خفت

ز نامہربانی کہ در دور تست ۔ ہمہ عالم آوارۂ جور تست

نہ من کردم از دست جورت نفیر ۔ کہ خلقی ز خلقی یکی کشتہ گیر

لہ سیہ دل جلاد نے تیز تلوار کھینچی اس بیچارے نے بھاگنے کا کوئی راستہ نہ جانا

لہ وہ دم اپنی زندگی کا آخری خیال کیا۔ اسلئے جو اسکے دلمیں آیا سو کہا

لہ تو نہیں دیکھتا کہ جب قلم کے سر پر چھری ہوتی ہے اسکی زبان زیادہ تیز بن جاتی ہے

لہ جب سمجھا کہ دشمن سے بھاگ نہیں سکتا تو بے دھڑک تیر اور ترکش پھینکے (یعنی جو دلمیں آیا سو کہا)

لہ زندگی سے ناامید ہوکر سر اٹھایا اور کہا (جبکہ اسکے دلمیں یہ بات تھی) کہ موت کی رات کو گاؤں میں سونا ممکن نہیں

لہ اس ظلم سے جو تیرے زمانہ میں ہے سارا جہان تیرے ظلم کا خراب کیا ہوا ہے +

لہ تیرے ظلم کے ہاتھ سے فقط میں نے ہی فریاد نہیں کی بلکہ ایک خلقت نے (کی) خلقت میں سے ایک کو مار ڈال

عجب گر منت بر آن مرد رشت | بکُشش گر توانی همه خلق گشت
وگر سخت آید نکوهش ز من | بانصاف بیخ نکوهش بکن
ترا چاره از ظلم برگشتن است | نه بیچاره بیگنه کشتن است
چو بیداد کردی توقع مدار | که نامت به نیکی بود در دیار
ندانم که چون خسپدت دیدگان | نه خفته ز دستت ستمدیدگان
بدان کی ستوده شود پادشاه | که خلقش ستایند در بارگاه
چه سود آفرین بر سر انجمن | پس چرخه نفرین کنان پیرزن

۱ تعجب ہے کہ میری بات سے تیرے لیے رنج پیدا ہوا۔ اگر تو مار سکتا ہے تو ساری خلقت کو مار ڈال
۲ اور اگر میرا ملامت کرنا تجھے برا معلوم ہوا تو انصاف سے بدی کی جڑ نکال ڈال +
۳ تیرا علاج ظلم سے ہٹ جانا ہے۔ بیچارے بیگناہ کا مار ڈالنا نہیں +
۴ جب تو نے ظلم کیا تو تو یہ امید نہ رکھ کہ تیرا نام نیکی سے ملکوں میں مشہور ہوگا +
۵ میں نہیں جانتا کہ تجھے نیند کس طرح آتی ہے جبکہ تیرے ظلم سے بیچارے مظلوم نہیں سوتے
۶ بادشاہ اس بات سے کب ممدوح ہوتا ہے کہ لوگ اُسے دربار میں سراہیں +
۷ دربار میں تعریف ہونے سے کیا فائدہ۔ جبکہ چرخے کے پیچھے بڑھیا برا کہتی ہو

گرفت این سخن شاہِ ظالم بگوش	ز مستی غفلت آمد بہوش
در آن دہ کہ طالع نمودش بہی	دہی را ببخشید فرماندہی
بیاموزی از عالمان عقل و خوے	نہ چندانکہ از جاہلِ عیب جوے
ز دشمن شنو سیرت خود کہ دوست	ہر آنچہ از تو آید بچشمش نکوست
ستایش سرایان نہ یارِ تو اند	ملامت کنان دوستدارِ تو اند
ترشروے بہتر کند سرزنش	کہ یارانِ خوش طبع شیرین منش
ازین بہ نصیحت نگوید کست	دگر عاقلی یک اشارت بسست

۱ ظالم بادشاہ نے جو یہ بات سنی - تو غفلت کی مستی سے ہوش میں آیا
۲ جس گانو میں کہ اُسکے نصیبے نے مدد کی - اُس گانو کی حکومت اُس نے میندار کو دیدی
۳ تو عالموں سے عقل اور خوبی سیکھیگا - پر نہ اتنی جتنی عیب جوی جاہل سے
۴ اپنی خصلت دشمن سے سُن کیونکہ جو کچھ تیرے سے سرزد ہوتا ہے دوست کی آنکھ میں اچھا معلوم ہوتا ہے
۵ تعریف کرنیوالے تیرے یار نہیں - بلکہ ملامت کرنیوالے تیرے دوست ہیں +
۶ ترشرو آدمی خوش طبع اور خوشخو یاروں سے اچھی ملامت کرتا ہے +
۷ اِس سے اچھی نصیحت تجھکو کوئی نہ کریگا - اگر تو عقلمند ہے تو تجھکو ایک ہی اشارہ کافی ہے

حکایت درویش صادق با بادشاہ بیدادگر

شنیدم کہ از نیکمردے فقیر	دل آزردہ شد بادشاہے کبیر
مگر بر زبانش حقے رفتہ بود	زگردنکشی بروے آشفتہ بود
بزندان فرستادش از بارگاہ	کہ زور آزمایست بازوے شاہ
ز یاران یکے گفتش اندر نہفت	مصالح نبود این سخن گفت گفت
رسانیدن امر حق طاعت است	ز زندان نترسم کہ یک ساعت است
ہماندم کہ در خفیہ این راز رفت	حکایت بگوش ملک باز رفت

ظالم بادشاہ کے ساتھ سچے درویش کی حکایت

۵۱ میں نے سنا ایک نیک مرد فقیر سے - ایک بڑا بادشاہ دل آزردہ ہوا +
۵۲ شاید اسکی زبان سے کوئی سچی بات نکلی تھی وہ تکبر کے سبب سے اُس پر خفا ہو گیا تھا
۵۳ دربار سے قیدخانہ میں بھیجدیا - اسلئے کہ بادشاہ کا بازو زبردست ہے
۵۴ ایک دوست نے اُس سے پوشیدہ کہا - کہ یہ بات کہنی مصلحت نہ تھی - فقیر نے جواب دیا
۵۵ خدا کے حکم کا پہنچانا بندگی ہے - میں قیدخانے سے ہرگز نہیں ڈرتا کیونکہ گھڑی بھر کا ہے
۵۶ جس وقت یہ بھید پوشیدہ کہا گیا - اُسوقت بادشاہ کے کان تک یہ بات پہنچی +

بخندید کوطن بیہودہ برد — نداند کہ خواہد درین حبس مرد

غلامے بدرویش برد این پیام — بگفتا بخسرو بگوای غلام

کہ دنیا ہمیں ساعتے بیش نیست — غم و خرمی پیش درویش نیست

نہ گر دستگیری کنی خرمم + — نہ گر سر بری بر دل آید غمم

ترا گر سپاہ ہست فرمان و گنج — مرا گر عیال ہست حرمان و رنج

بدروازۂ مرگ چون در شویم — بیک ہفتہ باہم برابر شویم

منہ دل برین دولت پنجروز — تن خویشتن با آتش مسوز

۱ (بادشاہ) ہنسا (اور کہا) کہ اُسنے بیہودہ گمان کیا ہے کیا وہ نہیں جانتا کہ اسی قید میں مرجائیگا
۲ ایک غلام فقیر کے پاس یہ پیغام لیگیا (فقیر نے) کہا اے غلام تو بادشاہ سے کہہ
۳ کہ یہ دنیا بھی ایک گھڑی بھر سے زیادہ نہیں ہے درویشوں کے نزدیک غم اور خوشی یکساں ہے
۴ اگر تو میری مدد کرے تو میں خوش نہوں اور اگر سر کاٹ ڈالے تو میرے دل میں غم نہ آئے
۵ اگر تیرے پاس سپاہ اور حکومت اور خزانہ اور میرے پاس کنبہ اور بدنصیبی اور تکلیف ہے
۶ جب ہم تم دونو موت کے دروازے پر پہنچینگے تو ایک ہفتے میں برابر ہوجائینگے +
۷ اِس چند روز کی دولت پر جی نہ لگا اور اپنے جسم کو دوزخ کی آگ میں مت جلا

نہ[1] پیش از تو بیش از تو اندوختند | بہ بیداد کردن جہان سوختند
چنان[2] زی کہ ذکرت بہ تحسین کنند | چو مردی نہ بر گور نفرین کنند
نباید[3] بہ رسم بد آئین نہاد | کہ گویند لعنت بر آن کین نہاد
وگر[4] بر سر آید خداوند زور | نہ زیرش کند عاقبت خاک گور
بفرمود[5] دلتنگ و از جفا | کہ بیرون کنندش زبان از قفا
چنین[6] گفت مرد حقایق شناس | ازین ہم کہ گفتی ندارم ہراس
من[7] از بے زبانی ندارم غمے | کہ دانم کہ ناگفتہ داند ہمے

۱ کیا اور روں نے تجھ سے پہلے تیر سے زیادہ دولت جمع نہیں کی اور ظلم کرکے جہان کو برباد کیا
۲ ایسا جی کہ تیرا ذکر تعریف کے ساتھ کریں ایسا جب تو مرے تو تیری قبر پر لعنت کریں
۳ بری رسم کا قانون جاری کرنا چاہیے کیونکہ لوگ کہینگے کہ اس شخص پر لعنت ہو جس نے
۴ اور اگر کوئی زور آور غالب ہوتا ہے کیا آخر اسکو قبر کی مٹی زیر نہیں کرتی +
۵ اس بے رحم نے ظلم سے فرمایا کہ اسکی زبان گدی کے پیچھے سے نکال لیں +
۶ اس حقیقتوں کے پہچاننے والے مرد نے یہ کہا کہ اس بات سے بھی جو تو نے کہی ہے میں نہیں ڈرتا
۷ میں بے زبانی کا بھی کچھ غم نہیں کہتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ بلا کہے بھی جانتا ہے

اگر بینوائی برم ور ستم	گرم عاقبت خیر باشد چہ غم
عروسی بود نوبت ماتمت	گرت نیک روزی بود خاتمت

حکایت زور آزمائے تنگ دست

یکے مشت زن بخت و روزی نداشت	نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت
ز جور شکم گل کشیدی بہ پشت	کہ روزی محالست خوردن بمشت
مدام از پریشانی روزگار	دلش محنت آلود و تن سوگوار
گہش جنگ با عالم خیرہ کش	گہ از بخت شوریدہ رویش ترش

۵۱ اگر میں فقر و فاقہ یا ظلم اٹھاؤں تو اگر میری عاقبت بخیر ہو جائے تو کیا غم ہے
۵۲ تیرے ماتم کی نوبت شادی ہو جائے - اگر تجھے نیک خاتمہ نصیب ہو +

مفلس پہلوان کی حکایت

۵۳ ایک پہلوان روزی کا نصیبہ نہیں رکھتا تھا - نہ اسکے پاس شام کا سامان موجود تھا نہ صبح کا
۵۴ پیٹ کے ظلم سے پیٹھ پر مٹی ڈھویا کرتا تھا کیونکہ مکے سے روزی کھانی ناممکن ہے
۵۵ زمانہ کی پریشانی سے ہمیشہ اسکا دل رنجیدہ اور تن غمگین رہتا تھا +
۵۶ کبھی بیگناہ کے مار ڈالنے والے جہان سے اسکی لڑائی رہتی تھی کبھی بدنصیبی سے اسکی تیوری چڑھی رہتی تھی

گه از دیدنِ عیشِ شیرینِ خلق ۱ — فرو میشدے آبِ تلخش بحلق
گه از کارِ آشفته بگریستے ۲ — که کس دید ازیں صعب تر زیستے
کسان شهد نوشند مرغ و بره ۳ — مرا روے نان مے نه بیند تره
گر انصاف پرسی نه نیکوست ایں ۴ — برهنه من و گربه را پوستیں
دریغ ار فلک شیوهٔ ساختی ۵ — که گنجے بدستِ من انداختی
مگر روزگارے هوس راندمے ۶ — زخود گردِ محنت بیفشاندمے
شنیدم که روزے زمینے بکافت ۷ — عظامِ زنخدانِ پوسیده یافت

۱ کبھی خلقت کے شیریں عیش کے دیکھنے سے۔ اسکے حلق میں کڑوا پانی اترتا تھا
۲ کبھی اپنے پریشان کام سے روتا تھا۔ کہ کسی نے اس سے زیادہ سخت زندگی دیکھی ہے
۳ اور لوگ تو شہد اور مرغ اور حلوان کھاتے ہیں۔ میری روٹی کا منہ ساگ بھی نہیں دیکھتا
۴ اگر تو انصاف سے پوچھے تو یہ بات بھی نہیں کہ میں ننگا رہوں اور بلی کے پاس پوستین ہو
۵ افسوس اگر آسمان کوئی ایسا ڈھنگ بناتا کہ ایک خزانہ میرے ہاتھ میں ڈال دیتا
۶ شاید میں چند روز اپنی ہوس پوری کر لیتا اور اپنے اوپر سے محنت کی گرد جھاڑ دیتا
۷ میں نے سنا کہ ایک دن اس نے زمین کھودی اسمیں سے ایک پرانی ٹھوڑی کی ہڈیاں ملیں

ا نہ چاک اندرش عقد بگسیختہ — گہرہاے دنداں فروریختہ

۲ دہاں بے زباں پند میگفت و راز — کہ اے خواجہ با بینوائی بساز

۳ نہ این است حالِ دہن زیر گل — شکر خوردہ انگار یا خونِ دل

۴ غم از گردشِ روزگاراں مدار — کہ بیجا بگردد بسے روزگار

۵ ہماں لحظہ کین خاطرش روے داد — غم از خاطرش رخت یکسو نہاد

۶ کہ اے نفس بے راے و تدبیر و ہش — بکش بارِ تیمار و خود را مکش

۷ اگر بندۂ بار بر سر برد — دگر سر باوجِ فلک بر برد

لہ مٹی میں اسکی گرہ ٹوٹ گئی تھی - اور دانتوں کے موتی بھی بکھر گئے تھے +

ٹہ وہ بے زبان منہ نصیحت اور بھید کہہ رہا تھا کہ اے خواجہ تو فقر اور فاقہ کیساتھ موافقت کر

ٹہ کیا منہ کا حال مٹی کے نیچے یہ نہیں ہے تو اسکو شکر کھایا ہوا سمجھ یا دل کا خون پیا ہوا

کہ زمانہ کی گردش کا غم نہ کر کیونکہ زمانہ تو اکثر بیجا پھرتا ہے +

ہ جسوقت اسکے دلمیں یہ خیال پیدا ہوا اسیوقت غم نے اسکے دل سے اسباب ایک طرف رکھدیا

ٹہ (دلمیں کہا) اے بے عقل اور بے تدبیر اور بیہوش نفس - غم کا بوجھ اٹھا اور اپنے آپکو ہلاک نکر

ٹہ اگر کوئی غلام سر پر بوجھ اٹھائے - یا آسمان کی بلندی تک سر بڑھالے +

در آن دم که حالش دگرگون شود / به برگ از سرش هر دو بیرون شود

غم و شادمانی نماند ولیک / جزای عمل ماند و نام نیک

کرم پای دارد نه دیهیم و تخت / بده کز تو این ماند ای نیک بخت

مکن تکیه بر ملک و جاه و حشم / که پیش از تو بود است و بعد از تو هم

نخواهی که ملکت برآید بهم / غم ملک و دین خورده باید بهم

زر افشان چو دنیا بخواهی گذاشت / که سعدی در افشاند اگر زر نداشت

حکایت در اغماض از پند نااهل و اعراض از صحبت جاهل

ملہ جس وقت اسکا حال دوسری طرح ہو جائیگا موت کے سبب غم اور خوشی دونو اسکے سر جاتی رہیگی

سلہ غم اور خوشی نہیں رہتی لیکن عملوں کا بدلا اور نیکنامی رہتی ہے +

سلہ بخشش قایم رہتی ہے نہ تاج اور تخت ملے نیکبخت دے تاکہ تجھ سے یہ باقی رہے +

سلہ ملک اور مرتبہ اور لشکر پر بھروسا نکر کیونکہ یہ تجھ سے پہلے بھی تھے اور تیرے بعد بھی رہینگے

سلہ جب تو نہیں چاہتا کہ تیرا ملک برباد ہو تو ملک و دین دونو کا غم کھانا چاہیے +

سلہ جبکہ تو دنیا کو چھوڑ جائیگا تو زر لٹا کیونکہ سعدی موتی لٹا لے اگر اسکے پاس نہیں تھا

نالایق کی نصیحت سے چشم پوشی کرنے اور جاہل سے منہ پھیرنے کے بیان میں کہانی

حکایت کنند از جفا گستری | که فرماندهی داشت بر کشوری
در ایامش روز مردم چو شام | شب از بیم او خواب مردم حرام
همه روز نیکان از و در بلا + | بشب دست پاکان ازو بر دعا
گروهی بر شیخ آن روزگار | ز دست ستمگر گرستند زار
که ای پیر دانای فرخنده رای | بگو این جوان را بترس از خدای
بگفتا دریغ آیدم نام دوست | که هر کس نه درخورد پیغام اوست
کسی را که بینی ز حق بر کران | منه با وی ای خواجه حق در میان

۱ ایک ظالم کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک ملک پر اسکی حکومت تھی +
۲ اسکے زمانے میں لوگوں کا دن شام کی مانند سیاہ تھا رات کو اسکے خوف سے نیند حرام تھی
۳ سارے دن نیک آدمی اس سے بلا میں تھے۔ رات کو پاک لوگوں کے ہاتھ اس سے دعا پر رہتے تھے
۴ ایک جماعت اس زمانے کے بزرگ کے پاس ظالم کے ہاتھ سے زار زار روئی +
۵ اور کہا کہ اے مبارک عقل دانا بڈھے۔ اس جوان کو کہہ کہ خدا سے ڈر +
۶ شیخ نے کہا کہ خدا کا نام مجھے افسوس آتا ہے کیونکہ ہر ایک آدمی اسکے پیغام کے لائق نہیں
۷ اے خواجہ جسکو حق سے دور دیکھے اس سے حق نہ کہہ +

محذوف سیکنم فعل با فاعل یعنی ما منبین کاف بیانیہ مصرعہ ثانی اسکا بیان سبن وبیان ملکر مفعول ہوا سیکنم کا سیکنم فعل با فاعل مفعول کے ساتھ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

حقت گفتم اے خسرو نیک راے	توان گفت حق پیش مرد خداے
بر مرد ناداں نریزم علوم	کہ ضائع کنم تخم در شورہ بوم
چو در رو نگیرد عدو دانمم	برنجد برنجان و برنجاندم
ترا عادت اے بادشہ حق روی ست	دل مرد حق گوے ازینجا قوی ست
نگیں خصلتے دارد اے نیکبخت	کہ در موم گیرد نہ در سنگ سخت
عجب نیست گر ظالم از من بجان	برنجد کہ دزد است و من پاسبان
تو ہم پاسبانی بانصاف و داد	کہ حفظ خدا پاسبان تو باد

۱ اے نیک رائے بادشاہ میں نے تجھ سے سچی بات کہدی مرد خدا کے آگے سچی بات بیان کر سکتے ہیں

۲ نادان سے نصیحت کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ (اگر ایسا کرتا ہوں) تو میں کلر زمین میں بیج ضائع کرتا ہوں

۳ جب سامنے ترشروئی کریگا تو وہ مجھکو دشمن سمجھیگا آپ بھی جانی رنجیدہ ہوگا اور مجھے بھی رنجیدہ کریگا

۴ اے بادشاہ تیری عادت حق روی کی ہے اسی سبب سے سچ کہنیوالے کا دل قوی ہے

۵ اے نیکبخت نگینہ ایسی خصلت رکھتا ہے کہ موم میں اثر کرتا ہے نہ سخت پتھر میں

۶ اگر ظالم مجھ سے رنجیدہ ہو تو تعجب نہیں کیونکہ وہ چور ہے اور میں پاسبان ہوں

۷ تو بھی انصاف اور عدل کے ساتھ پاسبان ہے، خدا کی نگہبانی تیری پاسبان ہو ۔

ترا نیست منت ز روی قیاس	خداوند را فضل و منت شناس
که در کار خیرت بخدمت بداشت	نه چون دیگرانت معطل گذاشت
همه کس بمیدان کوشش درند	ولی گوی بخشش نه هر کس برند
تو حاصل نکردی بکوشش بهشت	خدا در تو خوی بهشتی سرشت
دلت روشن و وقت مجموع باد	قدم ثابت و پایه مرفوع باد
حیاتت خوش و رفتنت بر صواب	عبادت قبول و دعا مستجاب

گفتار در معنی اینکه تا کار بتدبیر برآید جنگ کردن نشاید

۵۱ عقل کی رو سے تیرا کچھ احسان نہیں بلکہ خدا تعالی کا فضل اور احسان سمجھ +

۵۲ اس نے تجھے نیک کام کی خدمت پر مقرر کیا۔ اوروں کی طرح بیکار نہ چھوڑا +

۵۳ سب لوگ کوشش کے میدان میں ہیں لیکن بخشش کی گیند نہیں لیجاتے +

۵۴ تو نے اپنی کوشش سے بہشت نہیں کمایا۔ بلکہ خدا تعالی نے تیرے اندر بہشتی خو پیدا کر دی ہے

۵۵ تیرا دل روشن اور وقت جمع ہو۔ قدم ثابت اور مرتبہ بلند ہو +

۵۶ اور تیری زندگی خوشی سے گذرے اور موت بھی اچھی ہو۔ عبادت قبول اور دعا مستجاب ہو +

(اس بیان میں گفتگو کہ جب تک تدبیر سے کام نکلے لڑنا نہ چاہیے)

۵۰ ہمے تا برآید بتدبیر کار	مداراے دشمن بہ از کارزار
۵۱ چو نتواں عدو را بقوت شکست	بہ نعمت بباید درِ فتنہ بست
۵۲ گر اندیشہ داری ز دشمن گزند	بہ تعویذِ احسان زبانش ببند
۵۳ عدو را بجاے خسک زر بریز	کہ احساں کند کند دندانِ تیز
۵۴ بتدبیر شاہِ جہاں خورد و لوس	چو دستے نشاید گزیدن ببوس
۵۵ بتدبیر رستم درآید بہ بند	کہ اسفندیارش نجست از کمند
۵۶ عدو را بفرصت تواں کند پوست	پس او را رعایت چناں کن کہ دوست

۵۰ جب تک تدبیر سے کام نکلے دشمن کی صلح لڑائی سے اچھی ہے +

۵۱ جب تو دشمن کو طاقت سے شکست نہیں دے سکتا تو دولت سے لڑائی کا دروازہ بند کرنا چاہیے

۵۲ اگر تو دشمن سے اپنی تکلیف کا اندیشہ رکھتا ہے تو احسان کے تعویذ سے اسکی زبان بند کر دے

۵۳ دشمن کے گوکھروؤں کی جگہ روپیہ ڈال۔ کیونکہ احسان تیز دانتوں کو کند کر دیتا ہے

۵۴ تدبیر اور مکر سے دنیا کمانی چاہیے۔ جب تو کسی ہاتھ کو کاٹ نہ سکے تو چوم لے +

۵۵ تدبیر سے رستم قید ہو سکتا ہے جس کی کمند سے اسفندیار بھی نہ چھوٹ سکا +

۵۶ فرصت کے وقت دشمن کا چمڑا اتار سکتے ہیں۔ پس اب اسکی رعایت ایسی کر جیسی دوست کی کر سکتے ہیں

96

حذر کن ز پیکار کمتر کسی	که از قطره سیلاب دیدم بسی
مزن تا توانی بر ابرو گره	که دشمن اگرچه زبون دوست به
بود دشمنش تازه و دوست ریش	کسی کش بود دشمن از دوست بیش
مزن با سپاهی ز خود بیشتر	که نتوان زد انگشت بر نیشتر
وگر زو توانا تری در نبرد	نه مردیست بر ناتوان زور کرد
اگر پیل زوری وگر شیر جنگ	بنزدیک من صلح بهتر ز جنگ
چو دست از همه حیلتی در گسست	حلالست بردن بشمشیر دست

۱ ادنےٰ آدمی کی لڑائی سے بھی ڈر۔ کیونکہ میں نے بہت دفعہ ایک قطرہ سے رو بنتے دیکھی ہے
۲ جہاں تک تجھ سے ہو سکے تیوری نہ چڑھا۔ کیونکہ دشمن اگرچہ عاجز ہو پھر بھی اسکا دوست بنانا ہی اچھا ہے
۳ اسکے دشمن خوش اور دوست رنجیدہ رہتے ہیں جسکے دشمن دوستوں سے زیادہ ہوں
۴ اپنے سے زیادہ فوج پر حملہ نہ کرنا۔ کیونکہ نشتر پر انگلی نہ مارنی چاہیئے +
۵ اور اگر تو لڑائی میں اس سے زیادہ طاقتور ہے تو کمزور پر زور کرنا جوانمردی نہیں +
۶ اگر تو ہاتھی جیسا زور آور اور شیر جیسا جنگ لڑنے والا ہے تو بھی میرے نزدیک لڑائی سے صلح اچھی ہے
۷ جب سب حیلوں سے ہاتھ رک جائے تب تلوار کو ہاتھ لگانا حلال ہے +

اگر صلح خواہد عدو سر مپیچ	وگر جنگ جوید عناں بر مپیچ
که گر وے ببندد در کارزار	ترا قدر و ہیبت شود یکہزار
ور او پاے جنگ آورد در رکاب	نخواہد بحشر از تو داور حساب
تو ہم جنگ را باش چوں فتنہ خاست	که با کینہ ور مہربانی خطاست
چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی	فزوں گرددش کبر و گردنکشی
چو دشمن در آمد بعجز از درت	بدر کن ز دل کین و خشم از سرت
چو زنہار خواہد کرم پیشہ کن	ببخشا و ز مکرش اندیشہ کن

۱ـ اگر دشمن صلح کرنی چاہے تو انکار نکر۔ اور جو لڑنا چاہے تو تو باگ نہ موڑ +
۲ـ کیونکہ اگر وہ لڑائی کا دروازہ د آپ سے بھیڑ دیگا۔ تو تیرا دبدبہ اور خوف ہزار گنا ہو جائیگا
۳ـ اور اگر پہلے وہی لڑائی تیار ہو۔ تو قیامت میں خدا تجھ سے حساب نہ لیگا +
۴ـ تو بھی لڑائی کو تیار ہو جب فتنہ برپا ہوا۔ کیونکہ دشمن پر مہربانی کرنی خطا ہے +
۵ـ جب تو کمینے سے مہربانی اور خوشی کے ساتھ کہے۔ تو اُسکا غرور اور تکبر زیادہ ہو +
۶ـ جب دشمن عاجز ہوکر تیرے دروازہ پر آئے۔ تو تو اپنے دل سے کینا اور سر سے غصہ دور کر دے +
۷ـ جب وہ پناہ چاہے تو تو مہربانی کر۔ معاف کر اور اُسکے مکر سے ڈر +

ز تدبیرِ پیرِ کہن بر مگرد	کہ کار آزمودہ بود سالخورد
برآرند بنیادِ رویین ز پاے	جوانان بشمشیر و پیران براے
بیندیش در قلبِ ہیجا مفر	چہ دانی کز آن کہ باشد ظفر
چو بینی کہ لشکر ہمہ پشت داد	بہ تنہا مدہ جان شیرین بباد
اگر بر کناری برفتن بکوش	وگر در میانی لبسِ دشمن بپوش
وگر خود ہزاری و دشمن دویست	چو شب شد در اقلیمِ دشمن مایست
شبِ تیرہ پنجہ سوار از کمین	چو پانصد بشوکت بدرّد زمین

۱ پرانے بڈھے کی تدبیر سے مت پھر - کیونکہ بڈھا کار آزمودہ ہوتا ہے +

۲ کانسی کی بنیاد کو جوان تلوار کے ساتھ جڑ سے نکالتے ہیں - اور بڈھے عقل کے ساتھ

۳ لڑائی کے بیچ میں بھاگنے کی جگہ سوچ - کیونکہ تو کیا جانے کہ کس کی فتح ہووے گی

۴ جب تو دیکھ کر سارے لشکر نے پیٹھ دی - تو اکیلا اپنی پیاری جان کو نہ کھو +

۵ اگر تو کنارہ پر ہے تو بھاگنے میں کوشش کر - اور اگر بیچ میں ہے تو دشمن کی سی وردی پہن

۶ اگر تو ہزار ہو اور دشمن دو سو - جب رات ہو جاوے تو تو دشمن کی ولایت میں مت ٹھہر

۷ کیونکہ اندھیری رات میں پچاس سوار گھات سے (نکلکر) - پانسو کی مانند دبدبہ سے زمین میں ہل...

چو خواهی بریدن بشب راهها | حذر کن نخست از کمین گاهها

میان دو لشکر چو یک روزه راه | بماند بزن خیمه بر جایگاه

گر او پیشدستی کند غم مدار | ور افراسیاب است مغزش برآر

میان دو لشکر چو یک روزه راند | سر پنجهٔ زورمندش نماند

تو آسوده بر لشکر مانده زن | که نادان ستم کرد بر خویشتن

چو دشمن شکستی بیفگن علم | که بازش نیاید جراحت بهم

بسی در قفای هزیمت مران | نباید که دور افتی از یاوران

۱ جب تو رات کو رستے طے کرنے چاہے تو پہلے گھات کے موقعوں کی فکر کر لے +

۲ دو لشکروں میں جب ایک دن کا راستہ رہ جائے ۔ تو تو اپنا خیمہ یہی جگہ گاڑ دے !

۳ اگر وہ پہل کرے تو کچھ غم مت کر۔ اور اگر وہ جوانمردی میں افراسیاب ہے تو بھی اسکا مغز

۴ دو لشکروں کے بیچ میں جب ایک دن کا رستہ طے کیا ۔ تو اُسکے زور آور پنجے میں طاقت نہ

۵ تو تو آرام پایا ہوا تھکے ہوئے لشکر پر حملہ کر ۔ کیونکہ نادان اپنے اوپر ظلم کرتا ہے +

۶ جب تو نے دشمن کو شکست دی تو اپنا جھنڈا مت گرا ۔ ایسا نہ ہو کہ اُسکا زخم پھر مل جائے

۷ بھاگتوں کے پیچھے اپنی فوج مت دوڑا ۔ ایسا نہ ہو کہ تو اپنے مددگاروں سے دور رہ جائے

هوا بینی از گرد هیجا چو میغ — بگیرند گردت بژوبین و تیغ
بدنبالِ غارت نراند سپاه — که خالی بماند پسِ پشتِ شاه
سپه را نگهبانی شهریار — به از جنگ در حلقهٔ کارزار

گفتار در نواختن سپاه بافزونی منصب و جاه

دلاور که باری تهور نمود — بباید بمقدارش اندر فزود
که بارِ دگر دل نهد بر هلاک — ندارد ز پیکار یاجوج باک
سپاهی در آسودگی خوش بدار — که در حالتِ سختی آید بکار

۱ تو ہوا کو لڑائی کی گرد سے بادل جیسا دیکھیگا - وہ تجھے برچھی اور تلوار سے گھیر لیں گے +
۲ لوٹ کے پیچھے فوج نہ جانی چاہیئے - کیونکہ بادشاہ کی پیٹھ خالی رہجائیگی +
۳ فوج کے لئے بادشاہ کی نگہبانی کرنی - لڑائی کے میدان میں لڑنے سے بہتر ہے
عہدہ اور مرتبے بڑھا کر فوج کو نوازنے کے بیان میں کہانی
۴ جس بہادر نے ایک دفعہ بہادری دکھلائی - اُسکی تنخواہ بڑھانی چاہیئے +
۵ اس لئے کہ وہ دوبارہ مرنیکو تیار ہو جائیگا - یاجوج کی لڑائی سے بھی نہیں ڈریگا +
۶ سپاہی کو امن کے زمانے میں خوش رکھ - تاکہ وہ لڑائی کے وقت کام آسکے +

کنون دست مردانِ جنگی ببوس	نہ آنگہ کہ دشمن فرو کوفت کوس
سپاہی کہ کارش نباشد ببرگ	چرا دل نہد روزِ ہیجا بمرگ
نواحی ملک از کفِ بدسگال	بہ لشکر نگہدار و لشکر بمال
ملک را بود بر عدو دست چیر	چو لشکر دل آسودہ باشد و سیر
بہای سرِ خویشتن میخورد	نہ انصاف باشد کہ سختی برد
چو دارند گنج از سپاہی دریغ	دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ
چہ مردی کند در صفِ کارزار	چو دستش تہی باشد و کار زار

١ اب بہادروں کے ہاتھ چوم۔ نہ اُس وقت کہ دشمن نے لڑائی کا نقارہ آ بجایا +

٢ جب سپاہی کا کام یا سامان نہ ہو۔ وہ لڑائی کے دن مرنے پر کیوں دل دینے لگا

٣ ملک کے حدوں کو دشمن کے ہاتھ سے لشکر کے ساتھ نگہ رکھ۔ اور لشکر کو مال سے (دیا کر)

٤ اُس وقت بادشاہ کو دشمن پر غلبہ ہوتا ہے۔ جب لشکر دل آسودہ اور خوش حال ہو

٥ سپاہی اپنے سر کی قیمت کھاتا ہے۔ یہ انصاف نہیں کہ وہ تکلیف اُٹھائے +

٦ جب خزانے کو سپاہی سے دریغ رکھیں۔ تو اُس کو بھی تلوار پر ہاتھ رکھتے افسوس

٧ سپاہی لڑائی کے میدان میں کیا جوانمردی کرے۔ جب اُس کا ہاتھ خالی اور کام خراب ہو

گفتار در کار کردن بر رای کار آزمودگاں

۱ بہ پیکارِ دشمن دلیراں فرست — ہزبراں بناورد شیراں فرست

۲ برایِ جہاندیدگاں کار کن — کہ صید آزمود است گرگ کہن

۳ مترس از جوانانِ شمشیر زن — حذر کن ز پیرانِ بسیار فن

۴ جوانانِ پیل افگن و شیر گیر — ندانند دستانِ روباہ پیر

۵ خردمند باشد جہاندیدہ مرد — کہ بسیار گرم آزمودست و سرد

۶ جوانانِ شایستۂ بخت ور — زگفتار پیراں نہ پیچند سر

تجربے کاروں کی رائے پر کام کرنیکے بیان میں گفتگو

۱ دشمن کی لڑائی کے واسطے بہادروں کو بھیج۔ شیروں کی لڑائی کے واسطے شیروں کو بھیج

۲ جہاندیدوں کی عقل پر کام کر۔ کیونکہ پرانا بھیڑیا شکار آزمودہ ہوتا ہے

۳ تلوار مارنیوالے جوانوں سے مت ڈر۔ بلکہ بہت ہنر جاننے والوں بڈھوں سے خوف کر

۴ ہاتھیوں کو ڈالنیوالے اور شیر کے پکڑنیوالے جوانمرد۔ بوڑھی لومڑی کے مکر نہیں جانتے

۵ جہاندیدہ مرد بہت عقلمند ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ زمانے کے نیک و بد کو خوب آزمائے ہوئے

۶ لایق اور اقبال والے جوان۔ بڈھوں کی بات سے کبھی سر نہیں پھیرتے

گرت مملکت باید آراسته ۱ | مده کارِ معظم بنو خاسته
سپہ را مکن پیشرو جز کسے ۲ | کہ در جنگہا بودہ باشد بسے
نتابد سگِ صید روز از پلنگ ۳ | ز روبہ رمد شیر نادیدہ جنگ
چو پروردہ باشد پسر در شکار ۴ | نترسد چو پیش آیدش کارزار
بکشتی و نخچیر و آماج و گوے ۵ | دلاور شود مردِ پرخاش جوے
بگرمابہ پروردہ عیش و ناز ۶ | بترسد چو بیند درِ جنگ باز
دو مردش نشانند بر پشتِ زین ۷ | بود کش زند کودکے بر زمیں

۱ اگر تجھکو آراستہ بادشاہی چاہیئے۔ تو بڑا کام ناتجربہ کار کو مت دے ✝
۲ اُس شخص کے سوا کسیکو سپہ سالار مت بنا۔ جو بہت دفعہ لڑائیوں میں شامل رہا ہو
۳ شکاری کتا تیندوے سے بھی منہ نہیں موڑتا۔ اور لڑائی نہ دیکھا ہوا شیر لومڑی سے بھاگ
۴ جب لڑکے نے شکار میں پرورش پائی ہو۔ تو جب اُسکے آگے لڑائی آتی ہے نہیں ڈرتا
۵ کشتی اور شکار اور نشانے اور گیند بلے سے۔ لڑائی کا مرد بہادر بن جاتا ہے ✝
۶ حمام میں عیش اور ناز کا پلا ہوا۔ جب لڑائی کا دروازہ کھلا دیکھتا ہے تو ڈر جاتا ہے
۷ جسے دو آدمی اسکو گھوڑے کی زین پر بٹھلائیں۔ ممکن ہے کہ ایک لڑکا زمین پر دے مارے

یکی را که دیدی تو در جنگ پشت	بکش گر عدو در مصافش نکشت
مخنث به از مرد شمشیر زن	که روز وغا سر بتابد چو زن

حکایت

چه خوش گفت گرگین بفرزند خویش	چو قربان پیکار بربست کیش
اگر چون زنان جست خواهی گریز	مرو آب مردان جنگی مریز
سواری که بنمود در جنگ پشت	نه خود را که نام آوران را بکشت
تہور نیاید مگر زاں دو یار	که افتند در حلقهٔ کارزار

جسکی تو نے لڑائی میں پیٹھ دیکھی ۔ اگر دشمن نے اسکو لڑائی میں نہیں مارا تو مار دے
ہیجڑا تلوار مارنیوالے آدمی سے تو بہتر ہی اچھا ہے جو لڑائی کے دن عورت کیطرح منہ موڑ کر بھاگے

کہانی

گرگین پہلوان نے اپنے بیٹے سے کیا اچھی بات کہی جب تیغ لڑائی کے لئے کمانی ستاور ترکش باندھا
کہ اگر تو عورتوں کی طرح بھاگنا چاہتا ہے ۔ تو تو نہ جا اور بہادروں کی عزت نہ کھو +
جس سوار نے لڑائی میں پیٹھ دکھلائی ۔ اس نے اپنے آپ ہی کو نہیں بلکہ نام آوروں کو مارا +
کسی سے بہادری نہیں ہوتی لیکن ان دو تو یاروں سے ۔ جو لڑائی کے میدان میں گر پڑیں

دو ہمجنس ہمسفرہ و ہمزباں [1]	بکوشند در قلب ہیجا بجاں
کہ ننگ آیدش رفتن از پیش تیر [2]	برادر بچنگال دشمن اسیر
چو بینی کہ یاراں نباشند یار [3]	ہزیمت بجائے غنیمت شمار

گفتار در دلداری ہنرمنداں

دو تن پرور اے شاہ کشورکشا [4]	یکے اہلِ رزم و دگر اہلِ رائے
ز نام آوراں گوی دولت برد [5]	کہ دانا و شمشیر زن پرورد
ہر آں کو قلم را نورزید و تیغ [6]	بر او گر بمیرد مگو اے دریغ

لہ دو ہمجنس اور ایک دستر خوان پر کھانا کھانے والے اور ہمزبان - لڑائی کے قلب میں دل سے

کہ کیونکہ اسکو تیر کے سامنے سے جاتے شرم آئیگی - جب بھائی دشمن کے ہاتھ میں قید ہو

سہ جب تو دیکھے کہ ساتھی مددگار نہیں - تو تو بھاگنے کو ہی غنیمت سمجھ +

ہنرمندوں کی دلداری کے بیان میں گفتگو

کہ اے ملک کے فتح کرنیوالے بادشاہ دو قسم کے لوگوں کی پرورش کر - ایک تو بہادروں اور دوسرے

ھ نام آوروں سے وہ سبقت کی گیند لیجاتا ہے - جو داناؤں اور سپاہیوں کی پرورش کرتا ہے +

تہ جس شخص نے قلم اور تلوار کو اختیار نہ کیا - اگر وہ مرجائے تو اس پر افسوس نہ کرنا +

قلمزن نگهدار و شمشیرزن	نه مطرب که مردی نیاید ز زن
نه مردیست دشمن در اسباب جنگ	تو مدهوش ساقی و آواز چنگ
بسا اهل دولت به بازی نشست	که دولت برفتش به بازی ز دست

گفتار در حذر از دشمن در صلح

نگویم ز جنگ بد اندیش ترس	در آوازهٔ صلح ازو بیش ترس
بسا کس بروز آیت صلح خواند	چو شب شد سپه بر سر خفته راند
زره پوش خسپند مرد افگنان	که بستر بود خوابگاه زنان

۱؎ منشی اور سپاہی کو رکھ ۔ نہ ڈوم کو کیونکہ عورتوں سے کبھی جوانمردی نہیں ہوتی +
۲؎ یہ جوانمردی نہیں کہ دشمن لڑائی کی تیاری میں ۔ تو ساقی اور چنگ کی آواز کا مست ہو +
۳؎ بہت سے ایسے دولتمند کھیل میں مصروف ہوئے کہ کھیل کے سبب سے دولت انکے ہاتھ سے نکل گئی

دشمن سے صلح کرنے میں پرہیز کرنے کے بیان میں حکایت

۴؎ میں یہ نہیں کہتا کہ دشمن کی لڑائی ہی سے ڈر ۔ بلکہ صلح کی شہرت میں اس سے زیادہ ڈر
۵؎ بہت سے لوگوں نے دن میں صلح کی آیت پڑھی جب رات ہوگئی تو سوتوں پر فوج دوڑائی
۶؎ بہادر لوگ زرہ پہنے سوتے ہیں ۔ کیونکہ بستر عورتوں کی خوابگاہ ہے +

بخیمه درون مرد شمشیر زن	برهنه نخسپد چو در خانه زن
بباید نهان جنگ را ساختن	که دشمن نهان آورد تاختن
حذر کار مردان کارآگه است	یزک سد رویین لشکرگه است

گفتار در حسن تدبیر با دشمنان

میان دو بدخواه کوتاه دست	نه فرزانگی باشد ایمن نشست
که گر هر دو باهم سگالند راز	شود دست کوتاه ایشان دراز
یکے را بہ نیرنگ مشغول دار	دگر را برآور ز ہستی دمار

سلہ بہادر لوگ تنبو میں ۔ عورتوں کی طرح ننگے نہیں سوتے +
۲ لڑائی کی تیاری پوشیدہ کرنی چاہئے ۔ کیونکہ دشمن چھپ کر حملہ کرتا ہے +
۳ ڈرتے رہنا داناؤں کا کام ہے ۔ ہمجش لشکر کے واسطے کانسی کی دیوار ہے +

دشمنوں کے ساتھ معاملہ کرنے میں تدبیر کی خوبی کے بیان میں

۴ دو کمزور دشمنوں کے بیچ میں ۔ بے غم بیٹھنا جوانمردی نہیں +
۵ کیونکہ اگر دونو آپس میں اتفاق کرلینگے تو انکا چھوٹا ہاتھ لمبا بن جائیگا +
۶ ایک کو مکر و فریب میں لگائے رکھو ۔ دوسرے کی ہستی سے بھیجا نکال +

اگر دشمنے پیش گیرد ستیز	بہ شمشیر تدبیر خونش بریز
برو دوستی گیر با دشمنش	کہ زنداں شود پیرہن بر تنش
چو در لشکر دشمن افتد خلاف	تو بگذار شمشیر خود در غلاف
چو گرگاں پسندند بر ہم گزند	برآساید اندر میاں گوسپند
چو دشمن بہ دشمن شود مشتغل	تو با دوست بنشین بآرام دل

گفتار اندر ملاطفت با دشمن از روئے عاقبت اندیشی

چو شمشیر پیکار برداشتی	نگہدار پنہاں رہ آشتی

۱ اگر کوئی دشمن لڑنا چاہے - تو تدبیر کی تلوار سے اُسکو قتل کر +
۲ جا اُسکے دشمن کے ساتھ دوستی کر - تاکہ اسکا لباس ہی اُسکے جسم پر قید خانہ بنجائے
۳ جب دشمن کے لشکر میں پھوٹ پڑجائے - تو تو اپنی تلوار کو میان میں کرلے +
۴ جب بھیڑیے آپس میں لڑنے لگیں - تو اُن میں بکری آرام سے رہے +
۵ جب دشمن اپنے دشمن کے ساتھ مشغول ہو - تو تو دوست کے ساتھ چین سے بیٹھا رہ +

عاقبت اندیشی کی ڈر سے دشمن کے ساتھ مہربانی کرنیکے بیان میں گفتگو

۶ جب تونے لڑائی کے لئے تلوار اُٹھائی - تو تو صلح کے رستے کا بھی پوشیدہ خیال رکھ

که کشور کشایان مغفر شگاف	نهان صلح جویند و پیدا مصاف
دل مرد میدان نهانی بجوی	که باشد که در پایت افتد چو گوی
چو سالاری از دشمن افتد بچنگ	بکشتن درش کرد باید درنگ
کز افتد کزین نیمه هم سرورے	بماند گرفتار در چنبرے
اگر کشتی این بندهٔ ریش را	نه بینی دگر بندی خویش را
نترسد که دورانش بندی کند	که بر بندیان زورمندی کند

۵۱ کیونکہ ملک کے فتح کرنیوالے خود کے پھاڑنیوالے پوشیدہ صلح ڈھونڈتے ہیں اور ظاہر لڑائی

۵۲ میدان کے بہادر کے دل کا حال پوشیدہ دریافت کر کیونکہ وہ شاید گیند کیطرح تیرے پاؤں میں گر جائے

۵۳ جب کوئی دشمن کا سردار تیرے ہاتھ لگ جائے۔ تو اسکے قتل میں دیر کرنی چاہئیے

۵۴ کیونکہ شاید اسطرف کا بھی کوئی سردار۔ حلقے میں گرفتار ہو جائے +

۵۵ اگر تو اس زخمی قیدی کو مار ڈالیگا۔ تو پھر تو اپنے قیدی کو بھی سلامت نہ دیکھیگا

۵۶ کیا وہ شخص نہیں ڈرتا کہ زمانہ اسکو قید کرے۔ جو قیدیوں پر زبردستی کرتا ہے

کسے بندیاں را بود دستگیر	کہ خود بودہ باشد بہ بندی اسیر
اگر سر نہد بر خطِ سروری	چو بیکش بیاری نہد دیگرے
وگر خفیہ یکدل بدست آوری	ازاں بہ کہ صد دہ شب خوں بری

گفتار در حذر از اقربای دشمن کہ بمکر دوست گردند

گرت خویش دشمن شود دوستدار	ز تلبیس ایمن مشو زینہار
کہ گردد درونش بکینِ تو ریش	چو یاد آیدش مہر پیوند خویش
بداندیش را لفظِ شیریں مبیں	کہ ممکن بود زہر در انگبیں
کسے جاں ز آسیبِ دشمن ببرد	کہ مر دوستاں را بدشمن شمرد

۵۰ وہ شخص قیدیوں کا مددگار رہتا ہے - جو آپ قید میں قیدی رہ لیا ہو +
۵۱ اگر دشمن کی کوئی سردار تیرا مطیع بن جائے - جب تو اسکو خوش رکھے تو دوسرا بھی بن جائے
۵۲ اور اگر تو پوشیدہ دشمن کا ایک آدمی کو اپنا مطیع بنا لے تو اس سے بہتر ہے کہ تو سو دفعہ اسپر چھاپہ مارے
دشمن کا رشتہ دار دوستی پر ہرگز بیکھے بیانیں کیونکہ جو مکر و فریب سے دوست بنجاتے ہیں
۵۳ اگر دشمن کا رشتہ دار تیرا دوست بن جائے - تو اسکے مکر سے کبھی بے غم نہ رہنا +
۵۴ کیونکہ اسکا دل تیرے کینہ سے زخمی ہوگا - جبکہ اسکو اپنے رشتہ دار کی محبت یاد آئیگی +
۵۵ دشمن کی میٹھی باتوں پر نہ جا - کیونکہ شہد میں زہر کا ملنا ممکن ہے +
۵۶ اس شخص نے دشمن کی تکلیف سے جان بچائی جسنے دوستوں کو بھی دشمن ہی کی برابر شمار کیا

نگه دارد آن شوخ در کیسه دُر	که داند همه خلق را کیسه بُر
سپاهی که عاصی شود در امیر	ورا تا توانی بخدمت مگیر
ندانست سالار خود را سپاس	ترا هم نداند ز غدر و هراس
بسوگند و عهد استوارش مدار	نگهبان پنهان بر او برگمار
نو آموز را ریسمان کن دراز	نگسل که دیگر نه بینیش باز

۱ وہ چالاک آدمی موتیوں کو تھیلی میں حفاظت سے رکھتا ہے جو ساری خلقت کو جیب کترا سمجھتا ہے

۲ جو سپاہی کہ اپنے مالک کا نافرمان ہو جائے۔ جہاں تک تجھ سے ہو سکے اسکو اپنی خدمت میں لینا

۳ جسنے اپنے مالک کا احسان نہیں مانا۔ تیرا بھی نہ مانیگا اسکی بیوفائی سے ڈر

۴ اسکی قسم اور عہد کا اعتبار نہ کر۔ بلکہ اسپر پوشیدہ نگہبان مقرر کر

۵ نئے سیکھنے والے کی رسی دراز کر یعنی اسکو ڈھیلے گرفت کر اور توڑ مت نہیں تو پھر اسکو نہ دیکھیگا

چو اقلیم دشمن بجنگ و حصار [1] — گرفتی بزندانیانش سپار

که بندی چو دندان بخون در برد — ز حلقوم بیدادگر خون خورد

چو برکندی از دستِ دشمن دیار [2] — رعیت بسامان تر از وے بدار

که گر باز کوبد درِ کارزار [3] — برآرند عام از دماغش دمار

وگر شهریان را رسانی گزند [4] — درِ شہر بر روے دشمن مبند

مگو دشمن تیغزن بر در است [5] — کہ انباز دشمن بشہر اندر است

بتدبیرِ جنگ بداندیش کوش [6] — مصالح بیندیش و نیت بپوش

[1] اس لئے کہ جب قیدی لڑائی کو تیار ہوتا ہے ۔ تو ظالم کے نرخرے کا خون پی جاتا ہے
[2] جب تونے دشمن کے ہاتھ سے ولایت چھین لی ۔ تو رعیت کو اُس سے زیادہ باسامان رکھ
[3] کیونکہ اگر وہ پھر لڑنا چاہے ۔ تو رعیت ہی اُسکے سر کا بھیجا نکال لیگی +
[4] اور اگر تو شہر والوں کو تکلیف پہنچاتا ہے ۔ تو شہر کا دروازہ دشمن کے منہ پر نہ بند کر +
[5] یہ مت کہو کہ تلوار مارنیوالا دشمن دروازے پر ہے ۔ بلکہ دشمن کا شریک شہر ہی میں ہے +
[6] دشمن کی لڑائی کی تدبیر میں کوشش کر مصلحت سوچ اور ارادہ چھپا +
[7] جب تجھ سے دشمن کی ولایت لڑائی اور محاصرے سے فتح ہو گئی تو اُسکے قیدیوں کو سونپ دے +

۱ مگو در میان راز با ہر کسی | که جاسوس ہمکاسہ دیدم بسی

۲ سکندر کہ با شرقیان حرب داشت | در خیمہ گویند در غرب داشت

۳ چو بہمن بزاولستان خواست شد | چپ آوازہ افگند و از راست شد

۴ اگر جز تو داند کہ عزم تو چیست | بر آن رای و دانش بباید گریست

۵ کرم کن نہ پرخاش و کین آوری | کہ عالم بزیر نگین آوری

۱ اور اپنا بھید کسی سے مت کہہ کیونکہ میں نے اکثر دفعہ جاسوسوں کو ہم پیالہ دیکھا ہے

۲ کہتے ہیں کہ جب سکندر پورب والوں سے لڑتا تھا تو خیمہ کا دروازہ پچھم کی طرف رکھا کرتا تھا

۳ جب بہمن نے زاولستان میں جانا چاہا تو بائیں طرف کا جانا مشہور کیا اور دائیں طرف گیا

۴ اگر کوئی تیرے سوا جانے کہ تیرا ارادہ کیا ہے تو ایسی عقل و سمجھ پر رونا چاہیے

۵ بخشش کر نہ دشمنی اور لڑائی تاکہ جہان کو قابو میں کرلے ؎

چو کارے بر آید بلطف و خوشی	چہ حاجت بتندی و گردن کشی
نخواہی کہ باشد دلت دردمند	دلِ دردمنداں برآور ز بند
بہ بازو توانا نباشد سپاہ	برو ہمت از ناتواناں بخواہ
دعائے ضعیفانِ امیدوار	ز بازوے مردی بہ آید بکار
ہر آنکہ استعانت بدرویش برد	اگر بر فریدوں زند پیش برد

لہ جب کبھی کام مہربانی اور خوشی سے نکلے تو گردن کشی اور سختی کی کیا ضرورت ہے +

لہ جب تو نہیں چاہتا کہ تیرا دل دکھی ہو تو دکھیا لوگوں کے دل سے فکر دور کر +

لہ کچھ فوج طاقت سے زبردست نہیں بنتی ۔ جا درویشوں سے دعا چاہ +

لہ امیدوار کمزوروں کی دعا ۔ جوانمردی کے بازو سے زیادہ کام آتی ہے

لہ جس شخص نے فقیروں سے مدد چاہی اس نے اگر فریدوں پر بھی حملہ کیا تو بھی فتح پائی +

خاتمۃ الطبع

الله کا ہزار ہزار شکر ہے کہ کتاب نیض انتساب مسمی بہ **حل ترکیب بوستاں** باب اول چھٹی دفعہ چھپکر تیار ہوگیا ہے اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہا ہے۔ یہ کتاب رجسٹری شدہ ہے۔ بلا اجازت مؤلف کوئی نہیں چھاپ سکتا جسکو مطلوب ہو وہ مؤلف یا مؤلف کے برادر عزیز منشی کرم بخش صاحب مہتمم بلالی پریس ساڈھورہ ضلع انبالہ یا برخوردار منشی محمد عبدالرحیم طالبعلم جماعت پنجم انٹرنس ہائی سکول لدھیانہ یا اُنکے ایجنٹ لالہ جوالا پرشاد صاحب کاندار ننگی چٹکا واقع چوڑا بازار لدھیانہ بارسال قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل پیکٹ طلب فرمائیں۔ ہر ایک کتاب پر مؤلف یا مؤلف کے برادر منشی کرم بخش صاحب یا منشی محمد عبدالرحیم کی مہر یا قلمی دستخط ثبت ہیں جسپر نہوں وہ مال مسروقہ متصور ہوگا۔ چاروں کے پاس اتنے یل ور نیز بہت سی کتابیں موجود ہیں جو نقد قیمت آنے پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ کی جاتی ہیں۔ دو روپیہ کے خریدار کو صرف محصول ڈاک معاف کیا جاتا ہے اور پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ کے خریدار کو بیس فیصدی کمیشن دیا جاتا ہے۔ اکٹھی کتب کے نقد خریداروں کے لئے خاص رعایت بھی ممکن ہے جو خریداری کی کمی بیشی پر موقوف ہے اور بذریعہ پوسٹ کارڈ معلوم ہو سکتی ہے + فہرست کتب موجودہ یہ ہے

نام کتاب	قیمت
حل ترکیب گلستاں باب اول مع ترجمہ اردو بامحاورہ	۵ر
" باب دوم "	۴ر
" باب سوم سے آخر تک "	۱۱ر
" بوستاں باب اول "	۵ر
" بوستاں باب دوم وسوم "	۵ر
مصباح التاریخ یعنی سوالاً جواباً خلاصۂ تاریخ ہند بتشریح مع بہت سے مضامین مفیدہ عجیبہ سوالات مع جوابات ۱۲ سالہ تیسری دفعہ مع واقعات عہد لارڈ لینسڈون گورنر جنرل حال طبع ہوئی ہے	۶ر
سوالاً جواباً جامع القواعد کا خلاصہ مع سوالات صرف و نحو ۱۲ سالہ امتحانات مڈل	۴ر
رہنمائے اشیا حصہ اول یعنی اردو کی تیسری کتاب کے جملہ مضامین عام اشیا کے سبقوں کے طور پر (ایضاً حصہ دوم ۱ر)	۱ر
خطوط نویسی کی پہلی کتاب مقفّی عبارت میں پرائمری سکولوں کی چوتھی جماعت کے لئے	۱ر
" دوسری کتاب " پانچویں "	۱۰ر
خطوط نویسی کی تیسری کتاب و سوم مضمون نویسی کی پہلی کتاب مقفّے عبارت میں پرائمری سکولوں و مڈل کے لئے	۴ر
سوالاً جواباً مبادی العلوم کا خلاصہ	۲ر
حساب کے پہلے سرکاری رسالہ کے ہر ایک سوال کا مفصل حل	۲ر
سرکاری حساب کے دوسرے رسالہ کے ہر ایک سوال کا مفصل حل	۴ر
" تیسرے رسالہ کے "	۴ر
ٹاڈ ہنٹر صاحب کی مساحت کے دو نو ترجموں کا مفصل حل	۴ر
ہندسہ اور پہاڑوں کی کتاب	۲۰ر

نام کتاب	قیمت
نقشہ روضہ شاہ قمیص یعنی ان بزرگ کے مزار کا نقشہ مع مختصر حالات درج ہے جنکا مزار ساڈھورہ میں ہے	۱ر
اردو کی پہلی کتاب کی فرہنگ	۱ر
" دوسری کتاب "	۱ر
" تیسری کتاب "	۱ر
" چوتھی کتاب "	۱ر
فرہنگ قصص ہند حصہ اول	۱ر
" حصہ دوم	۲ر
شمس الترکیب اردو جسمیں نہایت عمدہ فقروں اور شعروں کی ترکیب ہے	۳ر
مختصر جغرافیہ ہند	۲ر
مختصر جغرافیہ پنجاب	۱ر
جغرافیہ بنظیر حصہ دوم یعنی کل جہان کا نہایت مفصل و مشرح جغرافیہ مع سوالات امتحانات مڈل ۱۲ سالہ	۴ر
اردو کی پہلی کتاب کا فارسی ترجمہ	۱ر
" دوسری کا "	۱۰ر
خلاصۂ قواعد اردو بطور سوال و جواب نئی طرز کا مع سوالات امتحانات مڈل ۱۲ سالہ	۲ر
سوالاً جواباً خلاصہ علم طبعی حصہ اول مڈل سکولوں کی دوسری جماعت کے لئے	۴ر
" حصہ دوم " تیسری "	۴ر
فارسی کی پہلی کتاب کا بامحاورہ اردو ترجمہ	۱ر
" دوسری کتاب کا "	۱ر

منتخب گلستان کے پہلے دو باب کا با محاورہ اُردو ترجمہ	۲ر
گلدستہ دانش کا "	۴ر
رہنماے مشاہدہ حصہ اول یعنی اُردو کی تیسری کتاب کے جملہ مضامین بطور سوال جواب پرائمری سکولوں کی تیسری جماعت کے لئے	۳ر
رہنماے مشاہدہ حصہ دوم یعنی اُردو کی چوتھی کتاب کے جملہ مضامین بطور سوال و جواب پرائمری سکولوں کی تیسری جماعت کے لئے	۴ر
رہنماے صحت یعنی سوال جواب طریق الصحت مع فرہنگ پرائمری سکولوں کی پانچویں جماعت کے لئے	۱ر
تذرمولی حصہ اول یعنی علم مساحت کے مشکل مشکل سوالات مع حل مڈل اور انٹرنس کے لئے	۲ر
تذرمولی حصہ دوم یعنی علم مساحت کے مشکل مشکل سوالات مع حل مڈل اور انٹرنس کے لئے	۲ر
نو بہار اُردو۔ اُردو اشعار کی شرح نہایت عمدہ مڈل انٹرنس اور نارمل سکولوں کے لئے	۸ر
سوالات حساب بے نظیر اسمیں یکہزار سوال نہایت مفید مڈل و انٹرنس کے لئے	۵ر
مشق نستعلیق حصہ اول	لر
" حصہ دوم	۱ر
" حصہ سوم	۲ر
درایت الحساب جماعت چہارم کے لئے	لر
فرہنگ گلستان دو باب	۱ر
بہار ادب اُردو	۸ر
ڈکس ریڈر کا با محاورہ اُردو ترجمہ	۴ر
مختصر جغرافیہ پنجاب منشی گلاب سنگھ	لر
مختصر جغرافیہ ہند "	۱ر
مختصر جغرافیہ عالم "	۴ر
مراۃ العروس	۲ر
بنات النعش	۸ر
توبۃ النصوح	۸ر
فسٹ جاگرفی اُردو	۴ر
حل جبر و مقابلہ حصہ اول	۲ر
" حصہ دوم	۲ر
مراۃ الاشکال حصہ اول	۴ر
" حصہ دوم	۵ر
رسالہ مشقی سوالات	۴ر
گلدستہ حساب مع حل	۴ر

کریم اللغات	۶ر
عجائب الحساب	۴ر
خیر الحساب حصہ اول	زیر طبع
" حصہ دوم	
عطر جبر و مقابلہ	۸ر
تاریخ بے نظیر	۴ر
فرہنگ گلدستہ دانش	۲ر
رسالہ مساحت ٹاڈ ہنٹر	۲ر
جغرافیہ کرہ	۰ر
ترجمہ تزک جہانگیری	۷ر
جغرافیہ ہند منشی اگر سین	۳ر
جغرافیہ پنجاب "	لر
مختصر جغرافیہ ہند و پنجاب منشی اگر سین	لر
پاکٹ ہسٹری مع خلاصہ حفظ صحت	۱ر
حل حساب برز ڈ سمتھ	۲ر
جغرافیہ دنیا اگر سین	۲ر
محمود الحساب حصہ اول	۱ر
" حصہ دوم	۰۲
جغرافیہ ایشیا منشی اگر سین	۳ر
جغرافیہ ایشیا مولفہ منشی جسونت رام	لر
چشمہ حساب	۳ر
مختصر جغرافیہ جہاں ذاکر حسین	۰۲
رسالہ ترکیب فارسی	۰۳
محمود المصادر	۱ر
ترجمہ و فرہنگ پیارے چرن حصہ اول	لر
" حصہ دوم	۰۱
" حصہ سوم	۲ر
" حصہ چہارم	۰۲
ترجمہ پیارے چرن حصہ دوم	۲ر
" حصہ سوم	۳ر
" حصہ چہارم	۲ر
فرہنگ ڈکس ریڈر	۳ر
نقشہ پنجاب	۰۲
نقشہ ہند	۰۳
نقشہ ایشیا	۰۳

حل ترکیب بوستان

باب دوم وسوم

مع ترجمہ اردو بامحاورہ

جسکو

منشی محمد بلال صاحب مدرس مدرسۂ قصبہ کالکا ضلع شملہ نے

برائے استفادہ

طلبائے جماعت اوّل مڈل سکول سنہ ۱۸۸۰ء میں تالیف کیا

اب پانچویں دفعہ بعد نظر ثانی نہایت صحت وصفائی

کے ساتھ

سنہ ۱۸۹۰ء مطابق سنہ ۱۳۰۸ ہجری نبوی

مطبع افتخار دہلی میں منشی محمد ابراہیم صاحب کے اہتمام سے چھپوایا

دفعہ پنجم {قیمت فی جلد ۵/} محصول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بویدچہ در حمد خدا گو یدچہ نعتِ مصطفےٰ | در منقبت کو ست کجا مسکین بلال بینوا

علم نحو کہ واقف اور فنِ ترکیب کے ماہر بخوبی جانتے ہیں کہ ارتباط الفاظ سے جملہ بنانا پھر جمل میں تقدیم و تاخیر کا نباہنا کس قدر دشوار ہے فی الجملہ ظاہر ہے کہ متعلمین و معلمین کو نحوی کتابوں اور ترکیبی رسالوں بغیر تعلیم و تعلم پیش قدمی کا اتم پیش آتی ہے اسلئے اس ہیچمدان احقر الرجال فقیر محمد بلال متوطن قصبۂ ساڈہورہ ضلع انبالہ نے باوجود کم لیاقتی و عدیم الفرصتی کے اس امر اہم کے سہل کرنے کو محض بنظر حصول ثواب و نفع اندوزی طلبا اپنا بار دوش کیا۔ چنانچہ ۱۸۸۰ء میں باب اول بوستاں کو ترکیب و ترجمہ کیا جسکی حکامِ وقت نے قدردانی فرمائی۔ شائقین نے ازراہ دلداری خریداری کی بعد ازاں ۱۸۸۱ء میں باب دوم و سوم کی طبع کا خیال مطبوع خاطر فاتر ہوا۔ اب پانچویں دفعہ بفضل داورِ کارساز بنہایت صحت و صفا کے ساتھ چھپکر تیار ہوگئے ہیں۔ من بعد ۱۸۸۳ء میں جو خلوص قلبی و حب الوطنی نے جوش مارا تو گلستاں کے چھ باب مع گلدستۂ دانش خیابان ترکیب ہوئے۔ ہنوز اس گل افشانی سے سیر نہوا تھا کہ جی نے گلستاں کے ما بقی دو باب کی نوبہار ترکیب کہانی چاہی ہر چند سمجھایا باز نہ آیا۔ آخر الامر میان ہمت پر کمر عزیمت باندھ ہر دو باب کا گلدستہ بنا جدا گانہ چھپوا ناظرین کی نذر کیا۔ جمیع سخن پرداز معنی طراز کی خدمت میں بحال عجز و انکسار گزارش ہے کہ جہاں کہیں سہو و خطا پائیں عنایت فرما چھپائیں مجھے ممنون بنائیں

(قطعات تاریخ) تاریخ طبعزاد منشی محمد وزیر خانصاحب مدرس چھچھرولی علاقہ سرکار مہاراجہ پٹیالہ

ترکیب و ترجمہ چو محمد بلال کرد
اوراق بوستاں ہمہ گلہائے باغ شد

ایں طالبان علم را روشن چراغ شد
تاریخ طبع گفت زہ ترکیب و ترجمہ

یدشد بوستاں چو قبائے بلال تنخ
بستان بوستان چنیں داغ داغ شد

تاریخ طبعزاد شاعر بیمثال چودھری کنہیالال المتخلص بہ شرر متوطن قصبہ سیلوں ضلع انبالہ

چو شد تالیف ایں ترکیب شیریں | ز راز و صفتش جان عذب البیان ست | شرر جان تا ز راہ تاریخ | بگفتا نوبہار بوستان ست

تاریخ طبعزاد شیخ غلام قادر صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ اعظم سامانہ حال مدرسہ چھچھرولی علاقہ پٹیالہ

ساقی پلا وہ جام کہ ہو جس سے قہقہا
سعدی کی بوستاں میں گل تر ہی اک کھلا

ہے آج وصل گل سے عنادل ہی چہچہا
یعنی بلال شیخ نے پی پی کے خون دل

مدت کے بعد بادِ صبا نے یہ دی خبر
لکھا ہے بوستان کا ترکیب و ترجمہ

پوچھا جو سالِ طبع تو ہاتف نے یہ کہا
ہے باشگفتہ واہ چہ ترکیب و ترجمہ

تاریخ طبعزاد شاعر بیمثال میر الفت علی ابن سید صفدر علی صاحب محافظ دفتر عدالت کسولی

جب بفضل خدا سے ختم ترکیب کی
ختم ترکیب بوستاں جو نمود

سب نے یہ کہا کہ ہے عجائب ترکیب
مشفقی کو بود علیم و عقیل +

تاریخ کی فکر تھی کہ گویا نے کہا
گفت تاریخ او خیال گویا –

ہمیشہ ہے بوستاں کی صاف ترکیب
وجیہ ترکیب کردلا عقیل

قطعہ تاریخ طبعزاد منشی محمد عبد الرحیم صاحب ابن مولوی محمد بلال صاحب مدرس رنگا

ایسی ترکیب بوستاں آساں
خود بتا تاریخ کہہ اٹھا ہاتف

لکھی جس سے نہ مشکلات رہی
کیا ہی ترکیب بے نظیر لکھی

۱۸ ۸۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دوم در احسان

اگر ہوشمندی بمعنی گرائے	کہ معنی بماند نہ صورت بجائے
کرا دانش و جود و تقویٰ نبود	بصورت درش ہیچ معنی نبود
کسے خسپد آسودہ در زیر گل	کہ خسپند ازو مردم آسودہ دل
غم خویش در زندگی خور کہ خویش	بمردہ نپردازد از حرص خویش

دوسرا باب نیکی کرنے کے بیان میں

۱ اگر تو عقلمند ہے تو باطن کی طرف توجہ کر۔ اسلئے کہ نیک عمل قایم رہیں گے نہ جسم

۲ جس شخص میں عقل اور بخشش اور پرہیزگاری نہ تھی اسکے وجود میں کچھ کمالات روحانی بھی نہیں تھے

۳ وہ شخص قبر میں آرام سے سوئیگا جس سے لوگ دنیا میں خوش دلی سوتے ہوں + بھیجے

۴ اپنی فکر زندگی میں آپ کرے کیونکہ رشتہ دار اپنے حرص کے باعث مردہ کی طرف متوجہ نہ ہونگے

٢

زر و نعمت اکنون بده کان تست[1]	که بعد از تو بیرون ز فرمان تست
نخواهی که باشی پراگنده دل[2]	پراگندگان را ز خاطر مهل
پریشان کن امروز گنجینه چست[3]	که فردا کلیدش نه در دست تست
تو با خود ببر توشه خویشتن[4]	که شفقت نیاید ز فرزند و زن
کسی گوی دولت ز دنیا برد[5]	که با خود نصیبی بعقبی برد
بغمخوارگی جز سر انگشت من[6]	نخارد کسی در جهان پشت من

۱ روپیہ اور دولت اب خیرات کر کہ تیری ملک ہے۔ کیونکہ تیرے بعد تیرے حکم سے نکل جائیگی

۲ جب تو (یہ) نہیں چاہتا ہے کہ پراگندہ دل ہو۔ تو مسکینونکو دل سے مت بُھلا

۳ آج جلدی سے خیرات کر۔ کیونکہ کل کو اُسکی کنجی تیرے ہاتھ نہیں ہے گی

۴ تو اپنا توشہ اپنے ساتھ لیجا۔ کیونکہ بی بی اور لڑکے سے کچھ مہربانی نہ ہوسکیگی

۵ وہ شخص دنیا سے دولت کی گیند لیجاتا ہے۔ جو اپنے ساتھ آخرت میں حصہ لیجاتا ہے

۶ غمخواری سے میری انگلی کے سوائے کوئی جہان میں میری پیٹھ نہیں کھجلاتا +

مکن[1] برکف دست ہر چہ ہست | کہ فردا بدنداں گزی پشت دست
بپوشیدن[2] ستر درویش کوش | کہ ستر خدایت بود پردہ پوش
مگرداں[3] غریب از درت بے نصیب | مبادا کہ گردی بدرہا غریب
بزرگی[4] رساند بمحتاج خیر | کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر
بحال[5] دل خستگاں درنگر | کہ روزے تو دل خستہ باشی مگر
فروماندگاں[6] را درون شاد کن | ز روز فروماندگی یاد کن

[1] جو کچھ تیرے پاس ہے، لوگوں کے ہاتھ پر رکھ ایسا مت کر کہ تو قیامت میں اپنے ہاتھ کی پیٹھ
[2] درویش کے ستر ڈھکنے میں کوشش کر تاکہ خدا کی پردہ پوشی تیری پردہ پوش ہو
[3] مسافر کو اپنے دروازے سے محروم نہ جانے دے۔ ایسا نہ ہو کہ تو لوگوں کے دروازہ پر محتاج ہو
[4] وہ بزرگ محتاجوں کو نیکی پہنچاتا ہے۔ جو غیر کا محتاج ہونے سے ڈرتا ہو +
[5] مسکینوں کے حال پر رحم کر۔ اسلئے کہ تو بھی شاید کسی دن مسکین بنجا سکے +
[6] عاجزوں کا دل خوش ہو کر۔ اور عاجزی کے دن کو بھی یاد کر +

نہ خواہندۂ بر در دیگراں	بشکرانہ خواہندہ از در مراں

گفتار در ترحم بر یتامیٰ

پدر مردہ را سایہ بر سر فگن	غبارش بیفشان و خارش بکن
ندانی چہ بودش فرو ماندہ سخت	بود تازہ بے بیخ ہرگز درخت
چو بینی یتیمے سرافگندہ پیش	مدہ بوسہ بر روے فرزند خویش
یتیم ار بگرید کہ نازش خرد	وگر خشم گیرد کہ بارش برد
الا تا نگرید کہ عرش عظیم	بلرزد ہمے چوں بگرید یتیم

سلہ تو اوروں کے دروازے پر مانگنے والا نہیں ہے۔ اس شکرانے میں فقیر کو دروازے سے مت نکال

یتیموں پر رحم کرنے (کے بیان) میں گفتگو

سلہ یتیم کے سر پر سایہ ڈال۔ اسکا غبار پونچھ اور اسکا کانٹا نکال +

سلہ تو نہیں جانتا کہ اسکو کیا ہوا جو وہ سخت عاجز ہو گیا۔ کبھی درخت جڑ کے بغیر بھی ترو تازہ رہتا ہے

سلہ جب تو کسی یتیم کو آگے سر جھکائے دیکھے تو اسوقت اپنے لڑکے کے منہ کو مت چوم +

سلہ یتیم اگر روئے تو کون اسکا ناز اٹھائے۔ اور اگر غصہ کرے تو کون اسکی برداشت کرے

سلہ خبردار۔ ہرگز یتیم نہ روئے۔ کیونکہ جب یتیم روتا ہے تو عرش عظیم کانپتا ہے +

۱ برحمت بکن آبش از دیده پاک	بشفقت بیفشانش از چهره خاک
۲ اگر سایهٔ او برفت از سرش	تو در سایهٔ خویشتن پرورش
۳ من آنگه سر تاجور داشتم	که سر در کنار پدر داشتم
۴ اگر بر وجودم نشستے مگس	پریشان شدے خاطر چند کس
۵ کنوں گر بزنداں برندم اسیر	نباشد کس از دوستانم نصیر
۶ مرا باشد از درد طفلاں خبر	که در طفلی از سر برفتم پدر

۱ تو رحم سے اُسکی آنکھوں سے آنسو پونچھ۔ اور مہربانی سے اُسکے چہرہ کی گرد جھاڑ +

۲ اگر اُسکا سایہ (یعنی باپ) اُسکے سر سے جاتا رہا۔ تو اپنی مہربانی کے سایہ میں اُسکو پال

۳ میرا سر اُسوقت تاجور تھا۔ کہ جب میرا سر باپ کی گود میں تھا +

۴ اگر میرے جسم پر کبھی بھی مکھی بیٹھتی تھی۔ تو بہت سے آدمیوں کا دل رنج میں ہوتا تھا

۵ اب اگر قیدخانہ میں مجھکو قید کردیں۔ تو بھی میرے دوستوں میں سے کوئی مددگار نہ ہو

۶ لڑکوں کی تکلیف کی مجھ اچھی طرح خبر ہے کیونکہ لڑکپن ہی میں میرا باپ میرے سر سے اٹھ گیا تھا

5

حکایت بر سبیل تمثیل

یکے[۱] خار پاے یتیمے بکند	بخواب اندرش دید صدر خجند
ہمیگفت[۲] و در روضہا میچمید	کزاں خار برمن چہ گلہا دمید
مشو[۳] تا توانی ز رحمت بری	کہ رحمت برندت چو رحمت بری
چو[۴] انعام کردی مشو خودپرست	کہ من سرورم دیگراں زیردست
اگر[۵] تیغ دورانش انداخت است	نہ شمشیر دوراں ہنوز آخت است

مثال کے طور پر کہانی

۱ کسی شخص نے ایک یتیم کے پاؤں سے کانٹا نکالا۔ صدر خجند نے اسکو خواب میں دیکھا
۲ کہ وہ کہتا تھا اور باغوں میں ٹہلتا تھا۔ کہ اس کانٹے کی برکت مجھ پر بہت سے پھول کھلے
۳ جبتک تجھ سے ہوسکے رحم کرنے سے بیزار نہ ہو۔ کیونکہ جب تو تکلیف اٹھائیگا تو تجھ پر رحم کرینگے
۴ جب تو نے بخشش کی تو مغرور مت ہو اور خیال مت کر کہ میں سردار ہوں اور باقی زیردست ہیں
۵ اگر زمانہ کی تلوار نے اسکو عاجز کردیا ہے۔ تو کیا زمانہ کی تلوار ابھی تک کبھی ہوئی نہیں ہے

۴ دعا گوی دولت سعد و مسعود

چو بینی دعا گوے دولت ہزار — خداوند را شکرِ نعمت گزار

کہ چشم از تو دارند مردم بسے — نہ تو چشم داری بدست کسے

گفتار اندر احسان با مردم نیک و بد

گرہ بر سر بند احسان مزن — کہ این زرق و شید است آں مکر و فن

زیاں میکند مردِ تفسیر داں — کہ علم و ادب میفروشد بناں

کجا عقل با شرع فتوی دہد — کہ مردِ خرد دین بہ دنیا دہد

لہ جب تو اپنی دولت کے ہزاروں دعا گو دیکھے۔ تو خدا تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کر

سہ اسواسطے کہ بہت سے لوگ تجھ سے اُمید رکھتے ہیں۔ اور تو کسیکے ہاتھ کو نہیں تکتا

بھلے بُرے لوگوں کے ساتھ نیکی کرنیکے بیان میں گفتگو

سہ احسان کی تھیلی پر گرہ نہ لگا۔ اس خیال سے کہ یہ مکر اور دھوکہ ہے اور دغا اور فریب

ہے وہ تفسیر جاننیوالا آدمی نقصان کرتا ہے۔ جو علم اور ادب روٹی کی عوض بیچتا ہے

شہ عقل اور شرع یہ حکم کب دیتی ہے۔ کہ عقلمند آدمی دین کو دنیا کے بدلے بیچدے +

۳ دو مشار الیہ ملکر مبین ہوا کاف بیانیہ این اسم اشارہ

ولیکن تو بستاں کہ صاحب خرد	ز ارزاں فروشاں برغبت خرد

حکایت عابد با شیاد شوخ چشم

زباں آورے آمد از صاحبدلے	کہ محکم فرو ماندہ ام در گلے
یکے سفلہ را دہ درم بر من است	کہ دانگے ازاں بر دلم دہ من است
ہمہ شب پریشاں ازو حال من	ہمہ روز چوں سایہ دنبال من
بکرد از سخنہائے خاطر پریش	درون دلم چوں در خانہ ریش
خدایش مگر تا ز مادر بزاد	جز ایں دہ درم چیز دیگر نداد

۱۵۱ لیکن تو خرید لے کیونکہ عقلمند آدمی سستا بیچنے والوں سے خواہش کے ساتھ خریدتا ہے

ایک بیحیا مکار کے ساتھ عابد کی حکایت

۱۵۲ ایک تیز زبان ایک صاحبدل کے پاس آیا۔ اور کہا کہ میں نہایت ہی کیچڑ میں پھنسا ہوا ہوں

۱۵۳ ایک کمینے کے دس روپیے میرے ذمہ ہیں کہ اسکا ایک دانگ میرے اوپر بمنزلہ دس سیر کے ہے

۱۵۴ تمام رات اُس سے میرا حال پریشان (رہتا ہے) وہ سارے دن سایہ کی طرح میرے پیچھے لگا رہتا ہے

۱۵۵ اُسنے دل کی پریشان کرنیوالی باتوں سے میرے دلکو گھر کے دروازہ کی طرح زخمی بنا دیا

۱۵۶ شاید جب سے خدا نے اُسے ماں سے پیدا کیا ان دس درموں کے سوا اور کچھ نہیں دیا +

۸

٩

ندانسته از دفتر دین الف	نخوانده بجز باب لاینصرف
خور از کوه یک روز سر بر نزد	کز آن قلتبان حلقه بر در نزد
در اندیشه ام تا کدام کریم	از آن سنگدل دست گیرد بسیم
شنید این سخن پیر فرخ نهاد	درستی دو در آستینش نهاد
زر افتاد در دست افسانه گوی	برون رفت از آنجا چو زر تازه روی
یکے گفت شیخ این ندانی که کیست	بر او گر بمیرد نباید گریست

١ وہ دیکھ دفتر دین سے الف بہی نہیں جانتا تہا اُسنے تو لاینصرف (نحو کا) باب کے سوا کچھ
٢ ایسا کسی دن بہی پہاڑ سے آفتاب نہیں نکلا۔ کہ اس بھڑوے نے گھر کی کنڈی نہ کھٹکھٹائی ہو
٣ میں سوچ فکر میں ہوں کہ کونسا سخی۔ جانمردی سے مدد کرکے اس بے رحم سے میرا پیچھا چھڑاوے
٤ مبارک ذات بڈہے نے جو یہ بات سنی تو دو اشرفیاں اسکی آستین میں رکھدیں
٥ جب اس بھڑوے کے ہاتھ روپیہ لگ گیا۔ تو سونے کی طرح تازہ رو وہاں سے نکلا
٦ ایک شخص نے کہا کہ اے شیخ تو جانتا نہیں ہے کہ یہ کون شخص ہے (بہت برا آدمی ہے) اگر مرجاوے تو اسپر رونا نہ چاہئے

گدایے که بر شیر نر زین نهد | ابوزید را اسپ و فرزین نهد
برآشفت عابد که خاموش باش | تو مرد زبان نیستی گوش باش
اگر راست بود آنچه پنداشتم | ز خلق آبرویش نگهداشتم
اگر شوخ چشمے و سالوس کرد | الا تا نه پنداری افسوس کرد
که خود را نگهداشتم آبروے | ز دست چناں گربز یاوہ گوے
بد و نیک را بذل کن سیم و زر | که ایں کسب خیرست آں دفع شر

ل‍ه یہ فقیر ایسا ہے کہ نر شیر پر سواری کرتا ہے۔ ابو زید جیسے شطرنج باز کو اسپ فرزین اٹھا کرتا ہے

ٰ‍ه عابد نے خفا ہو کر کہا کہ چپ۔ تو بولنے کے لایق نہیں ہے تو کان لگا کے سننے جا

س‍ه اگر وہ بات جو میں نے خیال کی ہو سچ ہے۔ تو میں نے اسکی عزت خلقت سے بچائی

ع‍ه اگر اس نے بے حیائی اور مکر کیا۔ خبردار تو یہ خیال مت کر کہ میں نے افسوس کی بات کی

ہ‍ه کیونکہ در چند افسوں سے ایسے مکار بیہودہ بکنے والے کے ہاتھ سے میں نے اپنی عزت بچائی

لہ بد و نیک کو روپیہ دیئے جا۔ کیونکہ یہ نیکی کمانا اور وہ شرارت کا دور کرنا ہے

خنک آنکه در صحبت عاقلان	بیاموزد اخلاق صاحبدلان
گرت عقل و رایست و تدبیر و هوش	بعزت کنی پند سعدی بگوش
که اغلب برین شیوه دارد مقال	نه در چشم و زلف و بناگوش و خال

حکایت پدر ممسک و فرزند جوانمرد

یکے رفت و دینار ازو یادگار	خلف ماند صاحبدل و هوشیار
نه چون ممسکان دست بر زر گرفت	چو آزادگان بند ازو بر گرفت
ز درویش خالی نماندے درش	مسافر بمهمانسرای اندرش

۱ بڑی چین سے وہ شخص ہے جو ناصحوں کی صحبت میں بیٹھ کر بزرگوں کی سی نیک خصلتیں سیکھتا ہے
۲ اگر تیرے میں عقل و تدبیر اور ہوش ہے تو سعدی کی نصیحت عزت سے سن
۳ اسلیے کہ وہ اکثر اسی میں گفتگو کرتا ہے نہ معشوقوں کی آنکھ اور زلف اور کنپٹی اور تل

کنجوس باپ اور سخی بیٹے کی حکایت

۴ ایک شخص مرگیا اور دنیا میں اُس سے ایک بیٹا صاحبدل اور ہوشیار یادگار رہا
۵ اُسنے بخیلوں کی طرح روپیے پر ہاتھ نہ رکھا بلکہ آزادوں کی طرح اُس سے قید اٹھالی
۶ اُسکا دروازہ فقیروں سے خالی نہ رہتا مسافر اُسکی مہمانسرا میں موجود رہتے تھے

دلِ خویش و بیگانہ خورسند کرد — نہ ہمچوں پدر سیم و زر بند کرد

ملامت کنے گفتش اے بادِ دست — بیک رہ پریشاں مکن ہر چہ ہست

بسالے توان خرمن اندوختن — بیکدم نہ مردی بود سوختن

چو در تنگدستی نداری شکیب — نگہدار وقتِ فراخی حسیب

تمثیل

بدختر چہ خوش گفت بانوے دہ — کہ روزِ نوا برگ سختی بنہ

ہمہ وقت پُر دار مشک و سبوے — کہ پیوستہ در دہ روان نیست جوے

بدنیا توان آخرت یافتن — بزر پنجۂ دیو بر تافتن

۱؎ اپنوں و بیگانوں کا دل خوش رکھا۔ باپ کی طرح چاندی اور سونا قید کیا۔

۲؎ ایک ملامت کرنیوالے نے اسے کہا اے فضول خرچ جو کچھ تیرے پاس ہے ایکبارگی خراب مت کر

۳؎ سال بھر میں کھلیان جمع کرتے ہیں اسے دم بھر میں جلا دینا کچھ بہادری نہیں۔

۴؎ جب تو مفلسی میں صبر نہیں کرسکتا تو آسودگی کے وقت حساب کو نگہ رکھ

مثال

۵؎ گاؤں کی چودہرائن نے لڑکی سے کیا اچھی بات کہی کہ مال کی کثرت کے دن سختی کے دن کا سامان رکھو چھوڑ

۶؎ ہر وقت مشکیں اور گھڑے بھر کر رکھو اس واسطے کہ ہمیشہ گاؤں میں ندی جاری نہیں رہتی

۷؎ روپیہ سے بہشت حاصل کرسکتے ہیں اور روپیہ ہی سے دیو کا پنجہ مروڑ سکتے ہیں۔

زدستِ تہی بر نیاید اُمید	بزر بر کنی چشم دیو سپید
وگر ہرچہ داری بکف برنہی	کہ وقتِ حاجت بماند تہی
گدایاں بسعی تو ہرگز قوی	نگردند و ترسم تو لاغر شوی

باز آمدم بحکایت فرزند خلف

چو منّاعِ خیر این حکایت بگفت	زغیرت جوانمرد ارگ نخفت
پراگنده دل گشت ازاں عیب جوی	بر آشفت و گفت اے پراگنده گوی

لہ خالی ہاتھ سے اُمید پوری نہیں ہوتی۔ اور اگر روپیہ ہے تو دیو سپید کی آنکھیں نکال سکتا ہے،

لہ اور اگر جو کچھ تیرا ہے وہ لوگوں کی ہتھیلی پر رکھدے گا تو تیرا ہاتھ ضرورت کے وقت خالی رہیگا

لہ فقیر لوگ تیری کوشش سے کبھی دولتمند نہ ہونگے اور میں ڈرتا ہوں کہ تو تنگدست ہو جائیگا

بمن سپوت لڑکے کی طرف پھر آیا ہوں

لہ جب نیکی سے روکنے والے نے یہ بات کہی۔ تو جوانمرد غیرت کے سبب اُس کام سے باز رہا

لہ اُس عیب جو کی بات سے وہ بہت رنجیدہ دل ہوا۔ اور خفا ہوکر کہا کہ اے بیہودہ بکنے والے!

مرا دستگاهی که پیرامن است — پدر گفت میراث جدّ من است

نه ایشان بحسرت نگهداشتند — بحسرت بمردند و بگذاشتند

بدستم نیفتاد مال پدر — که بعد از من افتد بدست پسر

همان به که امروز مردم خورند — که فردا پس از من بیغما برند

خور و پوش و بخشای و راحت رسان — نگه می چه داری ز بهر کسان

برند از جهان با خود اصحاب رای — فرومایه ماند بحسرت بجای

١ یہ مال و دولت جو میرے پاس ہے، میرا باپ کہتا تھا کہ میرے دادا کی میراث ہے +

٢ کیا اُنہوں نے بھی اس دولت کو بچا کر نہیں کھایا آخر حسرت ہی میں مر گئے اور چھوڑ گئے

٣ میرے ہاتھ باپ کا مال نہیں آیا۔ میرے بعد میرے بیٹے کے ہاتھ لگیگا

٤ یہی بہتر ہے کہ آج لوگ کھائیں نہ کہ کل کو میرے بعد دو سارے لوٹ لیجائینگے

٥ آپ کھا اور پہن اور لوگوں کو دے اور آرام پہنچا۔ تو لوگوں کے واسطے کیوں جوڑ جوڑ کر رکھتا

٦ عقلمند جہان سے اپنے ساتھ دولت لیجاتے ہیں (اور) کمینہ حسرت میں چھوڑ جاتا ہے

۱ زر و نعمت اکنون بده کان تست	که بعد از تو بیرون ز فرمان تست
۲ بدنیا توانی که عقبے خری	بخر جان من ورنه حسرت بری

حکایت اندر راحت رسانیدن ہمسایگان

۳ یکے بر زاہدے وقتے زنے پیش شوے	که دیگر مخر نان زخباز کوے
۴ ببازارِ گندم فروشاں گراے	که این جو فروش است گندم نماے
۵ نه از مشتری کاز دحام مگس	بیک ہفته رویش ندیدست کس
۶ بدلداری آن مرد صاحب نیاز	بزن گفت کاے روشنائی بساز

۱ روپیہ اور دولت اب سے کہ تیری ملک ہی۔ کیونکہ تیرے بعد تیرے حکم سے باہر ہو جائیگا
۲ تو دنیا کے بدلے آخرت کو خرید سکتا ہی۔ اے میری جان خرید لے اور نہیں تو پچھتائیگا

پڑوسیونکو آرام پہنچانے کے بیان میں کہانی

۳ ایک دن ایک عورت نے اپنے خاوند سے شکایت کی۔ کہ پھر اس گلی کے بھٹیارے سے روٹی
۴ گیہونکی روٹی بیچنے والونکے بازار میں جا۔ کیونکہ یہ بھٹیارہ تو جو کی روٹی بیچنے والا ہے
۵ خریدار کے سبب سے نہیں بلکہ مکھیونکے ہجوم سے ایک ہفتہ سے کسی نے اسکی شکل نہیں دیکھی
۶ اس نیک خو مرد نے دلداری کے ساتھ۔ عورت سے کہا کہ اے دانا موافقت کر

۱۵

بامیدِ ما کلبہ اینجا گرفت — نہ مردی بود نفع زو واگرفت
رہِ نیکمردانِ آزادہ گیر — چو استادۂ دستِ افتادہ گیر
ببخشائے کآنانکہ مردِ حق اند — خریدارِ دکانِ بے رونق اند
جوانمردگر راست خواہی ولیست — کرم پیشۂ شاہِ مرداں علیست

حکایت

شنیدم کہ مردے براہِ حجاز — بہر خطوہ کردے دو رکعت نماز
چناں گرم رو در طریقِ خدا — کہ خارِ مغیلاں نکندے زپا

لہ اِس بیچارے نے ہماری اُمید پر یہاں کان کھولی ہے۔ اُسے نفع نہ ہونے دینا جوانمردی نہیں
ٹہ آزاد نیکمردوں کا رستہ اختیار کر جب تو کھڑا ہے تو گرے ہوؤں کا ہاتھ پکڑ
سہ بخشش کر کیونکہ جو لوگ خدا کے مرد ہیں وہ بے رونق دکان کے خریدار ہیں
ٹہ اگر تو سچ پوچھے تو سخی آدمی خدا کا دوست ہے سخاوت سب ولیوں کے سردار حضرت علی کا پیشہ ہے

کہانی

شہ میں نے سنا کہ ایک مرد حجاز کے رستے میں ہر قدم پر دو رکعت نماز پڑھتا جاتا تھا
لہ خدا کے رستے میں ایسا تیز رفتار (تھا) کہ کیکر کے کانٹے تک بھی اپنے پاؤں سے نہ نکالتا تھا

به آخر ز وسواس خاطر پریش	پسند آمدش در نظر کار خویش
به تلبیس ابلیس در چاه رفت	که نتوان ازین خوبتر راه رفت
گرش رحمت حق نه دریافتی	غرورش سر از جاده برتافتی
یکی هاتف از غیب آواز داد	که اے نیکبخت مبارک نهاد
مپندار گر طاعتے کرده	که نزلے بدین حضرت آورده
باحسانے آسوده کردن دلے	به از الف رکعت بهر منزلے

حکایت

سلہ آخر دل کی پریشان کرنیوالے شیطانی وسوسوں سے۔ اپنا کار اُسکی نظر میں پسند آیا +

سلہ شیطان کے اس مکر سے گمراہی کے کنویں میں گرا۔ کہ اسنے خیال کیا کہ اس سے اچہا رستہ کوئی

سلہ اگر خدا کی رحمت اُسکی خبرگیر نہ ہوئی۔ تو غرور اسکا سر راستہ سے پہیر دیتا +

سلہ ایک فرشتہ نے غیب سے یہ آواز دی۔ کہ اے نیکبخت مبارک ذات +

سلہ اگر تونے خدا کی بندگی کی ہے تو یہ گمان مت کر۔ کہ تو اس درگاہ میں کچھ تحفہ لایا ہے +

سلہ احسان سے کسی دل کو خوش کرنا۔ ہر منزل پر ہزار رکعت نماز پڑھنے سے بہتر ہے +

کہانی

بشنگ سلطان چنین گفت زن	که خیز اے مبارک در رزق زن
بروتا ز خوانت نصیبے دہند	که فرزندگانت بسختی درند
بگفتا بود مطبخ امروز سرد	که سلطان بشب نیت روزه کرد
زن از ناامیدی سر انداخت پیش	همیگفت با خود دل از فاقه ریش
که سلطان ازین روزه آیا چه خواست	که افطار او عید طفلان ماست
خورنده که خیرش برآید ز دست	به از صائم الدهر دنیا پرست

١ بادشاہ کے سپاہی کو اسکی عورت نے یہ کہا کہ اے مبارک اٹھ اور رزق کا دروازہ کھٹکھٹا

٢ (بادشاہ کے ہاں) کہ تجکو بھی خوان سے حصہ دیں کیونکہ تیرے ننھے ننھے بال بچہ بھوکے ہیں

٣ اُسنے کہا کہ آج تو باورچیخانہ ٹھنڈا ہوگا۔ کیونکہ بادشاہ نے رات روزے کی نیت کی تھی

٤ عورت نے ناامیدی سے سر جھکایا۔ اپنے دل میں کہتی تھی اور دل فاقہ کے سبب خستہ حال تھا

٥ کہ بادشاہ نے اس روزے سے کیا فائدہ حاصل کیا کیونکہ اسکا روزہ کھولنا ہمارے لڑکوں کی عید ہے

٦ جو کھانیوالا کہ اسکے ہاتھ سے نیکی ہو وہ بہ ہمیشہ کے روزہ رکھنیوالے کنجوس سے اچھا ہے

مسلم کسے رابود روزہ داشت ۱ | کہ درماندۂ را دہد نان چاشت
دگرنہ چہ حاجت کہ زحمت بری ۲ | زخود بازگیری وہم خود خوری
خیالات نادان خلوت نشین ۳ | بہم برکند عاقبت کفر و دین
صفا ہست در آب و آئینہ نیز ۴ | ولیکن صفا را بباید تمیز

حکایت کریم تنگدست با سائل

یکے را کرم بود و قوت نبود ۵ | کفافش بقدر مروت نبود

۱ اُس شخص کو روزہ رکھنا درست ہے۔ جو کوئی دوپہر کا کھانا کسی محتاج کو دیدے

۲ اور نہیں تو کیا ضرور ہے کہ تو (بھوک اور پیاس کی) تکلیف اُٹھائے۔ اپنے ہی سے بچائے اور پھر آپ ہی کھا جائے +

۳ جاہل گوشہ نشین کے خیالات۔ آخر کو کفر اور دین کو ملا جلا دیتے ہیں +

۴ پانی میں بھی صفائی ہے اور شیشے میں بھی لیکن صفائی کو تمیز چاہیئے +

تنگدست سخی امیر مفلس کی کہانی

۵ ایک شخص میں سخاوت تھی اور مقدور نتھا۔ اُسکی آمدنی سخاوت کے اندازہ کے موافق نتھی

کہ سفلہ خداوندِ ہستی مباد	جوانمرد را تنگدستی مباد
کسے را کہ ہمت بلند اوفتد	مرادش کم اندر کمند اوفتد
چو سیلابِ ریزاں کہ بر کوہسار	نگیرد ہمے بر بلندی قرار
نہ در خوردِ سرمایہ کردی کرم	تنک مایہ بودے ازیں لاجرم
برش تنگدستے دو حرف نوشت	کہ اے خوب فرجام فرخ سرشت
یکے دست گیرم بچندے درم	کہ چندیست تا من بزندان درم

۱؎ خدا کرے کمینہ دولتمند نہو۔ اور سخی آدمی کو تنگدستی نہو +

۲؎ جس شخص کی ہمت بلند ہوتی ہے۔ اسکی مراد حاصل نہیں ہوتی یا جلد حاصل ہو جاتی ہے

۳؎ سخی کے پاس روپیہ نہیں ٹھیرتا جیسے رو کیطرح۔ کہ وہ پہاڑ کی بلندی پر نہیں ٹھیرتا

۴؎ اپنے مقدور کے موافق سخاوت نہیں کیا کرتا تہا۔ اسی سبب سے ہمیشہ تنگدست رہا کرتا تہا

۵؎ ایک تنگدست نے اُسکے پاس یہ دو حرف لکھے۔ کہ ای نیک انجام اور مبارک پیدائش +

۶؎ چند روپے سے میری مدد کر۔ اسواسطے کہ چند روز سے میں قیدخانہ میں ہوں

بچشم اندرش قدر چیزے نبود | ولیکن بدستش پشیزے نبود
بخصمان بندی فرستاد مرد | کہ اے نیکنامان آزاد مرد
بدارید چندے کف از دامنش | وگر میگریزد ضماں بر منش
وزانجا بزنداں درآمد کہ خیز | وزیں شہر تا پاے داری گریز
چو گنجشک بازدید از قفس | قرارش نبود اندر آں یک نفس
چو بادِ صبا زآں میں سیر کرد | نہ سیرے کہ بادش رسیدے بگرد

۱ اُسکی آنکھ میں کسی چیز کی قدر نہ تھی۔ اور لیکن اُسوقت اُسکے ہاتھ میں ایک دمڑی بھی
۲ قید خانے کے نگہبانوں کے پاس آدمی بھیجا۔ کہ اے نیکنام آزاد مرد +
۳ چند روز اسکے دامن سے دست بردار ہو جاؤ۔ اور اگر یہ بھاگ جاوے تو اُسکی ضمانت میرے سے ہے
۴ اور وہاں سے قید خانہ میں آکر اُس سے کہدیا کہ اُٹھ۔ اور جہانتک تو بھاگ سکتا ہے اِس شہر سے بھاگ جا
۵ جب چڑیا نے پنجرہ کا دروازہ کھلا دیکھا۔ تو ایکدم اُسکے اندر اُسکو قرار نہوا +
۶ بادِ صبا کیطرح اُس جگہ سے نکل گیا۔ ایسا گیا کہ ہوا بھی اُسکی گرد کو نہ پہنچی +

گرفتند حالی جوانمرد را | که حاضر بکن سیم یا مرد را
زبیچارگی راه زندان گرفت | که مرغ از قفس رفته نتوان گرفت
شنیدم که در حبس چندی بماند | نه رقعه نبشت و نه فریاد خواند
زمانها نیاسود و شبها نخفت | برو پارسائی گذر کرد و گفت
نه پندارمت مال مردم خوری | چه پیش آمدت تا بزندان دری

لہ اُنہوں نے اُسیوقت اُس سخی کو پکڑ لیا - یا تو مرد کو حاضر کر یا روپیہ دے

لہ ناچار ہو کر اُس سخی نے قیدخانہ کا رستہ لیا - کیونکہ پنجرے سے اُڑے ہوئے جانور کو کوئی نہیں پکڑ سکتا ؛

لہ میں نے سُنا کہ عرصہ تک وہ قیدخانہ میں رہا - نہ تو اُس نے کسی کو خط لکھا اور نہ فریاد کی

لہ مدتوں آرام نہ پایا اور راتوں نہ سویا - اُسکے پاس ایک پارسا آنکلا اور کہا

لہ میں تو گمان نہیں کرتا کہ تو لوگوں کا مال کھاتا ہو - تجھے کیا ہوا جو تو قیدخانہ میں قید ہے

بگفتا که هان ای مبارک نفس — نخوردم بحیلت گری مال کس

یکی ناتوان دیدم از بند ریش — خلاصش ندیدم بجز بند خویش

ندیدم بنزدیک دانش پسند — من آسوده دیگر پای بند

بمرد آخر و نیکنامی ببرد — زهی زندگانی که نامش نمرد

تن زنده دل خفته در زیر گل — به از عالمی زنده مرده دل

دل زنده هرگز نگردد هلاک — تن زنده دل گر بمیرد چه باک

١ اس آدمی نے کہا کہ ہاں اے مبارک دم۔ بیشک میں نے کسیکا مال تو فریب سے نہیں کھایا

٢ لیکن میں نے ایک غریب کو قید سے زخمی دیکھا۔ اور اسکا چھٹکارا اپنی قید کے سوا نہ دیکھا

٣ میں نے عقل کے نزدیک بات کو اچھا نہ سمجھا کہ میں آرام سے اور دوسرا قید میں رہے

٤ آخر مر گیا اور نیکنامی کما لیگیا۔ عجیب زندگی تھی کہ اسکا نام نہ مرا

٥ یعنی زندہ دل کا وجود مٹی کے نیچے سویا ہوا مردہ دل جیتوں کے ایک جہان سے بہتر ہے

٦ زندہ دل کبھی نہیں مرتا۔ اگر زندہ دل کا جسم مر جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

حکایت در معنی احسان با خلق بند

یکے در بیابان سگے تشنه یافت	برون از رمق در حیاتش نیافت
کله دلو کرد آں پسندیده کیش	چو حبل اندر آں بسته دستار خویش
بخدمت میاں بست و بازو کشاد	سگِ ناتواں را دمے آب داد
خبر داد پیغمبر از حالِ مرد	که داور گناہانِ او عفو کرد
الا گر جفا کاری اندیشه کن	کرم پیش گیر و وفا پیشه کن
کسے با سگے نیکوئی گم نکرد	کجا گم کند خیر با نیک مرد

خلقت کے احسان کرنیکے بیان میں کہانی

۱ ایک شخص نے جنگل میں ایک پیاسا کتا دیکھا۔ اُسکی زندگی میں ایک سانس سے زیادہ نہ پایا

۲ اُس پسندیدہ مذہب نے ٹوپی کا ڈول بنایا۔ اور اُسمیں رسی کی جگہ اپنی پگڑی باندھی ✦

۳ خدمت کے واسطے کمر باندھی اور آستینیں چڑھا کر۔ غریب کتے کو ایک گھونٹ پانی پلایا

۴ پیغمبر نے اُس مرد کے حال کی خبر دی۔ کہ خدا نے اُسکے گناہ معاف کر دیئے ✦

۵ خبردار اگر تو ظالم ہے تو اندیشہ کر بخشش اختیار کر اور وفا کو پیشہ بنا ✦

۶ جب کسی نے کتے کے ساتھ نیکی کر کے ضایع نہ کی۔ تو تو نیک مرد کے ساتھ نیکی کر کے کہاں کھوویگا ✦

کرم کن چنان کت برآید ز دست | جهانبان در خیر بر کس نبست

گرت در بیابان نباشد چہی | چراغی بنہ در زیارتگہی

بقنطار زر بخش کردن ز گنج | نہ چندانکہ دیناری از دسترنج

برد ہر کسی بار در خور زور | گرانست پای ملخ پیش مور

تو با خلق نیکی کن ای نیکبخت | کہ فردا نگیرد خدا بر تو سخت

گر از پا درآید نماند اسیر | کہ افتادگان را بود دستگیر

۵۱ جیسی تیرے ہاتھ سے بخشش ہو سکے ویسی کر کیونکہ خدا نے نیکی کا دروازہ کسی پر بند نہیں کیا

۵۲ اگر جنگل میں کوئی تیرا کنواں کھدوایا ہوا نہیں کسی زیارتگاہ میں ایک چراغ ہی روشن کر دے

۵۳ پڑے بھر بھر کر خزانہ میں سے روپے خیرات کرنے اتنا ثواب نہیں رکھتے جتنا کہ محنت کا ایک دینار

۵۴ ہر شخص اپنے زور کے موافق بوجھ اٹھاتا ہے چیونٹی کے نزدیک ٹڈی کا پاؤں بھی بھاری ہے

۵۵ اے نیکبخت تو خلقت کے ساتھ اب نیکی کر تاکہ قیامت میں خدا تیرے پر سختی نہ کرے

۵۶ اگر وہ عاجز ہو تو اسی حالت میں ہمیشہ نہیں رہتا جو شخص عاجزوں کا مددگار رہتا ہے

۲۵

۱ بفرمود کوته نظر تا غلام — براندش بخواری و زجر تمام

۲ بناکردن شکر پروردگار — شنیدم که برگشت ازو روزگار

۳ بزرگیش سر در تباهی نهاد — عطارد قلم در سیاهی نهاد

۴ شقاوت برهنه نشاندش چو سیر — نه بارش رها کرد و نے بارگیر

۵ نشاندش قضا بر سر فاقه خاک — مشعبد صفت کیسه و دست پاک

۶ سراپایے حالش دگرگونه گشت — بریں ماجرا مدتے برگذشت

۱۔ اُس کوتہ نظر نے حکم دیا کہ سائل کو نکالو تو غلام نے جھڑکی اور خواری کے ساتھ نکال دیا

۲۔ مَیں نے سُنا کہ خدا کی ناشکری کے سبب اُس کا زمانہ پلٹ گیا +

۳۔ اُسکی بزرگی نے تباہی میں سر رکھا عطارد نے اُسکے نصیب میں بدبختی لکھدی

۴۔ بدبختی نے اُسکو لہسن کی طرح ننگا بٹھا دیا۔ نہ تو اُسکے پاس سامان چھوڑا اور نہ اسباب اُٹھانیوالا

۵۔ قضا نے اُسکے سر پر فاقہ کی خاک جھاڑی نٹ کی طرح اُسکا دامن اور کیسہ صاف ہو گیا

۶۔ اُسکا تمام حال اُلٹ پلٹ ہو گیا۔ اِس حال پر ایک عرصہ گزر گیا +

۲۹

غلامش بدستِ یکے فتاد	توانگر دل و دست روشن نہاد
بدیدار مسکین آشفتہ حال	چناں شاد بودے کہ مسکین بمال
شبانگہ یکے بر درش لقمہ جست	ز سختی کشیدن قدمہاش سست
بفرمود صاحب نظر بندہ را	کہ خوشنود کن مرد خواہندہ را
چو نزدیک بردش ز خوان بہرۂ	برآورد بے خویشتن نعرۂ
چو نزدیک آمد برِ خواجہ باز	عیاں کرد اشکش بدیباچہ راز

۵۱ اُسکا غلام ایک امیر سخی کے ہاتھ لگ گیا کہ وہ امیر دل اور ہاتھ کا دولتمند اور روشن نہاد تھا

۵۲ وہ امیر مسکین پریشان حال کو دیکھکر ایسا خوش تھا جیسا مسکین دولت سے

۵۳ رات کے وقت ایک فقیر نے اُسکے دروازہ پر سوال کیا کہ فاقہ کی سختی کھینچنے سے اُسکے پاؤں سست تھے

۵۴ پرکھنے والے امیر نے غلام کو حکم دیا کہ اس مانگنے والے آدمی کو کھانا دیکر خوش کر

۵۵ جب غلام اُس فقیر کے پاس دسترخوان میں سے کھانا لیگیا تو بے اختیار ہو کر اُسنے ایک آواز ماری

۵۶ جب اپنے مالک کے پاس پھر آیا۔ تو اُسکے آنسوؤں نے رخسارہ پر بھید کو ظاہر کر دیا

۱ بپرسید سالار فرخندہ خوے	کہ اشکت ز جور کہ آمد بروے
۲ بگفت اندرونم بشورید سخت	بر احوال ایں پیر شوریدہ بخت
۳ کہ مملوک وے بودم اندر قدیم	خداوند املاک و اسباب و سیم
۴ چو کوتاہ شد دستش از عز و ناز	کند دست خواہش بدرہا دراز
۵ بخندید و گفت اے پسر جور نیست	ستم بر کس از گردش دور نیست
۶ نہ آں تند خوئیست بازارگاں	کہ بردی سر از کبر بر آسماں

۱ مبارک خو سردار نے پوچھا کہ آنسو تیرے رخسار پر کس کے ظلم سے جاری ہوئے۔

۲ اُس نے کہا کہ میرا دل اس بدنصیب بڈھے کی حالت سے بہت ہی پریشان ہوا

۳ اسواسطے کہ میں پہلے اُسکا غلام تھا (اور یہ) جائداد اور روپے پیسے اور اسباب والا تھا

۴ اب جب اُسکا ہاتھ عزت اور فخر سے چھوٹا ہو گیا تو ناچار لوگوں کے دروازہ پر خواہش کا ہاتھ پھیلاتا ہے

۵ اُس امیر نے ہنسکر کہا کہ اے لڑکے یہ ظلم نہیں ہے۔ زمانہ کی گردش سے تو کسی پر بھی ظلم نہیں ہوتا

۶ کیا یہ وہی تندخو سوداگر نہیں ہے جو غرور کے سبب سے اپنا سر آسمان پر خیال کرتا تھا

۳۱

من آنم کہ آں وزم از در براند | بروز نمش ور گیتی نشاند
نگہ کرد باز آسماں سوے من | فرو شست گرد غم از روے من
خدا ار بحکمت بہ بندد درے | کشاید بفضل و کرم دیگرے
بسا مفلس بینوا سیر شد | بسا کار منعم زبر زیر شد

حکایت

یکے سیرت نیکمرداں شنو | اگر نیکمردی و پاکیزہ روے
کہ شبلی ز حانوت گندم فروش | بدہ برد انبان گندم بدوش

لہ اور میں وہی ہوں کہ اُس دن مجھے اُس نے دروازہ سے نکالا تھا اور زمانہ کی گردش نے اُسکو میرے دن بٹھایا

۲ پھر آسمان نے میری طرف مہربانی کی نظر کی اور وہ غم کی گرد میرے چہرہ سے دھو ڈالی

۳ خدا تعالیٰ اپنی حکمت سے کوئی دروازہ بند کردیتا ہے تو اپنے فضل و کرم سے دوسرا کھول دیتا ہے

۴ بہت (دفعہ اتفاق ہوا ہے) کہ بے سامان مفلس سیر ہو گیا اور اکثر مرتبہ مالدار کا کام خراب ہو گیا

۵ ذرا نیکمردوں کی خصلت کا حال سُن - اگر تو بھلا آدمی اور نیک چلن ہے

۶ کہ شبلی گیہوں بیچنے والے کی دکان سے گیہوں کی بھری ہوئی بوری کندھوں پر اٹھا کر اپنے گاؤں

نگه کرد موری در آن غله دید	که سرگشته از هر طرف میدوید
ز رحمت بر او شب نیارست خفت	بجاوای خود بازش آورد و گفت
مروت نباشد که این مور ریش	پراگنده گردانم از جای خویش
درون پراگندگان جمع دار	که جمعیت باشد از روزگار
چه خوش گفت فردوسی پاک زاد	که رحمت بر آن تربت پاک باد
میازار موری که دانه کش است	که جان دارد و جان شیرین خوش است

١ وہاں جاکر جو خیال کیا تو اُس اناج میں ایک چیونٹی دیکھی کہ وہ پریشان ہر طرف دوڑتی پھرتی تھی

٢ اُسپر رحم کرنے کے سبب تمام رات نیند نہ آئی - اُسکی جگہ پر پھیر لایا اور کہا کہ

٣ یہ جوانمردی نہیں ہے کہ اس مسکین چیونٹی کو میں اُسکی جگہ سے پریشان کردوں

٤ پراگندوں کے دلکو تو جمع رکھ - تاکہ تجھے جمعیت زمانے سے حاصل ہو +

٥ پاک پیدایش فردوسی نے کیا اچھی بات کہی ہے کہ اُسکی پاک قبر پر ہمیشہ رحمت ہو

٦ دانہ چُننے والی چیونٹی کو بھی مت ستا کیونکہ وہ بھی جان رکھتی ہے اور جان شیرین سب کو پیاری ہے

سینۂ اندروں باشد و سنگ دل[۱]	که خواهد که موری شود تنگدل
مزن بر سر ناتواں دستِ زور[۲]	که روزی بپایش در افتی چو مور
نه بخشید بر حالِ پروانه شمع[۳]	نگه کن که چوں سوخت در پیش جمع
گرفتم ز ناتواں تر بسے است[۴]	توانا تر از تو ہم آخر کسے است

گفتار در طریق تسخیر مردم باخلاق و کرم

ببخش اے پسر کآدمی زادہ صید[۵]	باحساں تواں کرد و وحشی بقید

۱ وہ بڑا ہی سنگدل اور بے رحم ہے جو یہ چاہے کہ ایک چیونٹی بھی تنگدل ہو

۲ کمزور کے سر پر ظلم کا ہاتھ نہ مار۔ ایسا نہ ہو کہ کسی دن چیونٹی کی طرح اسکے پاؤں میں گرے

۳ شمع نے پروانے کے حال پر رحم نہیں کیا تو دیکھ کہ مجلس میں سب کے سامنے کس طرح جلی

۴ میں نے مانا کہ بہت سے لوگ تجھ سے کمزور ہیں۔ آخر تجھ سے زور آور بھی تو کوئی ہوگا

خوش خلقی اور سخاوت سے لوگوں کو تابع بنانے کے طریقے میں گفتگو

۵ اے لڑکے بخشش کر کیونکہ آدمی کو تو احسان سے اور جنگلی جانور کو رسی سے تابع کر سکتے ہیں

۳۳

عدو را بالطاف گردن بہ بند | کہ نتواں بریدن بتیغ ایں کمند
چو دشمن کرم بیند و لطف و جود | نیاید دگر خبث از وے وجود
مکن بد کہ بد بینی از یار نیک | نروید ز تخم بدی بار نیک
چو با دوست دشوار گیری و تنگ | نخواہد کہ بیند ترا نقش و رنگ
وگر خواجہ با دشمناں نیکخوست | بسے بر نیاید کہ گردند دوست

حکایت در معنی صید کردن دلہا باحسان

برہ در یکے پیشم آمد جواں | بتک در پسش گوسفندے دواں

۱ دشمن کی گردن مہربانی سے باندھ - اسواسطے کہ اس رسی کو تلوار سے بھی نہیں کاٹ سکتے ۔
۲ جب دشمن سخاوت اور مہربانی اور بخشش دیکھے گا - تو پھر اُس سے کبھی بُرائی نہ ہو سکیگی ۔
۳ تو کسیکے ساتھ بدی مت کر اسواسطے کہ تو اپنے نیک یار سے بھی بدی دیکھیگا - بُرے بیج میں
۴ جب تو دوست سے ... سختی اور تنگی کریگا - تو وہ بھی تیری شکل و صورت نہیں دیکھنی چاہیگا
۵ اور اگر صاحب دشمنوں کیساتھ بھی نیکخو ہے - تو بہت مدت نہ گذرنے پائیگی کہ وہ دوست بنجائینگے
احسان سے لوگوں کے دلوں کے مطیع بنانیکے بیان میں حکایت ۔
۶ رستے میں ایک جوان میرے سامنے آیا - کہ ایک بکری کا بچہ اُسکے پیچھے دوڑا جاتا تھا

[1] بدو گفتم این ریسمانست و بند	که مے آرد اندر پیت گوسفند
[2] سبک طوق و زنجیر ازو باز کرد	چپ و راست پوئیدن آغاز کرد
[3] بره در پیش همچنان مے دوید	که جو خورده بود از کف مرد و خوید
[4] چو باز آمد از عیش و بازی بجائے	مرا دید و گفت اے خداوند رائے
[5] نه این ریسمان مے برد با منش	که احسان کمندیست در گردنش
[6] بلطفے که دیدست پیل دمان	نیارد همے حمله بر پیلبان

[1] میں نے اُس جوان سے کہا یہ رسی اور قید ہے - جو بکری کو تیرے پیچھے لاتی ہے +

[2] اُس جوان نے جھٹ اُسکا طوق اور زنجیر کھول ڈالا - اور آپ دائیں اور بائیں دوڑنا شروع کیا

[3] بکری کا بچہ اسیطرح اُسکے پیچھے دوڑ مارا - اسواسطے کہ اُس نے جوان کے ہاتھ سے جو دیکھا تھا

[4] جب کھیل کود سے اپنی جگہ آیا - تو اُس نے میری طرف دیکھکر کہا کہ اے عقلمند +

[5] اسکو یہ رسی میرے ساتھ نہیں لیجاتی - بلکہ احسان کی رسی اُسکی گردن میں ہے +

[6] اُس مہربانی کے سبب جو مست ہاتھی نے دیکھی ہے - وہ ہاتھی بان پر حملہ نہیں کرتا

٣٥

بدان را نوازش کن ای نیکمرد	که سگ پاس دارد چو نان تو خورد
بر آن مرد کند است دندان یوز	که مالد زبان بر پنیرش دو روز

حکایت روباه و درویش

یکی روبهی دید بی دست و پای	فرو مانده در صنع لطف خدای
که چون زندگانی بسر میبرد	بدین دست و پا از کجا میخورد
درین بود درویش شوریده رنگ	که شیری درآمد شغالی بچنگ

۱ اے نیکمرد بدوں پر نوازش کر کیونکہ جب کتا تیری روٹی کھاتا ہے تو حفاظت کرتا ہے

۲ چیتے کے دانت اس آدمی پر کند ہیں جسکے پنیر پر اس نے دو دن بھی زبان ملی ہو

لومڑی اور درویش کی حکایت

۳ ایک شخص ایک شکستہ لومڑی کو دیکھکر خدا تعالی کی کاریگری اور مہربانی میں حیران رہا

۴ کہ یہ لومڑی کس طرح زندگی بسر کرتی ہے ۔ ان ہاتھ پاؤں سے کہاں سے کھاتی ہے

۵ پریشان درویش اسی حال میں حیران تھا کہ یکایک شیر گیدڑ کو پنجے میں پکڑے ہوئے آیا

شغالے نگوں بخت را شیر خورد ۱ | بماند آنچه روباه ازو سیر خورد

دگر روز باز اتفاقے فتاد ۲ | که روزی رسان قوت روزش بداد

یقیں مرد را دیده بیننده کرد ۳ | شد و تکیه بر آفریننده کرد

کزیں پس بکنجے نشینم چو مور ۴ | که روزی نخوردند پیلان بزور

زنخدان فرو برد چندیں بجیب ۵ | که بخشنده روزی فرستد ز غیب

نه بیگانه تیمار خوردش نه دوست ۶ | چو چنگش رگ و استخوان ماند و پوست

۱ بدنصیب گیدڑ کو شیر کھایا جو کچھ بچا اُس سے لومڑی نے پیٹ بھر کر کھایا

۲ دوسرے دن پھر ایسا ہی اتفاق ہوا کہ خدا تعالیٰ نے دن کا کھانا اُسکو پہنچایا

۳ یقین نے مرد کی آنکھیں روشن کر دیں وہاں سے ٹلا نہ ہوا اور خدا پر بھروسہ کیا

۴ اور دل میں کہا کہ میں آج سے چیونٹی کی طرح کونے میں بیٹھ رہونگا کیونکہ ہاتھیوں نے زور

۵ کچھ عرصہ گریبان میں سر جھکائے بیٹھا رہا تاکہ خدا تعالیٰ غیب سے روزی بھیجے

۶ نہ بیگانہ نے اُسکا غم کھایا نہ دوست نے چنگ کی طرح فقط اُسکی رگیں ہڈیاں اور چمڑا رہ گیا

چو شیرش نماند از ضعیفی و ہوش	ز دیوار محرابش آمد بگوش
برو شیر درندہ باش اے دغل	مینداز خود را چو روباہ شل
چناں سعی کن کز تو ماند چو شیر	چو روبہ چہ باشی بوامانده سیر
چو شیراں کرا گردن فربہ است	گر افتد چو روبہ سگ از وے بہ است
بچنگ آر و با دیگراں نوش کن	نہ بر فضلہ دیگراں گوش کن
بخور تا توانی ببازوے خویش	کہ سعیت بود در ترازوے خویش

۱ جب بے طاقتی سے نہ اسکا صبر اور ہوش رہا۔ تو مسجد کی دیوار سے اسکے کان میں آواز آئی

۲ اے مکار جا اور پھاڑنے والا شیر بن۔ یعنی لومڑی کی طرح اپنے آپ کو نہ گرا +

۳ ایسی کوشش کر کہ تجھ سے شیر کی طرح بچے۔ تو لومڑی کی طرح جھوٹے سے کیا پیٹ بھرتا ہے

۴ جس شخص کی گردن شیروں کی سی موٹی ہے۔ اگر وہ لومڑی کی طرح گر پڑے تو اس سے کتا ہی اچھا ہے

۵ کما اور غریبوں کو بانٹ کر کھا۔ اور دوں کے جھوٹے پر نظر نہ کر +

۶ جہاں تک ہو سکے اپنے بازو سے کما کر کھا۔ کیونکہ تیری کوشش تیرے اعمالنامہ میں درج ہوگی

٣٩

چو مرداں ببر رنج و راحت رساں	مخنث خورد دست رنج کساں
بگیر اے جواں دستِ درویش پیر	نہ خود را بیفگن کہ دستم بگیر
خدا را بر آں بندہ بخشایش است	کہ خلق از وجودش در آسایش است
کرم ورزد آں سر کہ مغزے درو ست	کہ دوں ہمتانند بے مغز و پوست
کسے نیک بیند بہر دو سرائے	کہ نیکی رساند بخلق خدائے

حکایت عابد بخیل

شنیدم کہ مردیست پاکیزہ بوم	شناسا و رہرو در اقصائے روم

۱ مردوں کیطرح تکلیف اُٹھا اور دوسروں کو آرام پہنچا - اور لوگوں کی کمائی ہیجڑا کھایا کرتا ہے

۲ اے جوان بوڑھے درویش کا ہاتھ پکڑ - نہ اپنے آپ کو گرا کہ میرا ہی ہاتھ پکڑ +

۳ اُس بندے پر خدا کی رحمت ہوتی ہے جسکے وجود سے خلقت آرام میں ہو +

۴ وہ شخص بخشش اختیار کرتا ہے جس میں عقل ہوتی ہے کیونکہ کم ہمت لوگ بے مغز چھلکے ہیں

۵ وہ شخص دو جہان میں بھلائی دیکھتا ہے - جو خدا کی خلقت کو نیکی پہنچاتا ہے +

کنجوس عابد کی کہانی

۱ میں نے سنا کہ ایک پاک طینت مرد - خدا شناس ملک روم کی گرد و نواح میں سے

همی چند سالوک صحرا نورد	برفتیم قاصد بدیدار مرد
سر و چشم هر یک ببوسید و دست	بتمکین و عزت نشاند و نشست
زرش دیدم و زرع و شاگرد و رخت	ولے بیمروت چو بے بر درخت
بخلق و کرم گرم رو مرد بود	ولے دیگدانش قوی سرد بود
همه شب نبودش قرار و هجوع	ز تسبیح و تهلیل و ما را ز جوع
سحرگه میان بست و در باز کرد	همان لطف و شبینه آغاز کرد

۵۱ میں اور جنگل میں گھومنے والے چند درویش ارادہ کر کے اُسکی زیارت کو گئے

۵۲ اُسنے ہر ایک کی آنکھیں اور ہاتھ چومے - (سب کو) عزت اور قدر سے بٹھایا اور (آپ) بیٹھا

۵۳ میں نے اُسکے پاس روپیہ کھیتی اور نوکر اور اسباب دیکھا لیکن بے پھل درخت کی طرح بیمروت

۵۴ خوش خلقی اور بخشش میں چالاک مرد تھا لیکن اُسکا چولھا بہت ہی ٹھنڈا رہتا تھا

۵۵ اُسے ساری رات تسبیح اور تہلیل سے اور ہمکو بھوک سے چین اور آرام نہ ہوا

۵۶ صبح کو کمر باندھی اور دروازہ کھولا اور وہی کل کی سی مہربانی شروع کی +

جوانے کہ شیرین و خوش طبع بود ۱ | کہ با ما مسافر درآں ربع بود
مرا بوسہ گفتا بہ تصحیف دہ ۲ | کہ درویش را توشہ از بوسہ بہ
بخدمت منہ دست بر کفش من ۳ | مرا ناں دہ و کفش بر سر بزن
بہ ایثار مرداں سبق بردہ اند ۴ | نہ شب زندہ داراں کہ دل مردہ اند
ہمیدیدم از پاسبانِ تتار ۵ | دل مردہ و چشم شب زندہ دار
کرامت جوانمردی و ناں دہی است ۶ | مقالاتِ بیہودہ طبلِ تہی است
قیامت کسے باشد اندر بہشت ۷ | کہ معنی طلب کرد و دعوی بہشت

لہ ایک جوان جو شیریں سخن اور خوش طبع تھا ہمارے ساتھ اُس ملک میں مسافر تھا
سے اُسنے کہا کہ مجھکو نقطے بدلکر بوسہ دے کیونکہ درویش کو بوسے سے توشہ اچھا ہے
سے خدمت کے واسطے میری جوتیوں پر ہاتھ مت رکھ۔ مجھکو روٹی دے اور سر پر جوتی مار
لہ جوانمرد لوگ بخشش سے سبقت لیگئے میں نہ رات کے جاگنے والے جو مردہ دل ہیں
شہ مَیں نے تاتار کے پاسبانوں کو دیکھا کہ دل اُنکا مردہ اور آنکھیں رات کی جاگنے والی تھیں
لہ سخاوت اور روٹی دینا بزرگی ہے۔ بیہودہ باتیں خالی ڈھول کی آواز ہے
کہ قیامت کو وہ شخص بہشت میں ہوگا جسنے کمالاتِ روحانی طلب کیے اور دعوی چھوڑا +

بمعنی توانگر شود دعوی درست	درم بے قدم تکیہ گاہ سست

حکایت حاتم طائی و جود وے

شنیدم در ایام حاتم کہ بود	بخیل اندرش بادپاے چو دود
صبا سرعتے رعد بانگ ادہمے	کہ بر برق پیشی گرفتے ہمے
بتگ ژالہ میریخت بر کوہ و دشت	تو گفتی مگر ابر نیسان گذشت
یکے سیل رفتار ہامون نورد	کہ باد از پیش باز ماندے چو گرد
بگفتند مردان صاحب علوم	سخنہاے حاتم بسلطان روم

لہ باطن سے دعوی کو درست کر سکتے ہیں۔ بے عمل دعوی شکست تکیہ گاہ ہے

حاتم طائی اور اسکی سخاوت کے بیان میں حکایت

لہ میں نے سنا کہ حاتم کے زمانہ میں ایک گھوڑا اسکے گلّے میں تھا ہوا ایسا سیاہ رنگ تھا

لہ وہ مشکیں گھوڑا بڑا ہوا جیسا تیز رفتار اور گرج کی سی آواز تھا دوڑنے میں بجلی سے بھی بڑھ جاتا

لہ دوڑتے وقت پہاڑ اور جنگل پر اولے برساتا تھا۔ گویا کہ نیسانی کا بادل آگیا

لہ وہ گھوڑا رو کی سی چال جنگل کاٹے کرتا لاتا تھا کہ ہوا بھی گرد کی طرح اسکے پیچھے رہجاتی تھی

لہ واقف لوگوں نے حاتم کی باتیں روم کے بادشاہ پاس جاکر کہیں +

کہ ہمتاے او در کرم مرد نیست [۱]	چو اسپش بجولان و ناورد نیست
بیاباں نوردے چو کشتی بر آب [۲]	کہ بالاے سیرش نپرّد عقاب
بدستور دانا چنین گفت شاہ [۳]	کہ دعوی خجالت بود بے گواہ
من از حاتم آں اسپ تازی نژاد [۴]	بخواہم گر او مکرمت کرد و داد
بدانم کہ در وے شکوہ مہیست [۵]	وگر رد کند بانگ طبل تہیست
رسولِ خردمند عالم بہ طے [۶]	رواں کرد و دہ مرد ہمراہ وے

۱ کہ سخاوت میں اُسکے برابر کوئی آدمی نہیں اُسکے گھوڑے کی مانند گھوڑ دوڑ اور لڑائی میں نہیں

۲ جنگل کو ایسا طے کرتا ہے جیسے کشتی پانی پر چلتی ہے اُسکی چال کے ساتھ تو عقاب بھی نہیں اُڑ سکتا

۳ بادشاہ نے دانا وزیر سے یہ کہا۔ کہ بدون گواہ کے دعویٰ کرنا شرمندگی ہوتی ہے

۴ میں وہ عربی نسل کا گھوڑا حاتم سے مانگتا ہوں اگر اُسنے عنایت کی اور مجھکو دیدیا

۵ تو میں جانونگا کہ اُسمیں سرداری کا دبدبہ ہے اور اگر انکار کردیگا تو خالی ڈھول کی آواز ہے

۶ جہان کا فاضل قاصد طے کی طرف روانہ کیا۔ اور دس آدمی اُسکے ساتھ کئے

زمین مُردہ و ابر گریاں ۱ — صبا کرد بارِ دگر جاں درو

بسبزلگہ حاتم آمد فرود ۲ — برآسود چوں تشنہ بر زندہ رو

سماطے بیفگند و اسپے بکشت ۳ — بدامن شکر دادش از زر بدست

شب آنجا ببودند و روزِ دگر ۴ — بگفت آنچہ دانست صاحب خبر

ہمیگفت حاتم پریشاں چو مست ۵ — زحسرت بدنداں ہمیکند دست

کہ اے بہرہ ور مردمِ نیکنام ۶ — چرا پیش ازیں نگفتی پیام

۱؎ زمین مری ہوئی تھی اور بادل پھر روتا تھا۔ صبا نے اُسکے اندر پھر جان ڈالی تھی

۲؎ وہ (قاصد) حاتم کے مکان پر آکر اُترا۔ پیاسے کی طرح بہتی ندی کے کنارے پر آرام پایا

۳؎ حاتم نے دسترخوان بچھایا اور ایک گھوڑا حلال کیا اُسکو دامن بھر کر مٹھائی اور مٹھی بھر روپے دیئے

۴؎ وہ رات کو وہیں رہے اور دوسرے دن جو کچھ قاصد کو کہنا تھا وہ کہا

۵؎ حاتم مست کی طرح پریشان حسرت سے دانتوں سے ہاتھ کی پیٹھ کو کاٹتا ہوا کہہ رہا تھا

۶؎ کہ اے نصیبہ ور نیکنام مرد۔ پہلے سے تو نے مجھ سے یہ پیغام کیوں نہ کہا ؎

من آں بادرفتار و دلدل شتاب	زبہر شما دوش کردم کباب
کہ دانستم از دستِ باران و سیل	نشاید شدن در چراگاہ خیل
بنوعے دگر روی و راہم نبود	جز او بر درِ بارگاہم نبود
مروّت ندیدم در آئینِ خویش	کہ مہماں بخسپد دل از فاقہ ریش
مرا نام باید در اقلیم فاش	دگر مرکبِ نامور گو مباش
کساں را درم داد و تشریف و اسپ	طبیعت اخلاق نیکو نہ کسب

لہ میں نے اُس ہوا کے چلنے والے اور دلدل کے سے دوڑنے والے گھوڑے کے کل تمہارے لئے کباب بنا دیئے

سہ کیونکہ میں نے خیال کیا کہ مینہ اور رو کے سبب سے گھوڑوں کی چراگاہ میں کوئی نہیں جا سکتا

سہ اور دوسرے کسی طرح میرے لئے چارہ نہ تھا اُس گھوڑے کے سوا میرے مکان پر اور نہ تھا

سہ میں نے اپنے مذہب میں یہ جوانمردی نہ سمجھی کہ مہمان فاقہ سے رنجیدہ دل سو رہے

شہ مجھے تو ولایت میں اپنا نام مشہور چاہیے۔ اگرچہ نامور گھوڑا (میرے پاس) نہو

لہ سب لوگوں کو روپے اور خلعت اور گھوڑے دیئے۔ نیک عادتیں پیدائشی ہیں کمائی ہوئی نہیں

۴۵

خبر شد بروم از جوانمردِ طے	ہزار آفریں کرد بر طبعِ وے
ز حاتم بدیں نکتہ راضی مشو	ازیں نغز تر ماجرائے بشنو

حکایت امتحان شاہ یمن حاتم را در جوانمردی

ندانم کہ گفت ایں حکایت بمن	کہ بوداست فرمانہے در یمن
ز نام آوراں گوئے دولت ربود	کہ در گنج بخشی نظیرش نبود
تواں گفت ورا سحابِ کرم	کہ دستش چو باراں فشاندے درم
کسے نام حاتم نبردے برش	کہ سودا نرفتے ازو در سرش

۵۱ (جب) جوانمرد کی خبر روم میں پہنچی تو اُسکی طبیعت پر ہزاروں آفریں کی
۵۲ حاتم کی فقط اسی بات پر راضی مت ہو۔ اس سے بھی ایک اور عمدہ قصہ سُن

حاتم کو جوانمردی میں شاہ یمن کے آزمانے کی حکایت

۵۳ مجھے یاد نہیں کہ یہ بات مجھ سے کس نے بیان کی کہ یمن کے ملک میں ایک بادشاہ گزرا ہے
۵۴ سب نام آوروں سے سبقت کی گیند لیگیا تھا کیونکہ خزانہ بخشنے میں کوئی اُسکا ثانی نہ تھا
۵۵ اُس بادشاہ کو بخشش کا بادل کہنا چاہئے کیونکہ اُسکا ہاتھ مینہ کی طرح روپیہ برساتا تھا
۵۶ ایسا کوئی شخص حاتم کا نام اُسکے پاس لیتا تھا کہ اُس سے اُسکے سر میں غصہ نہ بھر جاتا تھا

که چند از مقالات آن بادسنج	که نه ملک دارد نه فرمان نه گنج
شنیدم که جشنی ملوکانه ساخت	چو چنگ اندر آن بزم خلقی نواخت
در ذکر حاتم کسی باز کرد	دگر کس ثنا گفتن آغاز کرد
حسد مرد را بر سر کینه داشت	یکی را بخون خوردنش بر گماشت
که تا هست حاتم در ایام من	نخواهد به نیکی شدن نام من

(ترجمہ)

۱ کہ اُس بیوقوف کی باتیں کہاں تک کئے جاؤگے۔ اُسکے پاس خزانہ حکومت نہ ملک ہے +

۲ میں نے سنا کہ اُس نے بادشاہوں کا سا ایک جشن کیا۔ چنگ کیطرح اُس محفل میں لوگونکو نوازا

۳ ایک شخص نے حاتم کا ذکر چھیڑا۔ دوسرے نے اُسکی تعریف کرنی شروع کی +

۴ حسد نے بادشاہ کو دشمنی پر یہانتک آمادہ کیا۔ کہ ایک شخص اُسکے قتل کرنیکے واسطے مقرر کیا

۵ اور کہا کہ جبتک حاتم میرے زمانہ میں ہے۔ میرا نام نیکی میں مشہور نہ ہوگا +

بلاجوے راہ بنی طے گرفت | کمشتن جوانمرد را پے گرفت

جوانے برہ پیش باز آمدش | کز و بوے انسے فراز آمدش

نکو روے و دانا و شیرین زبان | بر خویش برد آن شبش میہمان

کرم کرد و غم خورد و پوزش نمود | بد اندیش را دل بہ نیکی ربود

نہادش سحر بوسہ بر دست و پاے | کہ نزدیک ما چند روزے بپاے

بگفتا نیارم شد ایدر مقیم | کہ در پیش دارم مہمے عظیم

۵۱ بلاجو نے بنی طے کا رستہ لیا۔ اور جوانمرد کے قتل کرنیکے لیے قدم اٹھایا

۵۲ ایک جوان رستے میں اسکے آگے آیا۔ کہ اس سے انسے محبت کی بو آئی

۵۳ (وہ جوان) خوبصورت، دانا اور شیریں زبان (تھا) اُس رات اسکو اپنے ہاں مہمان لے گیا

۵۴ بخشش کی اور غم کھایا اور عذر کیا۔ دشمن کے دل کو نیکی سے فریفتہ کیا

۵۵ صبح کو اسکے ہاتھ اور پاؤں چومے (اور کہا) کہ چند روز ہمارے پاس ٹھیرو

۵۶ اس گماشتہ نے کہا کہ (یہاں) میں نہیں ٹھیر سکتا کیونکہ مجھے ایک بڑی مہم درپیش ہے

بگفت ار نہی با من اندر میان — چو یاران یکدل بکوشم بجان

بمن دار گفت اے جوانمرد گوش — کہ دانم جوانمرد را پردہ پوش

درین بوم حاتم شناسی مگر — کہ فرخندہ نام است نیکو سیر

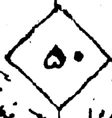
سرش پادشاہ یمن خواستست — ندانم چہ کین درمیان خاستست

گرم رہنمائی بدانجا کہ اوست — ہمین چشم دارم ز لطفِ تو دوست

بخندید برنا کہ حاتم منم — سر اینک جدا کن بہ تیغ از تنم

۱ حاتم نے کہا اگر تو (وہ کار) مجھ سے بیان کر دے۔ تو میں بھی یکدل یاروں کی طرح جان
۲ اُس نے کہا اے جوانمرد میری طرف کان لگا۔ کیونکہ میں جوانمرد کو پردہ پوش جانتا ہوں
۳ اس ملک میں شاید تو حاتم کو پہچانتا ہے۔ کہ وہ مبارک نام اور نیک خصلت ہے
۴ یمن کے بادشاہ نے اُسکا سر مانگا ہے۔ یہ میں نہیں جانتا کہ انمیں کیا عداوت ہو گئی ہے
۵ اگر تو مجھکو اُس جگہ کا رستہ بتلائے جہاں وہ ہے۔ اے دوست میں تیری مہربانی سے یہی
۶ جوان نے ہنسکر کہا کہ حاتم تو میں ہی ہوں۔ جلدی سے تلوار کے ساتھ میرا سر تن سے جدا کر

بناید که چون صبح گردد سفید — گزندت رسد یا شوی ناامید
چو حاتم بآزادگی سر نهاد — جوان را برآمد خروش از نهاد
بخاک اندر افتاد و بر پای جست — گهش خاک بوسید گه پا و دست
بینداخت شمشیر و ترکش نهاد — چو فرمانبران دست بر کش نهاد
که گر من گلی بر وجودت زنم — نه مردم که در کیش مردان زنم
دو چشمش ببوسید و در بر گرفت — وز آنجا طریق یمن برگرفت



۱ ایسا نہو جب صبح روشن ہو جائے تو تجھے تکلیف پہنچے یا نا امید ہو جائے +
۲ جب حاتم نے جوانمردی سے سر جھکایا تو جوان کی ذات سے شور نکلا +
۳ بیہوش ہو کر خاک پر گر پڑا اور پھر ہوش میں آیا کبھی اسکی خاک اور کبھی ہاتھ اور پانؤں چومتا
۴ تلوار پھینک دی اور ترکش نیچے رکھدیا۔ نوکروں کی طرح سینے پر ہاتھ باندھ لئے
۵ (اور کہا) اگر میں تیرے بدن پر ایک پھول بھی ماروں تو میں مرد نہیں بلکہ مردوں کے مذہب میں عورت ہوں
۶ اسکی دونو آنکھیں چومیں اور گلے لگایا۔ اور وہیں سے یمن کا رستہ لیا +

ملک درمیان دو ابروے مرد | بدانست حالے کہ کارے نکرد
بگفتش بیا تا چہ داری خبر | بر آں بستی بفتراک بر
مگر بر تو نام آورے حملہ کرد | نیاوردی از ضعف تاب نبرد
جوانمرد شاطر زمیں بوسہ داد | ملک را ثنا گفت و تمکیں نہاد
بدو گفت کاے شاہ بادادو ہوش | ازو در سخنہاے حاتم نیوش
کہ دریافتم حاتمِ نامجوے | ہنرمند خوش منظر و خوب روے

۱؎ بادشاہ اُس مرد کی دونو بھنوؤں کو دیکھکر اُسیوقت پہچان گیا کہ اُسنے کام پورا نہیں کیا
۲؎ اُس نے کہا کہ تو بیان کر کہ کیا خبر ہے کسواسطے کہ تو اُسکا سر شکار بند میں باندہ کیوں نلایا
۳؎ شاید نامور نے تجھ پر حملہ کیا ۔ اور تو کمزوری سے لڑ نہ سکا ۔
۴؎ چالاک جوانمرد نے زمین چومی ۔ بادشاہ کی تعریف اور تعظیم کی ۔
۵؎ اُس نے کہا کہ اے انصاف اور عقل والے بادشاہ ! اس طرح سے حاتم کی باتیں سن
۶؎ کہ میں نے نامجو حاتم کو ہنرمند اور شکیل اور خوب صورت پایا ۔

52

جوانمرد صاحب خرد دیدمش	بمردانگی فوق خود دیدمش
مرا بار لطفش دوتا کرد پشت	بشمشیر احسان و فضلم بکشت
بگفت آنچه دید از کرمہای وے	شہنشہ ثنا گفت بر آل طے
فرستادہ را داد مہر و درم	کہ مہر است بر نام حاتم کرم
مر او را رسد گر گواہی دہند	کہ معنی و آوازہ اش ہمرہ اند

حکایت در ہمت حاتم

لہ اور میں نے اُسکو جوانمرد اور دانا دیکھا۔ جوانمردی میں اپنے سے بڑھکر دیکھا
ٰ اُسکی مہربانی کے بوجھ نے میری پیٹھ کبڑی کر دی اُسنے اپنے احسان و مردانگی کی تلوار سے مجھے قتل کر ڈالا
ٰ اُسنے جو کچھ اُسکی عنایتیں دیکھی تھیں سب بیان کیں بادشاہ نے طے کے قبیلہ کی بہت تعریف کی
ٰ اُس گماشتہ کو اشرفیاں اور روپے دیئے اور کہا کہ سخاوت کی مہر حاتم کے نام پر لگی ہوئی ہے
ٰ اگر لوگ اُسکی گواہی دیں تو بجا ہے کیونکہ اُسکی حقیقت اور سخاوت کا شہرہ دونوں برابر ہیں
حاتم کی ہمت کے بیان میں کہانی

زنبگاہ حاتم یکے پیر مرد	طلب دہ درم سنگ فانیذ کرد
ز راوی چنین یاد دارم خبر	کہ پیشش فرستاد تنگ شکر
زن از خیمہ گفت این چہ تدبیر بود	ہماں دہ درم حاجت پیر بود
شنید این سخن نامبردار طے	بخندید و گفت اے دلارام حے
گر او در خور حاجت خویش خواست	جوانمردی آل حاتم کجاست
چو حاتم بآزاد مردی اگر	ز دوران گیتی نیامد مگر +

۱ ایک بوڑھے نے حاتم کی دکان سے دس درم بھر شکر کا سوال کیا

۲ مجھے راوی سے ایسا یاد ہے کہ (حاتم نے) اُسکے پاس شکر کی بوری بھیجدی

۳ حاتم کی بیوی نے خیمے میں سے کہا کہ یہ کیا تدبیر تھی۔ بڈھے کی خواہش تو دس درم بھر کی تھی

۴ طے کے نامور شخص نے جب بات سنی ہنسکر کہا کہ اے حے کی قبیلہ کی دلآرام

۵ اگر اُسنے اپنی حاجت کے موافق سوال کیا اور میں اسکو اسیقدر دوں تو آل حاتم کی جوانمردی کہاں رہی

۶ جوانمردی میں حاتم سا شاید زمانہ کی گردش سے دوسرا پیدا نہیں ہوا +

نه دشمن برست از زبانش نه دوست — نه سلطان که آن بوم و بر زآن اوست

قضارا خداوند آن پهن دشت — در آن حال منکر برو برگذشت

شنید این سخنهای دور از صواب — نه صبر شنیدن نه روی جواب

ملک خشمگین در حشم بنگریست — که سودای این بر من از بهر چیست

یکے گفت شاہا بہ تیغش بزن — کہ نگذاشت کس را نہ دختر نہ زن

نگہ کرد سلطان عالی محل — خودش در بلا دید و خر در وحل

١ اُسکی زبان سے نہ دشمن چھوٹتا نہ دوست ۔ نہ بادشاہ کہ وہ زمین اور ملک جسکی ملک تھی

٢ اتفاق سے اُس فراخ جنگل کا بادشاہ اُس بُری حالت میں اُسکے پاس آ نکلا

٣ (اور) وہ اُسکی بُری باتیں سنیں ۔ نہ تو سننے کا صبر تھا نہ جواب دینے کے قابل

٤ بادشاہ نے خفا ہو کر لشکر کی طرف دیکھا ۔ کہ اس شخص کا غصہ مجھپر کیوں ہے

٥ ایک نے کہا کہ اے بادشاہ اسکو تلوار سے قتل کر دے کیونکہ اسنے کسی کی بیٹی چھوڑی نہ جورو

٦ صاحب بلند مرتبہ والے بادشاہ نے نگہ کی تو اُسکو بلا میں دیکھا اور گدھا کیچڑ میں پھنسا ہوا دیکھا

ببخشید بر حالِ مسکین مرد	فرو خورد خشمِ سخنہاے سرد
زرش داد و اسپ و قبا پوستیں	چہ نیکو بود مہر در وقتِ کیں
یکے گفتش اے پیر بے عقل و ہوش	عجب رستی از قتل گفتا خموش
اگر من بنالیدم از دردِ خویش	وے انعام فرمود در خوردِ خویش
بدی را بدی سہل باشد جزا	اگر مردی احسن الیٰ من اسا

حکایت توانگرے متکبر و سائلے صاحبدل

۱ بادشاہ نے اس غریب آدمی کے حال پر رحم کیا۔ اور بُری باتوں کا غصہ کھا گیا۔

۲ روپیہ اور گھوڑا اور پوستین کی قبا اسکو دی۔ دشمنی کے وقت مہربانی کرنی کیسی اچھی ہوتی ہے۔

۳ ایک شخص نے اس سے کہا اے بے عقل اور بیوقوف بڈھے تو قتل سے تو خوب بچا اس نے کہا چپ رہ

۴ اگر میں نے اپنی تکلیف کی شکایت کی اور اس نے اپنے لائق انعام فرمایا (تو کچھ عجب نہیں)

۵ بدی کے بدلے بدی کرنی آسان ہے۔ اگر تو جوانمرد ہے تو اسکے ساتھ نیکی کر جس نے تیرے ساتھ بدی کی

ایک متکبر مالدار و صاحبدل سائل کی کہانی

۵۰

بعبارۃ روی سائل ترکیب اضافی مجرور

شنیدم که مغروری از کبر مست	در خانه بر روی سائل ببست
بکنجے فرو ماند بنشست مرد	جگر گرم و آه از تف سینه سرد
شنیدش یکے مرد پوشیده چشم	بگفتا چه در تابت آورد خشم
فرو گفت بگریست خاک کوی	جفائے که زان شخص آمد بروے
بگفت اے فلان ترک آزار کن	یک امشب بنزد من افطار کن
بخلق و فریبش گریبان کشید	بمنزل درآوردش و خوان کشید

۱ میں نے سُنا کہ ایک مغرور تکبر سے مست نے گھر کا دروازہ سائل کے منہ پر بند کر دیا

۲ وہ بھوکا مرد ایک کونے میں بیٹھ گیا کلیجا گرم اور آہ سینے کی گرمی سے ٹھنڈی تھی

۳ ایک اندھے نے اُسکی آواز سُنی اور کہا کہ تجھے کونسی چیز غصے اور جوش میں لائی

۴ گلی کی خاک پر رو کر وہ ظلم جو اُس شخص نے اسپر کیا تھا بیان کیا

۵ (اُس اندھے نے) کہا اے شخص خیر اس تکلیف کو بھلا دے - اور آج رات کو میرے ہاں کھانا کھا

۶ خوش خلقی اور فریب سے اُسکا گریبان پکڑا اپنے مکان پر اُسکو لایا اور دسترخوان بچھایا

برآسود درویش روشن نهاد | بگفت ایزدت روشنائی دهاد
شب از نرگسش قطرهٔ چند چکید | سحر دیده برکرد و دنیا بدید
حکایت بشهر اندر افتاد و شور | که بے دیدهٔ دیده برکرد دوش
شنید این سخن خواجهٔ سنگدل | که برگشت درویش ازو تنگدل
بگفتا حکایت کن اے نیکبخت | که چون سهل شد بر تو این کار سخت
که برکرد این شمع گیتی فروز | بگفت اے ستمگار آشفته روز

ےا روشن ذات درویش نے (کھانا کھاکر) آرام پایا اور کہا کہ خدا تجھے روشنی دے
ےہ رات کو اسکی آنکھوں میں سے چند قطرے ٹپکے صبح کو آنکھیں کھولیں اور دنیا دیکھی
ےہ شہر میں بات کا شور و غل مچگیا کہ کل کہاں اندھے کی آنکھیں روشن ہوگئیں
ےہ اُس بے رحم امیر نے یہ بات سُنی جس سے درویش رنجیدہ خاطر ہوکر پھیرا تھا
ےہ کہا کہ اے نیکبخت تو بیان کر کہ یہ مشکل کام تجھ پر کس طرح آسان ہوگیا
ےہ یہ تیری جہان کی روشن کرنیوالی شمع کس نے روشن کردی اُسنے جواب دیا کہ اے ظالم بدبخت

تو کوته نظر بودی و سست رای[1]	که مشغول گشتی بجغد از همای
بروی من این در کسے کرد باز[2]	که کردی تو بر روی او در فراز
اگر بوسه بر خاکِ مردان زنی[3]	بمردی که پیش آیدت روشنی
کسانیکه پوشیده چشم دل اند[4]	همانا کزین توتیا غافل اند
چو برگشته دولت ملامت شنید[5]	سر انگشتِ حسرت بدندان گزید
که شهباز من صید دامِ تو شد[6]	مرا بود دولت بنامِ تو شد

سلہ تو بڑا ہی کوتہ اندیش اور بیوقوف تھا۔ کہ ہما کو چھوڑ کر اُلّو کی طرف مشغول ہوا +

سلہ اُس شخص نے میرے منہ پر یہ دروازہ کھولا۔ جسے تو نے اپنے دروازہ سے نکالدیا تھا +

سلہ اگر تو خدا کے مردوں کی خاک پر بوسہ دیگا تو جوانمردی کی قسم ہے کہ تجھے روشنی حاصل ہوگی

سلہ جو لوگ کہ بیہے کے اندھے ہیں وہ بیشک اس سرمہ سے محروم ہیں +

سلہ جب اُس بدنصیب نے یہ ملامت سُنی۔ تو افسوس کی اُنگلی دانتوں میں کاٹنے لگا

سلہ کہ میرا شہباز تیرے جال کا شکار ہوگیا۔ میری دولت تھی تیرے نام ہوگئی +

کسے چوں بدست آورد چوزہ باز	فرو بردہ چوں موش دندان آز

در تلاش اہل اللہ بخدمت خلق اللہ

الا گر طلبگار اہل دلی	ز خدمت مکن یکزمان غافلی
خورش دہ بگنجشک و کبک و حمام	کہ یکروزت افتد ہمائے بدام
چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی	امید است ناگہ کہ باز افگنی
دُرے ہم بر آید ز چندیں صدف	ز صد چوبہ آید یکے بر ہدف

۵۱ وہ شخص نر باز کو کسطرح پکڑ سکے جو چوہے کی طرح حرص میں دانت گاڑ رکھے

خلقت کی خدمت میں اللہ والے لوگوں کو ڈھونڈنے کے بیان میں حکایت

۵۲ خبردار اگر تو اللہ والوں کا طلبگار رہے تو خدمت سے دم بھر بھی غفلت نکر۔

۵۳ چڑیا اور چکور اور کبوتر کو دانہ دے۔ تاکہ کسی دن ہما بھی تیرے جال میں پھنس جائے

۵۴ جب تو ہر طرف حاجت کے تیر پھینکیگا۔ تو امید ہے کہ تو اچانک باز کو بھی پکڑ لیگا۔

۵۵ بہت سے سیپیوں میں سے ایک موتی نکلتا ہے۔ سینکڑوں تیروں میں سے ایک نشانہ پر لگتا ہے

حکایت ہمارے معنی

یکے را پسر گم شد از راحلہ	شبانگہ بگردید در قافلہ
ز ہر خیمہ پرسید و ہر سو شتافت	بتاریکی آن روشنائی بتافت
چو آمد بر مردم کاروان	شنیدم کہ میگفت با ساربان
ندانی کہ چون راہ بردم بدوست	ہر آنکس کہ پیش آمدم گفتم اوست
مشایخ بجان طالب ہر کس اند	کہ باشد کہ وقتے بمردی رسند

اسی باب میں کہانی

۱ کسی شخص کا لڑکا سواری سے اتر کر گم ہوگیا سو وہ راتکو قافلہ میں ڈھونڈتا پھرا

۲ ہر خیمہ میں پوچھا اور ہر طرف تلاش کیا اندھیرے میں وہ روشنائی چمک گئی یعنی مل گیا

۳ جب قافلہ والوں کے پاس آیا تو میں نے سنا کہ وہ اونٹ والے سے کہتا تھا

۴ کیا تو نہیں جانتا کہ میں نے یہ لڑکا کس طرح ڈھونڈ لیا جو کوئی میرے سامنے آیا میں نے کہا یہی ہے

۵ بزرگ لوگ دل و جان سے ہر شخص کے طالب ہیں اسلئے کہ شاید کبھی کسی نیک مرد سے بھی مل جائیں

بہ بند از بہر لے ڈلے بارہا	خورند از برا یے گلے خارہا

حکایت ہمدریں معنی

زناج ملکزادہ در ملاخ	شبے لعلے افتاد در سنگلاخ
پدر گفتش اندر شب تیرہ رنگ	چہ دانی کہ گوہر کدام است و سنگ
ہمہ سنگہا گوش دارا یے پسر	کہ لعل از میانش نباشد بدر
دراو باش پاکان شوریدہ رنگ	ہماں جا یے تاریک لعل است و سنگ

لہ ایک پھل کے واسطے بہت سی تکلیفیں اُٹھاتے ہیں اور ایک پھول کے لیے بہت کانٹے کھاتے ہیں

اسی بیان میں کہانی

لہ شہر ملاخ میں ایک شہزادہ کے تاج سے ایک رات کو تیرہ ملی زمین میں ایک لعل گر پڑا

لہ باپ نے اُس سے کہا کہ تو اندھیری رات میں کیا جانتا ہے کہ کونسا جواہر اور کونسا پتھر ہے

لہ اے بیٹا سارے پتھر اکٹھے کر کے رکھ لے۔ کیونکہ لعل انہیں سے نکل سکیگا

لہ بُروں میں نیکوں کی سی صورت پایا لوگ اس طرح ملے جلے رہتے ہیں جیسے اندھیری جگہ میں لعل اور پتھر

٦٣

۱ بعزت بکش بار ہر جاہلے ۔۔۔ کہ افتی بسر وقت صاحبدلے

۲ کسے را کہ با دوستے سر خوش است ۔۔۔ نہ بینی کہ چون بار دشمن کش است

۳ ندرد چو گل جامہ از دستِ خار ۔۔۔ کہ خون در دل افتادہ خندد چو نار

۴ غم جملہ خور در ہوائے یکے ۔۔۔ مراعاتِ صد کن برائے یکے

۵ گرت خاکپایانِ شوریدہ سر ۔۔۔ حقیر و فقیر اند اندر نظر

۶ تو ہرگز مبین شان بچشم پسند ۔۔۔ کہ ایشان پسندیدہ حق بسند

۱ عزت سے ہر جاہل کا بوجھ اٹھا۔ اسلئے کہ ممکن ہے تو کسی صاحبدل سے جا ملے

۲ جس شخص کو کسی دوست کے ساتھ محبت ہوتی ہو تو نہیں دیکھتا کہ وہ دشمن کی تکلیف کیطرح

۳ پھول کی طرح کانٹے کے ہاتھ سے کپڑے نہیں پھاڑتا۔ بلکہ عاشق تو تکلیف اٹھا کر

۴ ایک کی محبت میں سب کا غم کھا (اور) ایک کے واسطے سو کی رعایت کر

۵ اگر مٹی میں پاؤں بھرے مجذوب لوگ تیری نظر میں حقیر اور فقیر معلوم ہوتے ہیں

۶ تو انکو پسند کی نظر سے ہرگز مت دیکھ۔ کیونکہ وہ خدا کے پسند کئے ہوئے کافی ہیں

کسے را کہ نزدیک ظنت بد است[۱]	چہ دانی کہ صاحب ولایت خود است
در معرفت[۲] بر کسانے است باز	کہ درہا ست بر روئے ایشاں فراز
بسا[۳] تلخ عیشانِ تلخی چشاں	کہ آیند در خلد دامن کشاں
ببوسی[۴] گرت عقل و تدبیر ہست	ملک را نوادر نواخانہ دست
کہ روزے[۵] برون آید از شہر بند	بلندیت بخشد چو گردد بلند
مسوزان[۶] درختِ گل اندر خریف	کہ در نو بہارت نماید ظریف

۱ جو شخص تیرے گمان میں برا ہے تو کیا جانتا ہے کہ وہی ولی ہو +

۲ معرفت کا دروازہ اُن لوگوں پر کھلا ہوا ہے جنکے مُنہ پر خلقت کے دروازے بند ہیں

۳ بہت سی تلخی سے بسر کرنیوالے بہشت میں دامن ہلاتے ہوئے داخل ہونگے +

۴ اگر تجھے عقل اور تدبیر ہے تو توشا ہزادے کے ہاتھ قید خانہ میں چوم +

۵ کیونکہ وہ کبھی تو قید خانہ سے نکلیگا ۔ تجکو بلندی بخشیگا جب آپ بلند ہوگا

۶ پھول کے درخت کو خزاں کے موسم میں مت جلا اسلئے کہ وہ بہار میں تجکو لطف دکھلائیگا ۔

۶۵

حکایت پدر بخیل و فرزند مسرف

یکے زہرہ خرج کردن نداشت	زرش بود و یارائے خوردن نداشت
نخوردے کہ خاطر بیاسایدش	ندادے کہ فردا بکار آیدش
شب و روز در بند زر بود و سیم	زر و سیم در بند مرد لئیم
بدانست روزے پسر در کمیں	کہ ممسک کجا کرد زر در زمیں
ز خاکش برآورد و برباد داد	شنیدم کہ سنگے در آنجا نہاد

کنجوس باپ اور فضول خرچ بیٹے کی کہانی

۱ ایک شخص کو روپیہ خرچ کرنیکی طاقت نہ تھی - روپیہ اسکے پاس جمع تھا اور کھانیکی طاقت نہ تھی
۲ نہ تو آپ کھاتا کہ اسکا دل آرام پاتا - اور نہ اللہ واسطے دیتا کہ قیامت کو اسکے کام آتا
۳ رات اور دن چاندی سونے کی فکر میں رہتا تھا - اور سونا چاندی کنجوس آدمی کی قید میں تھا
۴ ایک دن بیٹے نے گھات میں چھپکر معلوم کرلیا - کہ کنجوس نے روپیہ یہاں گاڑا ہے
۵ اسکو خاک میں سے نکالکر برباد کیا - میں نے سنا کہ اسکی جگہ ایک پتھر دھر دیا

جوانمرد را زر بقائے نکرد[1]	بیک دستش آمد بدیگر بخورد
از ین کم زنے[2] بود بیباک رو	کلاهش ببازار و میزر گرو
نهاده پدر چنگ در نائے خویش[3]	پسر چنگی و نائے آورد پیش
پدر زار و گریان همه شب نخفت[4]	پسر بامدادان بخندید و گفت
زر از بهر خوردن بود اے پدر[5]	ز بهر نهادن چه سنگ و چه زر
زر از سنگ خارا برون آورند[6]	که بخشند و پوشند و آسان خورند

لہ جوانمرد کے پاس روپیہ ٹھیرا ـ اسکے ایک ہاتھ میں آیا اور دوسرے ہاتھ سے کھایا ۞

ٹہ ایسا فضول خرچ اور بدچلن تھا ـ کہ اسکی ٹوپی اور تہبند بازار میں گروی رہتا تھا

تہ باپ نے اپنے گلے میں انگوٹھا دیا اور بیٹے نے چنگ اور بانسری بجانیوالیکو بلایا

ٹہ باپ تمام ساری رات رونے پیٹنے کے سبب نہ سویا صبح ہی بیٹے نے (باپ سے) ہنسکر کہا

ٹہ اے باپ روپیہ کھانیکے واسطے ہوتا ہے ـ رکھنے کے واسطے سونا اور پتھر برابر ہے

لہ سونیکو سخت پتھر میں سے نکالتے ہیں کہ لوگ دیں اور پہنیں اور آرام سے کھائیں

زر اندر کفِ مردِ دنیا پرست[1]	هنوز اے برادر بسنگ اندر است
چو در زندگانی بدی با عیال[2]	گرت مرگ خواهند از ایشان منال
چو خشمارو آنگه خورند از تو سیر[3]	که از بام پنجه گز افتی بزیر
بخیلِ توانگر بدینار و سیم[4]	طلسمیست بالائے گنجے مقیم
از آن سالها مے بماند زرش[5]	که دارد طلسمے چنیں بر سرش
بسنگِ اجل ناگهش بشکنند[6]	بآسودگی گنج قسمت کنند

[1] اے بھائی کنجوس آدمی کے ہاتھ میں روپیہ ایسا ہی جیسا ابھی پتھر میں ہے +

[2] جب تو زندگی میں کنبے کے لوگوں کے ساتھ بُرا ہے۔ تو اگر وہ تیری موت مانگیں تو اُنکی

[3] وہ تو اُسوقت تجھ سے پیٹ بھر کر کھا ئینگے جب تو چھمارو کی طرح پچاس گز اُونچے کوٹھے پر سے گر جائیگا۔

[4] دولتمند کنجوس سونے چاندی پر (ایسا بیٹھا ہے جیسا) خزانے پر طلسم بیٹھا ہو

[5] اس سبب سے اُسکا روپیہ برسوں رہتا ہے کہ ایک ایسا طلسم اُسکے سر پر بیٹھا ہوا ہے

[6] جب فرشتے موت کے تیھر سے یکایک اُسے توڑ ڈالینگے۔ تو کنبے کے لوگ چین سے اُس خزانے کو

عدد معدود ملکر مضاف الیہ ہوا

بسان زبردن قہ گرد کردن چو مور	بخور پیش از آں کت خورد کرم گور
سخنہائے سعدی مثالست و پند	بکار آیدت گر شوی کاربند
دریغست ازیں روے برتافتن	کزیں روے دولت تواں یافتن

حکایت

کسے دید صحرائے محشر بخواب	چو مس تفتہ روئے زمیں ز آفتاب
ہمے بر فلک شد ز مردم خروش	دماغ از تپش مے بر آمد بجوش
یکے شخص ازیں جملہ در سایۂ	بگردن بر از خلد پیرایۂ

۱ چیونٹی کی طرح دولت لیجانے اور جمع کرنیکے بعد اس سے پہلے کھالے کہ تجھے قبر کے کیڑے کھا لینگے

۲ سعدی کی باتیں مثالیں اور نصیحتیں ہیں اگر تو اُن پر عمل کریگا تو تیرے کام آئینگی

۳ ان باتوں سے منہ پھیرنا افسوس ہے۔ کیونکہ انسے دولت حاصل کر سکتے ہیں

کہانی

۴ ایک شخص نے قیامت کے میدان کو خواب میں دیکھا۔ سورج کی گرمی سے زمین تانبے

۵ لوگوں کا واویلا آسمان تک پہنچتا تھا۔ اور دماغ گرمی سے چکراتا تھا۔

بپرسید کای مجلس آرای مرد[1]	که بود اندرین مجلست یار مرد
رزی داشتم بر در خانه گفت[2]	بسایه درش نیکمردی بخفت
درین وقت نومیدی آن مرد راست[3]	گناهم ز دادار داور بخواست
که یارب برین بنده بخشایشی[4]	کزو دیده ام وقتی آسایشی
چه گفتم چو حل کردم این راز را[5]	بشارت خداوند شیراز را

۱ (خواب دیکھنے والے نے) پوچھا کہ اے مجلس کے زینت دینے والے مرد اس مجلس میں تیرا مددگار کون تھا
۲ اسنے کہا کہ میرے دروازہ پر ایک انگور کا درخت تھا اسکے سایہ میں ایک نیکمرد آسویا تھا
۳ اس ناامیدی کے وقت میں اس نیک آدمی نے میرے گناہ خداتعالی سے معاف کرادیے
۴ (یہ کہا) کہ یا خدا اس بندے پر رحم کر کیونکہ میں نے ایک مرتبہ اس سے آرام پایا ہے
۵ جب میں نے اس بھید کو حل کیا تو کیا اچھی بات کہی شیراز کے بادشاہ کو اس بات سے خوشخبری ہو

کرا آفاق در سایهٔ همتش[1]	مقیمند و بر سفرهٔ نعمتش
درختیست مرد کرم باردار[2]	وزو بگذری هیزم کوهسار
حطب را اگر تیشه بر پے زنند[3]	درخت برومند را کے زنند
بسے پایدار اے درخت هنر[4]	که هم میوه داری و هم سایه ور

گفتار در بیان معنی سیاست و تدبیر ملکداری و عدل و داد

بگفتیم در باب احسان بسے[5]	ولیکن نه شرطست با هر کسے

[1] کیونکہ جہان کے لوگ اُسکی ہمت کے سایہ میں اُسکی نعمت کے دسترخوان پر بیٹھے رہتے ہیں

[2] سخی آدمی پھل والا درخت ہے۔ اور اگر تو اسکے سوا اور کا ذکر چھوڑے تو وہ پہاڑ کی سوکھی لکڑی

[3] اگرچہ سوکھی لکڑی کی جڑ بسولے سے کاٹتے ہیں پر پھل والے درخت کو نہیں کاٹتے

[4] اے ہنر کے درخت تو ہمیشہ کو قایم رہے۔ کیونکہ تو میوہ دار بھی ہے اور سایہ ور بھی

حکومت کے معنی اور سلطنت کی تدبیر اور عدل و انصاف کی بیان میں گفتگو

[5] ہمنے احسان کے باب میں بہت کچھ کہا ہے لیکن ہر آدمی کے ساتھ نیکی کرنی ضرور نہیں

بخور مردم آزار را خون و مال [1]	که از مرغ بد کنده به پر و بال
کسے را که با خواجه تست جنگ [2]	بدستش چرا میدهی چوب سنگ
برانداز بیخے که خار آورد [3]	درختے بپرور که بار آورد
کسے را بده پایهٔ مهتران [4]	که بر کهتران سر ندارد گران
مبخشائے بر هر که آں ظالم است [5]	که رحمت برو جور بر عالم است
جهانسوز را کشته بهتر چراغ [6]	یکے به در آتش که خلقے بداغ

۱ ظالم کا خون پی اور مال کھا۔ کیونکہ بُرے جانور کے پر اور بازو اُکھڑے ہوئے اچھے ہیں

۲ جس کسیکو تیرے آقا کے ساتھ لڑائی ہو تو اُسکے ہاتھ میں لاٹھی اور پتھر کیوں دیتا ہے

۳ جس جڑ میں کانٹے لگیں اُسکو اُکھاڑ ڈال۔ جس درخت میں پھل لگے اُسکی پرورش کر

۴ سرداروں کا عہدہ اُس شخص کو دے جو غریبوں پر تیور نہ بدلے ٭

۵ جو شخص ظالم ہو اس پر رحم مت کر کیونکہ اُسپر رحم کرنا خلقت پر ظلم ہے ٭

۶ ظالم کا چراغ بجھا ہوا اچھا ہے خلقت کو داغ پہنچنے سے ایک آدمی کا جلنا اچھا ہے

هر آنگه که بر دزد رحمت کنی	بہ بازوے خود کاروان میزنی
جفا پیشگان را بده سر بباد	ستم بر ستم پیشه عدلست و داد

گفتار دریں که احسان با کسے سزاوار احسان نباشد

شنیدم که مردے غم خانه خورد	که زنبور در سقف او لانه کرد
زنش گفت زنبان چه خواهی مکن	که مسکین پریشان شوند از وطن
بشد مرد نادان پس کار خویش	گرفتند یکروز زن را به نیش

۱ جب تو چور پر رحم کرتا ہے تو تو اپنے ہی بازو سے قافلے کو مارتا ہے +

۲ ظالموں کے سر کو تن سے جدا کر کیونکہ ظالم پر ظلم کرنا عدل و انصاف ہے

باب میں گفتگو کہ جو شخص احسان کے لائق نہ ہو اس پر احسان نہ کرنا چاہیے

۳ میں نے سنا کہ ایک شخص نے گھر کا غم کھایا کیونکہ بھڑ والے اس کی چھت میں چھتہ بنایا

۴ اس کی بیوی نے کہا تو انہیں کیا لیتا ہے مت چھیڑ کیونکہ بیچاری گھر سے بے گھر ہو جائینگی

۵ بیوقوف آدمی اپنے کام کو چلا گیا۔ ایک دن بھڑ والے عورت کے ڈنک مارا +

زنِ بے خرد بر در و بام و کوے	ہمیکرد فریاد و میگفت شوے
بیامد ز دکاں سوئے خانہ مرد	برآں بیخرد زن بسے طیرہ کرد
مکن روے بردم اے زن ترش	تو گفتی کہ زنبورِ مسکیں بکش
کسے با بداں نیکوئی چوں کند	بداں را تحمل بد افزوں کند
چو اندر سرے بینی آزارِ خلق	بہ شمشیرِ تیزش بیازار حلق
سگ آخر چہ باشد کہ خوانش نہند	بفرما تا استخوانش دہند

١ بے عقل عورت دروازے اور کوٹھے پر اور گلی میں - فریاد کرتی تھی اور میاں کو پکارتی تھی

٢ مرد دکان سے گھر کیطرف آیا - اور اُس بےعقل عورت پر بہت سا خفا ہوا + مت مار

٣ (اور کہا) کہ اے عورت تو لوگوں پر تیوری نہ چڑھا - تو نے ہی تو کہا تھا کہ بیچاری بھڑ کو

٤ کوئی بدوں سے نیکی کسطرح کرے - کیونکہ سمائی بدوں کی بدی کو بڑھاتی ہے +

٥ جب تو کسی شخص کے دلمیں خلقت کو تکلیف دینے کا خیال سمایا ہوا دیکھے تو تیز تلوار سے اسکا سر اُتار

٦ کتا کون ہے کہ اُسکے واسطے دسترخوان بچھائیں - حکم دے کہ اُسکو ہڈی ڈالیں +

۱ چه نیکو زدست این مثل پیرده	ستور لگدزن گرانبار به
۲ وگر نیکمردی نماید عسس	نیارد بشب خفتن از دزد کس
۳ نی نیزه در حلقهٔ کارزار	به قیمت تر از نیشکر صد هزار
۴ نه هر کس سزاوار باشد بمال	یکی مال خواهد یکی گوشمال
۵ چو گربه نوازی کبوتر برد	چو فربه کنی گرگ یوسف درد
۶ بنائیکه محکم ندارد اساس	بلندش مکن ور کنی زو هراس

۱ گاؤں کے بڈھے نے کیا اچھی مثل کہی ہے کہ لات ماریوالا جانور لدا ہوا اچھا ہے

۲ اور اگر کوتوال رحم ایسے تو رات کو کوئی بھی چوروں سے نہ سو سکے +

۳ لڑائی کے میدان میں نیزے کی نے قیمت میں لاکھوں گنّوں سے اچھی ہے +

۴ ہر آدمی دینے کے لایق نہیں ہوتا۔ کوئی مال کا خواہاں ہوتا ہے کوئی سزا کا +

۵ جب تو بلی کو پالیگا تو کبوتر لیجائیگی۔ جب تو بھیڑیے کو موٹا کرے تو یوسف کو پھاڑے

۶ جس عمارت کی بنیاد مضبوط نہیں ہوتی۔ تو اسکو بلند نکر اور اگر کرتا ہو تو اس سے ڈرتا رہ

حکایت در پیش بینی و عاقبت اندیشی

چه خوش گفت بہرام صحرا نشین | چو یکران توسن زدش بر زمین
دگر اسپے از گلہ باید گرفت | کہ گر سرکشد باز شاید گرفت
بہ بند اے پسر دجلہ گر آب کاست | کہ سودے ندارد چو سیلاب خاست
چو گرگ خبیث آیدت در کمند | بکش ورنہ دل برکن از گوسفند
ز ابلیس ہرگز نیاید سجود | نہ از بدگہر نیکوئی در وجود

پیش بینی اور عاقبت اندیشی کے بیان میں حکایت

۱ جنگل میں بیٹھنے والے بہرام نے کیا اچھی بات کہی جب سرکش گھوڑے نے اسکو زمین پر گرا دیا
۲ اور ایسا گھوڑا گلہ میں سے چھانٹنا چاہیئے کہ اگر وہ سرکشی کرے تو اسکو روک سکیں
۳ اے لڑکے اگر پانی کم ہوگیا تو دجلہ کا بند باندھ دے کیونکہ جب چڑھ آئیگی تو کچھ فائدہ نہ ہوگا
۴ جب خبیث بھیڑیا تیری کمند میں پھنس جائے تو اسکو مار ڈال نہیں تو اپنی بکریوں سے صبر کر
۵ شیطان سے کبھی سجدہ نہیں ہو سکتا اور بدذات سے کبھی نیکی نہیں ہوتی +

بداندیش را جاے فرصت مدہ	عدو در چہ و دیو در شیشہ بہ
مگو شاید ایں مار کشتن بچوب	چو سر زیر سنگ تو دارد بکوب
قلم زن کہ بد کرد با زیر دست	قلم بہتر او را بشمشیر دست
مدبر کہ قانون بد مے نہد	ترا مے برد تا باتش دہد
مگو ملک را ایں مدبر بس است	مدبر مخوانش کہ مدبر کس است
سعید آورد قول سعدی بجاے	کہ توفیر ملک ست و تدبیر رائے

۱ دشمن کو کبھی فرصت کا موقع نہ دے۔ دشمن کنوئیں میں اور دیو شیشہ میں قید اچھا ہے

۲ تو یہ مت کہہ کہ اس سانپ کو لاٹھی مارنی چاہیے۔ بلکہ جب تیرے پتھر کے نیچے اسکا سر ہو تو کچل دے

۳ جس منشی نے غریب آدمی کے ساتھ برا کیا۔ اسکے ہاتھ تلوار سے کاٹ دینے اچھے ہیں

۴ جو مدبر برا قانون چلاتا ہے وہ تجھکو لیجاتا ہے کہ دوزخ میں ڈالے

۵ تو مت کہہ کہ ملک کے واسطے یہ زیرکافی ہے اسکو وزیر مت کہہ کیونکہ وہ بدبخت آدمی ہے

۶ نیکبخت سعدی کا کہنا بجا لاتا ہے۔ کیونکہ تدبیر اور عقل ملک کی ترقی ہے

باب سوم در عشق

خوشا وقت شوریدگانِ غمش	اگر ریش بینند و گر مرہمش
گدایانے از پادشائی نفور	بامیدش اندر گدائی صبور
دمادم شراب الم درکشند	وگر تلخ بینند دم درکشند
بلائے خمارست در عیش مل	سلحدار خارست با شاہِ گل
نہ تلخست صبرے کہ بر یادِ اوست	کہ تلخی شکر باشد از دستِ دوست
اسیرش نخواہد رہائی ز بند	شکارش نجوید خلاص از کمند

تیسرا باب عشق کے بیان میں

۱ۃ اُسکے مجذوبوں کا وقت خوب گزرتا ہے۔ خواہ وہ زخم دیکھیں یا اُسکا مرہم
۲ۃ بادشاہی سے نفرت کرنیوالے فقیر ہیں۔ اُسکے وصال کی اُمید پر گدائی میں صابر
۳ۃ ہردم دُکھ کی شراب پیتے ہیں اور اگر اُسمیں تکلیف دیکھتے ہیں تو چپ رہتے ہیں
۴ۃ شراب کے عیش میں توڑ کی بلا ہے۔ پھول کے بادشاہ کیساتھ کانٹے کا سپاہی موجود ہے
۵ۃ جو صبر اُسکی یاد میں ہے وہ کڑوا نہیں کیونکہ دوست کے ہاتھ کی کڑواہٹ میٹھی ہوتی ہے
۶ۃ اُسکا قیدی قید سے چھٹکارا نہیں چاہتا۔ اُسکا شکار کمند سے رہائی نہیں چاہتا +

سلاطینِ عزلت گدایانِ حی — منازل شناسانِ گم کرده پی

ملامت کشانند مستانِ یار — سبک می برد اشترِ مست بار

بوقت شان خلق کی ره برند — که چون آبِ حیوان بظلمت درند

چو بیت المقدس درون پر ز تاب — رها کرده دیوارِ بیرون خراب

چو پروانه آتش بخود در زنند — نه چون کرم پیله بخود در تنند

دلارام در بر دلارام جوی — لب از تشنگی خشک بر طرفِ جوی

---

۱ گوشہ نشینی کے بادشاہ خدا کے فقیر (معرفت الٰہی کی) منزل کے پہچاننے والے کھوج گم کئے ہوئے ہیں

۲ یار کے مشتاق غیر کی ملامت سہنے والے ہیں کیونکہ مست اونٹ بہت تیزی سے بوجھ لیجاتا ہے

۳ لوگ انکی حقیقت پر کب واقف ہوسکتے ہیں کیونکہ وہ آبِ حیات کی طرح اندھیرے میں ہیں +

۴ بیت المقدس کی طرح انکا باطن معرفت کی روشنی سے پُر ہے اور باہر کی دیوار خراب ٹوٹی ہوئی ہے

۵ پروانے کی مانند اپنے وجود میں عشق الٰہی کی آگ لگاتے ہیں۔ ریشم کے کیڑے کی طرح اپنے اوپر نہیں بُنتے

۶ معشوق بغل میں ہے اور معشوق ہی کی تلاش میں ہیں نہر کے کنارے پیاس سے خشک ہیں +

بگویم که بر آب قادر نیند	که بر ساحل نیل مستسقی اند

حکایت در اشتغال اہل محبت

چنینم در ارم از پیر دانندہ یاد	که شوریدۂ سر بصحرا نہاد
پدر در فراقش نخورد و نخفت	پسر را ملامت بکردند و گفت
از آنگہ که یارم کس خویش خواند	دگر با کسم آشنائی نماند
بحقش که تا حق جمالم نمود	دگر ہرچہ دیدم خیالم نمود

لہ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ پانی پر قدرت نہیں رکھتے۔ بلکہ نیل کے کنارے جلندری کی طرح ہیں

محبت والوں کے شغل کرنے کے بیان میں حکایت

۵۲ مجھے دانا بڈھے سے ایسا یاد ہے کہ ایک مجذوب خلق جنگل کو نکل گیا۔

۵۳ باپ نے اسکی جدائی میں نہ کھایا اور نہ سویا۔ لوگوں نے لڑکے کو ملامت کی اور لڑکے نے کہا

۵۴ جب سے خدا نے مجھے اپنا آدمی کہا ہے۔ پھر مجھے کسی سے محبت نہیں رہی

۵۵ اسکے حق کی قسم ہے کہ جب سے خدا نے مجھے اپنا جمال دکھایا۔ پھر جو کچھ میں نے دیکھا وہم خیال معلوم ہوا

نشد گم که روی از خلایق بتافت	که گم کردهٔ خویش را باز یافت
پراگندگانند زیر فلک	که هم دد توان خواندشان هم ملک
ز یاد ملک چون ملک نارمند	شب و روز چون دد ز مردم رمند
قوی بازوانند کوتاه دست	خردمند شیدا و هشیار مست
گه آسوده در گوشهٔ خرقه دوز	گه آشفته در مجلسے خرقه سوز
نه سودائے خودشان نه پروائے کس	نه در کنج توحیدشان جائے کس

۱؎ وہ شخص گم نہوا جسنے خلقت کی صحبت سے منہ پھیر لیا۔ بلکہ اُسنے اپنے بھولے ہوئے سبق کو پھر پا لیا

۲؎ بہت سے عشق الہی کے دیوانے آسمان کے نیچے ایسے ہیں کہ انکو درندہ بھی کہہ سکتے ہیں اور فرشتے بھی

۳؎ خدا کی یاد سے فرشتوں کی طرح آرام نہیں پاتے۔ رات دن رندوں کی طرح آدمیوں سے بھاگتے ہیں

۴؎ قوی بازو اور کم طاقت ہیں۔ دیوانے عقلمند اور مست ہشیار ہیں +

۵؎ کبھی آرام سے کونے میں بیٹھکر گدڑی سینے لگتے ہیں اور کبھی گھبرا کر سماع کی مجلس میں گدڑی جلا دیتے ہیں

۶؎ نہ انکو اپنا خیال ہے اور نہ کسیکی پروا نہ اُنکی توحید کے کونے میں سوا اللہ کی جگہ

پریشیده عقل و پراگنده هوش ۔ ز قول نصیحت گر آگنده گوش

بدریا نخواهد شدن بط غریق ۔ سمندر چه داند عذاب الحریق

تهیدست مردان پر حوصله ۔ بیابان نوردان بی قافله

ندارند چشم از خلایق پسند ۔ که ایشان پسندیده حق بسند

پر از میوه و سایه ور چون رزند ۔ نه چون ما سیه کار و ازرق زنند

بخود سر فرو برده همچون صدف ۔ نه مانند دریا برآورده کف

نه مردم همین استخوانند و پوست ۔ نه هر صورتی جان معنی در وست

۱ پریشان عقل اور پراگندہ ہوش ہیں۔ ۲ ورناصح کے کلام سے انکے کان بھرے ہیں

۳ بطخ دریا میں نہیں ڈوبتی۔ سمندر آگ کے عذاب کو کیا سمجھے +

۴ خالی ہاتھ اور پر حوصلہ لوگ قافلے کے بغیر جنگلوں کو طے کرنیوالے ہیں +

۵ خلقت سے پسند کرنیکی امید نہیں رکھتے۔ کیونکہ وہ خدا کی پسند کئے ہوئے کافی ہیں

۶ انگور کی طرح سایہ ور اور میوے سے پر ہے۔ ہماری طرح گنہگار اور فریبی نہیں +

۷ سیپ کیطرح سر جھکائے ہوئے ہیں۔ دریا کی طرح جھاگ نکالے ہوئے نہیں +

۸ یہ ہڈیاں اور چمڑا ہر آدمی نہیں۔ اور نہ ہر جسم میں باطن کی جان ہے +

نہ سلطان خریدار ہر بندہ ایست[۱]	نہ در زیر ہر ژندہ زندہ ایست
اگر ژالہ ہر قطرہ دُر شدے[۲]	چو خرمہرہ بازار ازو پُر شدے
چو غازی بخود بر نہ بندد پای[۳]	کہ محکم رود پای چوبین ز جای
حریفان خلوت سرای الست[۴]	بیک جرعہ تا نفخۂ صور مست
بہ تیغ از غرض بر نگیرند چنگ[۵]	کہ پرہیز و عشق آبگینہ ست و سنگ

۱ بادشاہ ہر غلام کا خریدار نہیں ہوتا۔ اور نہ ہر گدڑی کے نیچے زندہ دل درویش ہوتا ہے

۲ اگر اسکا قطرہ موتی بنجایا کرتا۔ تو کوڑیوں کی طرح اس سے بازار بھر جاتے

۳ غازی کیطرح اپنی لکڑی کے پاؤں نہیں باندھتے۔ کیونکہ لکڑی کا پاؤں جگہ سے ضرور پھسل جاتا ہے

۴ الست کی خلوت سرا کے حریف ہیں۔ ایک گھونٹ سے صور کے پھونکنے (یعنی قیامت) تک مست ہیں

۵ تلوار کے خوف سے بھی اپنے مطلب سے ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ کیونکہ پرہیز اور عشق شیشہ اور پتھر کی مانند ہیں

حکایت در صبر و ثبات

۱ چنیں نقل دارم ز مردانِ راہ	فقیرانِ منعم گدایانِ شاہ
۲ کہ پیرے بدریوزہ شد بامداد	درِ مسجدے دید و آواز داد
۳ یکے گفتش ایں خانۂ خلق نیست	کہ چیزے دہندت بشوخی مایست
۴ بپرسید کیں خانہ کیست پس	کہ بخشایشش نیست بر حالِ کس
۵ بگفتا خموش ایں چہ لفظِ خطاست	خداوندِ خانہ خداوندِ ماست

صبر اور ثابت قدم رہنے کے بیان میں حکایت

۱ مجھے خدا کے رستے کے مردوں کی۔ جو دولتمند فقیر اور بادشاہ ہیں ایک نقل یاد ہے

۲ کہ ایک بوڑھا صبح کو بھیک مانگنے کو گیا۔ (اور) مسجد کا دروازہ دیکھکر آواز دی +

۳ ایک شخص نے اُس سے کہا کہ یہ خلقت کا گھر نہیں جو تجھے کچھ دیں بے شرمی (یہاں) مت کھڑا ہو

۴ اُس نے پوچھا تو پھر یہ کس کا گھر ہے جسے کسی کے حال پر رحم ہی نہیں +

۵ اُس نے کہا چُپ رہ یہ کیا واہیات بات ہے۔ اس گھر کا مالک تو ہم سب کا مالک ہے

نگہ کرد قندیل و محراب دید | بسوز از جگر نعرہ برکشید
کہ حیف است ازینجا فراتر شدن | دریغست محروم ازیں در شدن
نرفتم بنومیدی از ہیچ کوے | چرا از در حق روم زرد روے
ہم اینجا کنم دست خواہش دراز | کہ دانم نگردم تہیدست باز
شنیدم کہ سالے مجاور نشست | چو فریاد خواہاں برآوردہ دست
شبے پاے عمرش فرو شد بگل | طپیدن گرفت از ضعیفیش دل

۱ جب نگہ کی تو قندیل اور محراب دیکھکر۔ جگر کی جلن سے ایک آواز ماری +
۲ کہ یہاں سے آگے بڑھنا افسوس ہے۔ اور اس دروازے سے محروم جانا افسوس ہے +
۳ میں کسی گلی سے ناامید ہوکر نہیں گیا۔ پس خدا کے دروازے سے کیوں محروم جاؤں
۴ میں اسی جگہ خواہش کا ہاتھ پھیلاتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہاں سے خالی نہ جاؤنگا
۵ میں نے سنا کہ سال بھر گوشہ نشین رہا اور فریادیوں کی طرح ہاتھ لپسارے بیٹھا رہا
۶ ایک رات اسکی عمر کا پاؤں کیچڑ میں دھنس گیا۔ اور کمزوری سے اسکا دل بیقرار ہونے لگا +

سحر برد شخصے چراغش بسر — رزق بیا زو چون چراغ سحر
ہمیگفت غلغل کنان از فرح — ومن دق باب الکریم انفتح
طلبگار باید صبور و حمول — کہ نشنیدہ ام کیمیاگر ملول
چہ زرہا بخاک سیہ در کند — کہ باشد کہ روزے مسے زر کند

حکایت در معنی آنکہ طالب صادق بجفا برنگردد

شنیدم کہ پیرے شبے زندہ داشت — سحر دستہاے دعا بر فراشت

لہ صبح کو ایک شخص اُسکے سرانے چراغ لیگیا - اسمیں صبحکے چراغ کی طرح ایک مت جان
سہ اُسوقت خوشی سے شور مچاتا ہوا کہتا تہا - کہ جسنے سخی کا دروازہ کھٹکھٹایا کھل گیا
سہ عاشق صابر اور متحمل چاہئیے - کیونکہ مینے کبھی کیمیاگر رنجیدہ ہوتے نہیں سُنا ہے
ہہ بہت سارو پیہ پیارا کھ میں ملا دیتا ہے - اُسکو امید ہے کہ شاید کسی دن تانبے کا سونا بنا لے

اسباب میں حکایت کہ سچا طالب ظلم کے خوف سے اپنے مطلب سے نہیں ہٹتا

ہہ مینے سُنا کہ ایک بڈھا ساری رات جاگتا رہا - اور صبح کو دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے

ص مع اسم لیہ حاصلی خبر فعل ناقص اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر علت مقدم ہوئی ازو فعل فاعل ہم

یکے[1] ہاتف انداخت در گوشِ پیر
کہ بیحاصلی رو سرِ خویش گیر

برین در[2] دعائے تو مقبول نیست
بخواری برو یا بزاری بایست

شبے[3] دیگر از ذکر و طاعت نخفت
مریدے ز حالش خبر داشت گفت

چو دیدی[4] کزاں رو بستہ است در
بہ بیحاصلی سعی چندیں مبر

بدیباچہ[5] بر اشک یاقوت فام
بحسرت ببارید و گفت اے غلام

مپندار[6] اگر وے عنانِ شکست
کہ من باز دارم ز فتراک دست

لہ ایک فرشتہ نے غیب سے بڈھے کے کان میں آواز دی۔ کہ تو اس درگاہ سے محروم ہی جا اپنا کام کر

سہ اس دروازے پر تیری دعا مقبول نہیں۔ ذلت سے جا یا خواری سے کھڑا رہ +

سہ وہ دوسری رات بھی ذکر الٰہی اور بندگی کرنیکے سبب سویا۔ ایک مرید جو اسکے حال سے

سہ کہ جب تو نے دیکھ لیا کہ اس طرف کا دروازہ بند ہے تو تو بیفائدہ اتنی کوشش مت کر

ہ اس نے یاقوت کے رنگ سرخ آنسو رخساروں پر افسوس سے بہائے اور کہا کہ اے لڑکے +

لہ اگر اس نے باگ پھیری ہے تو تو یہ گمان مت کر کہ میں بھی اسکے فتراک سے ہاتھ ہٹا دونگا



بنومیدی آنگہ بگردیدمے	کزیں بہ در دیگرے دیدمے
چو خواہندہ محروم گشت از درے	چہ غم گر شناسد در دیگرے
شنیدم کہ راہم دریں کوے نیست	ولے ہیچ راہے دگر روے نیست
دریں بود سر بر زمین فدا	کہ گفتند در گوش جانش ندا
قبول ست گرچہ ہنر نیستش	کہ جز ما پناہے دگر نیستش

حکایت

لہ میں اسوقت دروازہ سے ناامید ہوکر پھر جاتا جب اس سے بہتر کوئی اور دروازہ دیکھتا

۲ جب مانگنے والا ایک دروازہ سے محروم گیا۔ تو اگر کوئی اور دروازہ جانتا ہو تو کچھ فکر نہیں

۳ میں نے سن لیا کہ اس گلی میں میرا رستہ نہیں لیکن کوئی رستہ اور طرف بھی تو نہیں

۴ وہ اس خیال میں فدا ہونے کی زمین پر سر رکھے ہوئے تھا۔ یکایک (فرشتوں نے) اسکی جان کے کان میں آواز دی :

۵ اسکا عجز اور نیاز قبول ہے اگرچہ اسمیں ہنر نہیں کیونکہ ہمارے سوا اسکو کوئی اور پناہ نہیں ہے

کہانی

یکے در نشاپور دانی چہ گفت	چو فرزندش از فرض خفتن بخفت
توقع مدار اے پسر گر کسے	کہ بے سعی ہرگز بجائے رسی
سمیلان جو برنگیرد قدم	وجودیست بے منفعت چون عدم
طمع دار سود و بترس از زیاں	کہ بے بہرہ باشند فارغ زیاں

حکایت

بیچم روز بر بندۂ دل بسوخت	کہ میگفت و فرماندہش میفروخت

سلہ تو جانتا ہے کہ ایک شخص نے نیشاپور میں کیا کہا جب اسکا بیٹا عشا کی نماز پڑھے بغیر سو گیا

ٹلہ اے لڑکے اگر تو آدمی ہے تو یہ امید مت رکھ کہ تو کوشش کئے بغیر کسی مرتبہ پر پہنچ جائیگا

سلہ جو کے خودرو پودے قدم نہیں اٹھاتے بے نفع وجود نابید کی مانند ہے

سلہ فائدہ کی طمع رکھ اور نقصان سے ڈر کیونکہ نقصان سے بے فکر رہنیوالے بے نصیب ہوتے ہیں

کہانی

سلہ ایک دن ایک غلام پر مجھے بہت رحم آیا۔ کہ وہ کہتا تھا اور اُسکا مالک اُسکو بیچتا تھا

تراؔ بندہ از من بہ افتد بسے	مرا چون تو خواجہ نباشد کسے

حکایت در معنی قدم درست مرداں

قضاراؔ من و پیرے از فاریاب	رسیدیم در خاکِ مغرب بآب
مراؔ یک درم بود برداشتند	بکشتی و درویش بگذاشتند
سیاؔہاں براندند کشتی چو دود	کہ آں ناخدا ناخدا ترس بود
مراؔ گریہ آمد ز تیمارِ جفت	برآں گریہ قہقہہ بخندید و گفت

ؔلہ تجھے تو مجھ سے اچھا غلام مل جائیگا۔ لیکن مجھے تجھ سا آقا نہ ملیگا +

مردوں کی ثابت قدم کے بیان میں حکایت

ؔلہ اتفاق سے میں اور ایک فاریاب کا بوڑھا دونو مغرب کے ملک میں دریا کے کنارے پہنچے

ؔلہ میرے پاس ایک روپیہ تھا اسلئے مجھے تو ملاحوں نے کشتی میں بٹھالیا اور اُس فقیر کو چھوڑ دیا

ؔلہ حبشیوں نے دھوئیں کی طرح کشتی چلائی۔ کیونکہ وہ کشتی کا کشتیبان خدا سے نہ ڈرنیوالا تھا

ؔلہ ساتھی کے غم سے مجھ کو رونا آگیا۔ وہ اس رونے پر کھل کھلاکر ہنسا اور کہا +

مخور[1] غم برائے من ای پرخرد	مرا آنکس آرد کہ کشتی برد
بگسترد[2] سجادہ بر روے آب	خیالست پنداشتم یا بخواب
ز مدہوشیم[3] دیدہ آں شب نخفت	نگہ بامداداں بمن کرد و گفت
عجب[4] ماندی ای یار فرخندہ رائے	ترا کشتی آورد و ما را خدائے
چرا[5] اہل دعوی بدین نگروند	کہ ابدال در آب و آتش روند
نہ[6] طفلے کز آتش ندارد خبر	نگہدارد ش مادر مہرور

[1] اے عقلمند میرا فکر نہ کر۔ مجکو تو وہ شخص لائیگا جو کشتی کو لیجاتا ہے +

[2] اُس درویش نے جانماز پانی کے اوپر بچھائی۔ میں سوچا کہ یہ خواب ہے یا خیال

[3] اُس حیرانی کے سبب سے اُس رات میری آنکھ نہ لگی۔ صبح ہی اُس درویش نے میری طرف

[4] کہ اے مبارک عقل یار تو تعجب میں ہا۔ تجکو کشتی لائی اور ہم کو خدا +

[5] مدعی اس طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتے۔ کہ ابدال پانی میں اور آگ میں چلتے ہیں

[6] کیا یہ بات نہیں کہ جس بچے کو آگ کی خبر نہیں ہوتی اُسکی محبت والی ماں اُسکو بچا رکھتی ہے

پس آنانکہ در وجد مستغرقند[1]	چنیں داں کہ منظور عین الحق اند
نگہدار دا ز تاب آتش خلیل[2]	چو تابوت موسیٰ ز غرقاب نیل
چو کودک بدست شناور بر است[3]	نترسد وگر دجلہ پہناور است
تو بر روے دریا قدم چوں زنی[4]	چو مرداں کہ بر خشک تر دامنی

گفتار در معنی ہیچ وجود ممکنات و بروے ہستی واجب تعالیٰ

رہ عقل[5] جز پیچ بر پیچ نیست	بر عارفاں جز خدا ہیچ نیست

لہ پس جو لوگ کہ عشق الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں تو تم انکو ایسا جان کہ خدا کی منظور نظر ہیں

٢ه خدا تعالیٰ نے ابراہیم کو آگ کی جلن سے بچا دیا ایسا ہی موسیٰ کے صندوق کو نیل میں ڈوبنے سے

٣ه جب لڑکا تیراک کے ہاتھ میں ہو تو وہ نہیں ڈرتا۔ اگرچہ دجلہ بہت چوڑا ہے۔

٤ه تو مردان خدا کی طرح پانی پر کس طرح چل سکتا ہے جبکہ خشکی پر ہی گنہگار ہے

خدا تعالیٰ کی ہستی کے سامنے مخلوقات کے وجود کے نیست ہونے کے بیان میں گفتگو

٥ه عقل کا راستہ پیچ در پیچ ہے۔ عارفوں کے نزدیک خدا کے سوا کچھ نہیں +

مفعول ہوا از حار غرقاب نیل مضاف و مضاف الیہ ملکر

توان گفتن این با حقایق شناس	ولے خرده گیرند اہل قیاس
کہ پس آسمان و زمین چیستند	بنی آدم و دام و دد کیستند
پسندیده پرسیدی اے ہوشمند	بگویم گر آید جوابت پسند
کہ ہاموں و دریا و کوه و فلک	پری آدمی زاد و دیو و ملک
ہمہ ہرچہ ہستند ازاں کمترند	کہ با ہستیش نام ہستی برند
عظیمست پیش تو دریا بموج	بلندست گردونِ گرداں باوج

لہ یہ بات عارفوں ہی سے کہہ سکتے ہیں لیکن حکما لوگ عیب پکڑتے ہیں +

سلہ کہ پس آسمان اور زمین کیا ہیں - آدمی بچے اور چارپائے اور درندے کون ہیں

سلہ اے عقلمند تو نے بہت اچھا سوال کیا میں بیان کرتا ہوں اگر تجھکو جواب پسند ہو

سلہ کہ جنگل اور دریا اور پہاڑ اور آسمان پری اور آدمی بچے اور شیطان اور فرشتے

شہ اگرچہ یہ سب ہیں لیکن اس سے کمتر ہیں کہ اسکی ہستی کے آگے اپنی ہستی کو خیال میں لائیں

لہ تیرے نزدیک دریا موج میں بہت بڑا ہے اور یہ نیلا آسمان بلندی میں بہت اونچا ہے

ولے اہل صورت کجا پے برند	کہ ارباب معنی بملکے درند
اگر آفتاب است یک ذرہ نیست	وگر ہفت دریاست یک قطرہ نیست
چو سلطان عزت علم بر کشد	جہاں سر بجیب عدم در کشد

حکایت گزشتن دہقان با پسر در لشکر سلطان

رئیس دہے با پسر در رہے	گزشتند بر قلب شاہنشہے
پسر چاوشان دید تیغ و تبر	قباہائے اطلس کمرہائے زر

لہ لیکن ظاہر میں لوگ سراغ کہاں پائیں اسواسطے کہ صاحب باطن تو ایک پیسے ملک

۵۲ کہ اگر آفتاب ہے تو ایک ذرہ نہیں اور اگر سات سمندر ہیں تو وہ بھی ایک قطرہ نہیں

۵۳ جب خدا یتعالیٰ اپنا جھنڈا بلند کرے تو سارا جہان نیستی کے گریبان میں سر جھکا لے

زمیندار کی اپنے بیٹے سمیت بادشاہ کے لشکر میں گزرنے کی حکایت

۵۴ ایک گاؤں کا چودھری اور اسکا لڑکا کسی رستہ میں ایک دفعہ بادشاہ کے لشکر میں ہوکر نکلے

۵۵ لڑکے نے چوبدار اور تلواریں اور تیر اور اطلس کی قبائیں اور سنہری پٹکے دیکھے

جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

چاوشان و تیغ و تیر و قباہائے اطلس مرکب اضافی و کمرہائے زر مرکب اضافی

یلانِ کماندار نخچیرزن | غلامانِ ترکش کشِ تیرزن
یکے دربرش پرنیانی قباہ | یکے بر سرش خسروانی کلاہ
پسر کاں ہمہ شوکت و پایہ دید | پدر را بغایت فرومایہ دید
کہ حالش بگردید و رنگش بریخت | ز ہیبت بہ بیغولۂ در گریخت
بگفتش آخر بزرگِ دہی | بسرداری از سر بزرگاں بہی

۱ شکاری کماندار پہلوان - ترکش باندھنے والے تیر مارنیوالے غلام
۲ کوئی ریشمی قبا پہنے ہوے - کوئی بادشاہوں کی سی ٹوپی اوڑھے ہوے
۳ لڑکے نے یہ جو سب دبدبہ اور مرتبہ دیکھا باپ کو تو اُنکے سامنے بہت ہی حقیر پایا
۴ کہ اُسکا حال بدل گیا اور اُسکا رنگ فق ہوگیا ڈر کے مارے ایک کونے میں بھاگ گیا
۵ لڑکے نے اُس سے کہا کہ آخر تو بھی تو گاؤں کا چودھری ہے - اور سرداری میں اکثر

چه بودت کز جان بریدی امید ۵۱ | بلرزیدی از بادِ دهشت چو بید

پدر گفت سالار و فرماندهم ۵۲ | ولے عزتم هست تا در دهم

بزرگان از آن دهشت آلوده اند ۵۳ | که در بارگاهِ ملک بوده اند

تو اے بیخبر همچنان در رهی ۵۴ | که بر خویشتن منصبے مے نهی

نگفتند حرفے زبان آوران ۵۵ | که سعدی نگوید مثالے بر آن

حکایتِ کرمِ شب تاب

۵۱ تجھے کیا ہوا جو تو جان سے نا اُمید ہو گیا۔ اور خوف کی ہوا سے بید کی طرح کانپنے لگا

۵۲ باپ نے کہا کہ میں بیشک سردار اور چودھری ہوں لیکن میری عزت جبھی تک ہے کہ گاؤں میں ہوں

۵۳ بزرگ لوگ اسی سبب سے خوفناک ہیں کہ بادشاہ کے دربار میں رہ چکے ہیں +

۵۴ اے بے خبر تو بھی ابھی گاؤں ہی میں ہے جو اپنے آپ کو مرتبہ والا سمجھتا ہے

۵۵ شاعروں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی کہ سعدی نے اِس پر مثال نہ کہی ہو +

پٹبیجنے کی کہانی

مگر دیدہ باشی کہ در باغ و راغ	بتابد بشب کرمکے چوں چراغ
یکے گفتش اے کرمک شب فروز	چہ بودت کہ بیروں نیائی بروز
ببیں کآتشیں کرمک خاک زاد	جواب از سر روشنائی چہ داد
کہ من روز و شب جز بصحرا نیم	ولے پیش خورشید پیدا نیم

حکایت دانشمند با تابک سعد بن زنگی غفر اللہ لہما

ثنا گفت بر سعد زنگی کسے	کہ بر تربتش باد رحمت بسے

سلہ شاید تونے دیکھا ہوگا کہ باغ اور جنگل میں رات کو ایک کیڑا چراغ کی طرح چمکتا ہے

سلہ ایک شخص نے اس سے کہا کہ اے رات کو چمکنے والے کیڑے - تجھے کیا ہوا جو تو دن کو نہیں نکلتا

سلہ خیال تو کر کہ اس چمکنے والے خاکی پیدائش کیڑے نے دانائی سے کیا اچھا جواب دیا

سلہ کہ میں رات اور دن جنگل کے سوا کہیں نہیں رہتا لیکن سورج کی روشنی کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا

زنگی کے بیٹے اتابک سعد کے سامنے دانا کی حکایت خدا ان دونوں کو بخشے

سلہ کسی نے زنگی کے بیٹے سعد کی تعریف کی کہ اس کی قبر پر بہت رحمت نازل ہو

درم داد و تشریف و هم وا خلعتش | بقدر هنر جایگه ساختش

چو الحمد بشنید بر نقش زر | بشورید و برکند خلعت ز بر

ز سوزش چنان شعله در جان گرفت | که برجست و راه بیابان گرفت

یکے گفتش از همنشینان دشت | چه دیدی که حالت دگرگونه گشت

تو اول زمین بوسه دادی سه جا | نبایستی آخر زدن پشت پای

سلہ درم اور خلعت دیکر اسکو نوازا۔ اور ہنر کے اندازہ کے موافق اُسے عہدہ دیا

سلہ جب اُس نے سنہری سکے پر الحمد لکھا ہوا دیکھا گھبرایا اور خلعت بدن سے اُتار کر پھینکا

سلہ شوق سے اُسکے بدن میں ایسی آگ بھڑکی کہ وہ اچھل کر جنگل کا رستہ لیا

سلہ جنگل کے ہمنشینوں میں سے ایک شخص نے اُس سے کہا تو نے کیا دیکھا تھا کہ تیرا حال بدل گیا

سلہ جب تو پہلے تین دفعہ آداب بجالایا تو پھر تجھے لات نہ مارنی چاہیے

بخندید کاول ز بیم و امید	همی لرزه بر تن فتادم چو بید
بآخر ز تمکین اللہ بس	نه چیزم بچشم اندر آمد نه کس

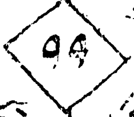
حکایت مرد حق شناس

بشهری ز اقصای شام غوغا فتاد	گرفتند پیری مبارک نهاد
هنوز آن حدیثم بگوش اندرست	چو قیدش نهادند بر پا و دست
که گفت ار نه سلطان اشارت کند	که را زهره باشد که غارت کند

(۱) جس نے ہنسکر کہا کہ بیچ تو امید اور خوف ہے۔ میرے بدن پر بید کی طرح کپکپی چڑھی
(۲) آخر کار اللہ بس کہہ مرتبہ کے سامنے نہ میری آنکھ میں کوئی چیز بھی نہ آدمی +

عارف کی کہانی

(۳) ملک شام کے کسی شہر میں شور مچ گیا۔ ایک مبارک ذات بوڑھے کو گرفتار کیا +
(۴) ابتک اس بوڑھے کی بات مجھے یاد ہے کہ جب ہاتھ اور پاؤں میں بیڑی ڈالی
(۵) تو اسنے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ حکم نہ کرے تو کس کی طاقت ہے کہ دست درازی کرے



¹ بباید چنین دشمنے دوست داشت	که میدانمش دست بر من گماشت
² اگر عزّ و جاهست گر ذلّ و قید	من از حق شناسم نه از عمر و زید
³ زعلت مدار اے خردمند بیم	چو داروی تلخت فرستد حکیم
⁴ بخور هرچه آید ز دست حبیب	نه بیمار داناتر است از طبیب

۱ ایسے دشمن کو دوست سمجھنا چاہیے جسکو میں جانوں کہ اسے مجھ پر میرے دوست نے مقرر کیا ہے +

۲ اگر عزت اور مرتبہ ہے یا خواری اور قید- میں خدا کی طرف سے سمجھتا ہوں عمرو زید کی طرف سے نہیں +

۳ اے عقلمند بیماری کا کچھ خوف مت کر جب حکیم تیرے واسطے کڑوی دوا تجویز کرے

۴ دوست کے ہاتھ سے جو کچھ ملے کھا جا- کیونکہ بیمار طبیب سے زیادہ عقلمند نہیں ہے

تمت

منتخب گلستاں کے پہلے دو باب کا با محاورہ اردو ترجمہ	۲/
گلدستہ دانش کا "	۴/
رہنمائے مشاہدہ حصہ اول یعنی اردو کی تیسری کتاب کے حل مضامین بطور سوال جواب پرائمری سکولوں کی تیسری جماعت کے لئے	۲/
رہنمائے مشاہدہ حصہ دوم یعنی اردو کی چوتھی کتاب کے حل مضامین بطور سوال و جواب پرائمری سکولوں کی چوتھی جماعت کے لئے	۴/
رہنمائے صحت یعنی سوال و جواب بطریق الصحت مع فرہنگ پرائمری سکولوں کی پانچویں جماعت کے لئے	۱۰/
نذر سولی حصہ اول یعنی علم مساحت کے مشکل مشکل سوالات مع حل مڈل اور انٹرنس کے لئے	۲/
نذر سولی حصہ دوم یعنی علم مساحت کے مشکل مشکل سوالات مع حل مڈل اور انٹرنس کے لئے	۲/
نو بہار اردو - اردو اشعار کی شرح نہایت عمدہ مڈل انٹرنس اور نارمل سکولوں کے لئے	۸/
سوالات حساب بے نظیر یعنی کئی ہزار سوال نہایت مفید مڈل انٹرنس کے لئے	۵
مشق نستعلیق حصہ اول	۱/
" حصہ دوم	۱/
" حصہ سوم	۲/
درایت الحساب جماعت چہارم کے لئے	۱۲/
فرہنگ گلستاں دو باب	۱/
بہار ادب اردو	۸/
ڈکنس ریڈر کا با محاورہ اردو ترجمہ	۴
مختصر جغرافیہ پنجاب منشی گلاب سنگھ	۱/
مختصر جغرافیہ ہند "	۱/
مختصر جغرافیہ عالم "	۴/
مراۃ العروس	۲/
بنات النعش	۸/
توبۃ النصوح	۸/
فسانہ جاں آرائی اردو	۳/
حل جبر و مقابلہ حصہ اول	۲/
" حصہ دوم	۲/
مراۃ الاشکال حصہ اول	۴/
" حصہ دوم	۵
رسالہ مشقی سوالات	۳/
گلدستہ حساب مع حل	۴/

کریم اللغات	۲/
عجائب الحساب	۳/
خیر الحساب حصہ اول	۲ ہر جلد
" حصہ دوم	
علم جبر و مقابلہ	۸/
تاریخ بے نظیر	۳/
فرہنگ گلدستہ دانش	۲/
رسالہ مساحت ٹاڈ ہنٹر	۲/
جغرافیہ کرہ	۰/
ترجمہ تزک جہانگیری	۷/
جغرافیہ ہند منشی ذاکر حسین	۳
جغرافیہ پنجاب "	۱/
مختصر جغرافیہ ہند و پنجاب منشی ذاکر حسین	۱۲/
پاکٹ ہسٹری مع خلاصہ حفظ صحت	۱/
حل حساب برزڈ سمتھ	۲/
جغرافیہ دنیا ذاکر حسین	۲/
محمود الحساب حصہ اول	۱/
" حصہ دوم	۲/
جغرافیہ ایشیا منشی ذاکر حسین	۳/
جغرافیہ ایشیا مؤلفہ منشی جینت رام	۱/
چشمہ حساب	۳/
مختصر جغرافیہ جہاں ذاکر حسین	۲/
رسالہ ترکیب فارسی	۳/
محمود المصادر	۱/
ترجمہ و فرہنگ پیارے چرن حصہ اول	۱۲/
" حصہ دوم	۱/
" حصہ سوم	۲/
" حصہ چہارم	۲/
ترجمہ پیارے چرن حصہ دوم	۲/
" حصہ سوم	۳/
" حصہ چہارم	۲/
فرہنگ ڈکس ریڈر	۳/
نقشہ پنجاب	۲/
نقشہ ہند	۳/
نقشہ ایشیا	۳/